پاکستان کے بنیادی قوانین

(حصہ پنجم)

فہرست	صفحہ نمبر
عدالتِ عظمیٰ کے فیصلہ کے تناظر میں خواتین کا حق وراثت	03
چولہا پھٹنے کے واقعات عدالت عالیہ کے فیصلہ کے تناظر میں	09
شادی کے موقع پر بے جا تصرف اور نمود ونمائش کی ممانعت کا ایکٹ ۲۰۰۳ء صوبہ پنجاب	14
موٹر وہیکل آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۵ء کے تحت حادثے کی صورت میں ڈرائیور کی ذمہ داری	17
مسافر گاڑیاں چلانے کیلئے قانونی ہدایات اور خلاف ورزی کی سزا	23
وکلاء کے لئے پیشہ وارانہ آداب	32
وکلاء کے خلاف تادیبی کاروائی کا قانون وطریقہ کار	40
پاکستان کے نام اور نشانات (ممنوع استعمال) مجریہ ۱۹۵۷ء	44
ہتک عزت سے متعلق قانون	47

© Copyright www.nayaab.net 2006 ''پاکستان کے بنیادی قوانین'' (حصہ پنجم) انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

تصاص ودیت سے متعلق احکامات	50
انسانوں کی خرید وفروخت کی ممانعت	57
معذور افراد کی آبادکاری کا قانون وطریقہ کار	61
عوام کی معلومات تک رسائی	66
بیان قبل ازمرگ کی قانونی حیثیت	70
نئے پولیس آرڈر کے تحت عوام کے حقوق و پولیس کی ذمہ داریاں	73
معاوضہ برائے کارکناں	79
اسلام آباد میں لازمی پرائمری تعلیم کا آرڈیننس	84
بیت المال ایکٹ ۱۹۹۱ کے تحت مستحقین کی امداد کیلئے بیت المال کا قیام	87
کارکنوں کے بچوں کیلئے مفت تعلیم	91
جانوروں کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کی ممانعت کا قانون مجریہ ۱۸۹۰ء	93
ماحولیاتی تحفظ کا قانون	100
ضمانت	111
ماں کے دودھ اور بچوں کی غذاء کے تحفظ کا قانون	114
لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت مصالحت انجمن کا کردار واہمیت	122
اسلام آباد تحدید کرایہ داری آرڈیننس	125

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

© Copyright www.nayaab.net

عدالتِ عظمیٰ کے فیصلہ کے تناظر میں خواتین کا حق وراثت

اسلام اور ملکی قانون وراثت میں خواتین کا حق تسلیم کرتے ہیں اسی لئے متوفی کی جائداد میں خواتین کو ان کا حق وراثت کی منتقلی ایک لازمی امر ہے تاہم مشاہدے میں آیا ہے کہ مختلف حیلوں بہانوں سے خواتین کو ان کے حق وراثت سے محروم کیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ وراثت میں تو خواتین کا حق تسلیم شدہ امر ہے اس لئے محرومی کی صورت میں عدالت سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔ خوتین کا اپنے حق وراثت کیلئے عدالت سے رجوع کرنا ہمارے معاشرہ میں معیوب سمجھا جاتا ہے جو نہ تو مذہبی نہ ہی قانونی لحاظ سے قابل ستائش ہے۔ اکثر خواتین کے حق وراثت کو یا تو نظر انداز کر دیا جاتا ہے یا بہنوں کا بھائیوں کے حق میں دستبردار ہو جانا ایک معاشرتی فریضہ سمجھا جاتا ہے حالانکہ قرآن کریم میں عورتوں کے حقوق کے بارے میں دیگر امور کے علاوہ حق وراثت کی بالتفصیل صراحت کی گئی ہے اور خواتین کو اپنے والدین، اپنے بھائیوں، اپنے خاوند اور اپنی اولاد کی جائداد میں وراثت کا حق دیا گیا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہم نے خواتین کی وراثت کے بارے میں شریعت کی بجائے رواج کو ترجیح دینا شروع کر دی اور اس طرح خواتین کے حق وراثت کو کبھی تو اس کی تعلیم وتربیت، شادی بیاہ یا اسی قسم کے دوسرے اخراجات سے منسلک کر دیا جاتا ہے یا پھر کچھ علاقوں میں رواج کے نام پر عورت کو اس کے حق وراثت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

خواتین کو ان کے حق وراثت سے محرومی کے سلسلے میں ایک مقدمہ بعنوان غلام علی بنام مسماۃ غلام سرور نقوی مطبوعہ (PLD 1990 SC (1 میں معاملہ عدالت عظمیٰ (Supreme Court) کے سامنے پیش ہوا اور عدالت عظمیٰ نے اس پر فیصلہ صادر کیا چونکہ یہ مقدمہ خواتین کی وراثت کے بارے میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے اس لئے ضروری ہے کہ

© Copyright www.nayaab.net

اس مقدمہ اور فیصلہ کے ضروری اور اہم اقتباسات عوام الناس کی آگاہی کیلئے مشتہر کر دئے جائیں تاکہ متاثرہ افراد اپنا قانونی حق حاصل کر سکیں۔

اس مقدمہ کے مختصر کوائف اس طرح سے ہیں کہ والد کی وفات کے بعد اس کی جملہ اراضی اس کے تین بیٹوں کے نام بذریعہ انتقال منتقل کر دی گئی تھی جبکہ اس کی بیٹی کا نام انتقال وراثت میں شامل نہ کیا گیا اور اس طرح اسے حق وراثت سے محروم کر دیا گیا بیٹی نے اپنے حق وراثت کیلئے عدالت دیوانی میں دعویٰ دائر کیا جس میں اس کے بھائیوں کی طرف سے یہ موقف اختیار کیا گیا کہ چونکہ انہوں نے اپنی بہن (مدعیہ) کی شادی پر قریباً ایک لاکھ روپیہ خرچ کیا ہے اس کے علاوہ انہوں نے اپنی بہن کی طلاق کی بابت مقدمات پر قریباً دس ہزار روپے اور پانچ سال تک اپنے پاس رکھنے اور اس کے نان ونفقہ پر ہزاروں روپے خرچ کئے ہیں اس لئے ان کی بہن بخوشی اپنے حق وراثت سے بحق برادران دستبردار ہو گئی تھی۔ مزید برآں بھائیوں نے قبضہ مخالفانہ (adverse possession) کا قانونی حق بھی جتایا۔

ٹرائل کورٹ نے مدعا علیہم (برادران) کے موقف کو درست تسلیم کرتے ہوئے انتقال وراثت کو منسوخ کرنے سے انکار کر دیا جس پر مدعیہ نے حق اپیل استعمال کیا اور عدالت اپیل نے اس فیصلہ کو منسوخ کر دیا مختلف مراحل طے کرتے ہوئے یہ مقدمہ برائے قطعی فیصلہ عدالت عظمیٰ (Supreme Court) میں پیش ہوا جس پر عدالت عظمیٰ (Supreme Court) نے بھائیوں کی طرف سے اٹھائے گئے نکات من جملہ ڈائد معیادی دعویٰ بر خلاف انتقال وقبضہ مخالفانہ کو اپنے دو سابقہ فیصلوں کی بنیاد پر مسترد کر دیا اور جن فیصلہ جات کی بناء پر موجودہ فیصلہ صادر کیا گیا ان کے ضروری قانونی نکات کو بھی درج کیا جاتا ہے مثلاً حاجی بنام خدایار مطبوعہ (PLD 1987 SC 453) میں عدالت عظمیٰ (Supreme Court) نے یہ قرار دیا تھا کہ کاغذات مال میں خلاف واقع اندراج میں حصہ نہ لینا کسی مالک کو اس کے حق سے محروم کرنے کا باعث نہیں بن سکتے۔ اسی طرح عدالت عظمیٰ (Supreme Court) کے دوسرے فیصلے انور محمد بنام شریف الدین مطبوعہ 1983

© Copyright www.nayaab.net 2006 ''پاکستان کے بنیادی قوانین'' ﴿حصہ پنجم﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

(SCMR 626) کے مطابق محض انتقال کسی فریق پر جائداد کا حق تفویض نہیں کرتا اور نہ ہی کسی کو اس کے حق سے محروم کرتا ہے کیونکہ یہ ریکارڈ صرف مالکانہ اراضی سے محصول اراضی وصول کرنے کے مقصد کیلئے ہوتا ہے چونکہ انتقال در ریکارڈ محکمہ مال کسی فریق کو حقوق ملکیت تفویض نہیں کرتا اس لئے کہ اس ریکارڈ کا مقصد وصولی محصول کو یقینی بنانا ہوتا ہے نہ کہ ملکیت اراضی دلانا۔

عدالت عظمیٰ (Supreme Court) نے مسماۃ غلام سرور نقوی کے مقدمہ کے حکم میں مزید لکھا کہ بھائیوں کے حق میں عورت کی دست برداری نہ صرف اسلامی تعلیمات بلکہ مفاد عامہ (public interest) کے بھی منافی ہے عدالت نے رسول اکرمؐ کے اس فرمان کا حوالہ بھی دیا جس میں مردوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی خواتین کے حقوق جائداد کی حفاظت کریں۔ عدالت کے حکم کے مطابق چونکہ مردوں کو خواتین کی جائداد کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے لہٰذا حفاظت کرنے والا اس جائداد کے متعلق کبھی بھی قبضہ مخالفانہ کے قانونی فوائد حاصل نہیں کر سکتا۔

عدالت عظمیٰ (Supreme Court) نے بطور خاص اس بات کا ذکر کیا کہ اسلام میں شادی کے بعد عورت کی بطور بیوی انفرادی حیثیت برقرار رہتی ہے دوسرے قوانین کی طرح اس کا وجود یا اس کی شخصیت اپنے خاوند کی شخصیت میں مدغم نہیں ہوتی۔ شادی کا معاہدہ کسی کو بھی اس کی بیوی کے اسباب اور جائداد پر کوئی حق یا کنٹرول نہیں دیتا بلکہ وہ تمام حقوق جو اسے اپنے مال اور جائداد پر شادی سے پہلے حاصل تھے وہ اسی طرح حاصل رہتے ہیں کیونکہ اسلام شادی کے بعد عورت کی حیثیت بطور بیوی خاوند کی ذات میں مدغم ہونے کے انگریزی اصول کو اسلام تسلیم نہیں کرتا۔

عدالت نے اس بات کا بھی بطور خاص ذکر کیا کہ اسلامی قانون وراثت کے تحت جائداد ورثاء پر ازخود منتقل (devolve) ہو جاتی ہے اور اس عمل میں کسی دوسرے فریق کی شمولیت یا ادائیگی کو کوئی دخل حاصل نہیں۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق وراثت کا دائرہ اور ان کے متعلق تاکید اس قدر شدید ہے کہ عدالتیں ان حقوق کے نفاذ کے سلسلہ میں قانون کی عدم موجودگی کے باوجود ان کی حفاظت اور ان کے اجراء کی پابند

© Copyright www.nayaab.net

ہیں۔

عدالت نے اپنے حکم کے آخر میں وکلاء برادری کو تاکید کی کہ وہ خواتین، بالخصوص دیہات میں رہنے والی خواتین کے حقوق بالخصوص حق وراثت سے متعلق ایک کمیٹی تشکیل دے جو پاکستان بار کونسل، صوبائی بار کونسل اور مقامی سطح تک ہو اور یہ کمیٹیاں وراثت دلانے میں قانونی امداد اور مشاورت کیا کریں۔

عدالت کے حکم کے مطابق بہن کی بھائی کے حق میں دست براری قانون معاہدہ (Contract Act) کے تحت بھی قابلِ اعتراض ہے کیونکہ بھائی اس کے عوض بہنوں کو کچھ نہیں دیتے ان کا یہ کہنا کہ بہنوں کی شادی پر اٹھنے والے اخراجات کے عوض وہ اپنے حق سے دست بردار ہوتی ہیں قطعاً نا قابل قبول ہے مزید برآں یہ کہ دست برداری عطیہ یا ہبہ (gift) میں بھی نہیں آتی اور نہ ہی اس قسم کی دست برداری کو خانگی تقسیم کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ خاندان میں فی الحقیقت کوئی ایسا تنازعہ نہیں ہوتا جس کو نمٹانے یا فیصلہ کرنے کیلئے کسی settlement کی ضرورت پڑے۔

ان اصولوں کی بنیاد پر عدالت نے مسئول الیہ مسماۃ غلام سرور کے بھائیوں کا یہ استدلال مسترد کر دیا کہ یہ دست برداری ان کی بہن کی شادی اور پھر طلاق کے مقدمے میں پیروی کے اخراجات کے عوض تھی۔

عدالت عظمیٰ کے اس فیصلہ کی روشنی میں مندرجہ ذیل اصول سامنے آتے ہیں۔

۱۔ خواتین کے حق وراثت کی تلفی کو دست برداری یا عطیے کی صورت میں اس لئے قبول نہیں کیا جائے گا کیونکہ مرد رشتے دار اس عطیہ یا دست برداری کے عوض رشتے داروں کو کچھ نہیں دیتے،

۲۔ محض کاغذات مال یا سرکاری ریکارڈ میں اندراج اس امر کا ثبوت نہیں مانا جانا چاہیے کہ خواتین وراثت میں اپنے حقوق سے دست بردار ہو گئی ہے،

۳۔ خواتین کا اپنے مرد رشتے داروں کے حق میں دست برداری یا عطیہ چونکہ اسلامی تعلیمات اور مفاد عامہ کے خلاف ہے لہذا ایسے کسی معائدے کی قانونی حیثیت نہیں ہے، اور

© Copyright www.nayaab.net

۴۔ خواتین کے حق وراثت کے مقدمات میں مرد ورثاء کو زائد المعیادی اور قبضہ مخالفانہ کے دفاع حاصل نہیں ہوں گے، دوسرے الفاظ میں خواتین جب چاہے اپنا حق وراثت مانگ سکتی ہیں۔ ان کیلئے، کسی مقررہ مدت کا تعین نہیں کیا جائے گا۔

عدالت عظمیٰ (Supreme Court) نے اپنے فیصلہ میں ان حقوق کے بارے میں قرآن وسنت سے واضح احکامات کی نشاندہی بھی کی ہے مثلاً حجتہ الوداع کے موقع پر رسول اکرمؐ کے فرمودات میں سے اس حصہ کو نقل کیا ہے کہ:

"اے لوگو! تمہاری عورتوں پر تمہارے کچھ حقوق ہیں، اور اسی طرح تم پر تمہاری عورتوں کے حقوق ہیں۔۔

"----------

"لوگو! اللہ تعالیٰ نے (میراث کا قانون نازل کر کے) ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔"

"خبردار۔۔۔۔۔۔عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کے ہمیشہ پابند رہو، کیوں کہ وہ تمہاری زیرنگرانی ہیں، اور اس حیثیت میں نہیں کہ اپنے معاملات خود چلا سکیں، عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو، تم نے ان کو اللہ کی امانت کے طور پر حاصل کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اسلام سے پہلے جاھلی دور میں عورتوں کی قدر ومنزلت نہ تھی، عورت ایک حقیر مخلوق سمجھی جاتی تھی۔

© Copyright www.nayaab.net

لیکن جب اسلام آیا تو اس نے عورت کا درجہ بلند کیا، ہر حیثیت سے اس کے حقوق کا تعین کیا وراثت میں حصہ دار ٹھہرایا۔ گواہی کا حق عطا کیا اور تانونا مردوں کے دوش بدوش لا کھڑا کیا، البتہ اخلاقی طور پر مردوں کو تھوڑی سی برتری دی گئی:

ولهن مثل الذی علیهن بالمعروف، وللله حال علیهن درجه۔

(القرآن، ۲: ۲۲۸)

ترجمہ: اور عورتوں کے ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ ہاں مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے۔

آخر میں اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ لاء اینڈ جسٹس کمیشن نے حال ہی میں خواتین کے مقدمات کے جلد فیصلہ کے بارے میں سفارشات مرتب کی ہیں تا کہ اس قسم کے مقدمات کے جلد از جلد فیصلے ہو سکیں اور متعلقہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس صاحبان اپنی ماتحت عدالتوں کو احکامات جاری کر رہے ہیں کہ وہ خواتین کی وراثت سے متعلق مقدمات کو عام مقدمات پر فوقیت دیں اور ایسے مقدمات کا جلد از جلد فیصلہ کریں۔

---

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

 © Copyright www.nayaab.net

چولہا پھٹنے کے واقعات عدالت عالیہ کے فیصلہ کے تناظر میں

کوئی فرد جو کسی ایسے فعل یا ترک فعل کا ارتکاب کرے جو کسی جرم کے زمرہ میں آتا ہوتا ہو تو وہ تعزیرات پاکستان مجریہ ۱۸۶۰ء کے تحت قابل مواخذہ ہو گا۔ چولہا پھٹنے کے واقعات کے پیچھے بھی بعض اوقات ایسے محرکات ہوتے ہیں مثلاً عورت کی معاشی کم مائگی، جہیز کا کم لانا یا میاں بیوی کے گھریلو جھگڑے جن میں عورت کے کردار پر شک بھی شامل ہے جن کی بناء پر عورت کو تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور چولہا پھٹنے کے واقعات اس قسم کے تشدد کی بدترین مثال ہے۔ اگر چہ کسی ایسی روزمرہ استعمال کی چیز کا فنی خرابی کی وجہ سے ناکارہ ہو جانا اور اس میں استعمال کرنے والے کو نقصان پہنچ جانا بعید از قیاس نہیں تاہم جس تواتر سے یہ واقعات رونما ہو رہے ہیں ان میں کسی مجرمانہ فعل کے نتیجہ پر اثر انداز ہونا نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

ان حالات میں خواتین جو معاشرتی دباؤ کا شکار ہوتی ہیں تھانہ کا رخ نہیں کرتیں اور جو خواتین حوصلہ کر کے ایسا کرتی بھی ہیں تو انھیں دوبارہ اس قسم کے تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ چولہا پھٹنے یا تیزاب سے جھلسنے کے اکثر واقعات قتل یا اقدام قتل کے زمرہ میں آتے ہیں۔

قانون و انصاف کمیشن نے عوام کی آگہی کے لئے اس سلسلہ میں جو اقدام اٹھائے ہیں ان میں ایک قدم اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں پر مبنی ایسے مقدمات کو عوام کیلئے شائع کرنا بھی شامل ہے جو عوامی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ تاکہ عوام میں شعور اور اپنے حقوق سے آگاہی پیدا ہو۔ اسی قسم کا واقعہ جس کا لاہور ہائی کورٹ نے از خود نوٹس (Suo-moto) لیا ہے۔ وہ مقدمہ بعنوان ریاست بنام سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور مطبوعہ (PLD 1991-LHR-224) ہے۔ عدالت عالیہ نے وقوعہ کے مختلف پہلوؤں پر غور کرتے ہوئے اہم نکات برائے راہنمائی وضع کئے ہیں وہ بے حد اہمیت کے حامل ہیں۔ جنہیں عوام کی رہنمائی کے لئے مشتہر

© Copyright www.nayaab.net 2006

کیا جاتا ہے۔

عدالت عالیہ کے مشاہدہ کے مطابق گذشتہ کئی سالوں سے ایسے واقعات رونما ہو رہے ہیں جن میں کسی خاتون کو زندہ جلائے جانے یا جلا دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایسے واقعات کو اکثر چولہا پھٹنے کا نام دیا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں وقوع پذیر مضروبہ کو نہ ہی مناسب طبعی سہولیات دی جاتی ہیں اور نہ قانونی مدد۔ اس قسم کے واقعات میں دو طرح کے سوالات سامنے آتے ہیں کہ آیا اس قسم کے واقعات واقعی چولہا میں کسی قسم کی فنی خرابی کی وجہ سے ہوتے ہیں یا اس قسم کے واقعات قتل کے زمرہ میں آتے ہیں جو کہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء کے تحت قابل مواخذہ جرم ہیں۔

حالات چاہے کچھ بھی ہوں اس قسم کے واقعات کا تناسب بلند ہو رہا ہے جس میں خواتین کی اموات واقع ہو جاتی ہیں اور متاثرہ خاندان مشکلات کا شکار ہو جاتے ہیں عدالت کے فیصلہ کے مطابق اس قسم کے واقعات میں دو طرح کی ذمہ داریاں عائد ہو سکتی ہیں، اول مالی ذمہ داری (Civil Libality) اور دوم تعزیرات پاکستان کے تحت جرم (Criminal Libality) عدالت کے فیصلہ کے مطابق ہدایت کی گئی ہے کہ جیسے ہی کسی ایسے مریض کو جو کہ آگ سے جھلس گیا ہو ہسپتال پہنچایا جائے تو متعلقہ ہسپتال کا میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈیوٹی پر موجود کسی ڈاکٹر کے ذریعہ اسکا بیان ریکارڈ کروائے کیونکہ اکثر یہ بات مشاہدہ میں آتی ہے کہ ایسے حادثات کا شکار ہونے والے افراد پولیس کو اطلاع ہونے اور ضابطہ کی کاروائی کے آغاز تک لقمہ اجل بن چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ انتظار کئے بغیر موقع پر موجود ڈاکٹر ایسے فرد کا بیان ریکارڈ کرنے کے بعد اس کے بیان کی ایک نقل متعلقہ پولیس اسٹیشن کے انچارج (S.H.O) کے حوالے کرے۔ اگر ایسے حادثات کا شکار ہونے والا مضروب اس حالت میں نہ ہو کہ وہ اپنا بیان قلمبند کروا سکے، تو موقع پر موجود ڈاکٹر فوری طور پر متعلقہ تھانہ کے انچارج (S.H.O) کو اس بارے میں اطلاع کرے گا تا کہ وہ موقع پر پہنچ جائے اور وہ اسی وقت ہسپتال میں مضروب کے قریبی رشتہ داروں کا بیان لے سکے۔ لیکن اگر وہ خاتون شادی شدہ ہو تو انچارج پولیس اسٹیشن (S.H.O) اس کے

© Copyright www.nayaab.net

والدین میں سے کسی ایک کا بیان قلمبند کرے گا اور ساتھ ہی اس کے سسرالی رشتہ داروں میں سے بھی کسی ایک کا بیان قلمبند کرے گا۔

اگر اس وقوعہ میں اس بات کا ذرا بھی شبہ ہو کہ یہ قتل کا وقوعہ ہے تو انچارج پولیس اسٹیشن (S.H.O) زیر دفعہ ۱۵۴ ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ء ایف۔آئی۔آر (F.I.R) درج کرے گا۔ بصورت دیگر وہ روزنامچہ میں رپورٹ درج کرے گا اور زیر دفعہ ۱۷۴ ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ء (Criiminal Procedure Code) انکوائری کرے گا۔ دونوں صورتوں میں وہ اس چولہے، جس کی وجہ سے وقوعہ پیش آیا ہو، کو اپنے قبضہ میں لے گا۔ تاکہ اس کی کارکردگی اور معیار کی جانچ پڑتال کرسکیں۔ اگر چولہے میں نقص پایا گیا تو انچارج پولیس اسٹیشن (S.H.O) زیر دفعہ 304, 304-A, 336 تعزیرات پاکستان چولہا بنانے والے (Manufactures) اور فروخت کنندہ (Distributor) کے خلاف مقدمہ درج کرے گا اور اس قانون کے مطابق اس پر کاروائی کی جائے گی، اور ایف۔آئی۔آر (F.I.R.) کی ایک نقل علاقہ مجسٹریٹ کو فوری طور پر ارسال کرے گا۔

اس فیصلہ کے مطابق محکمہ صحت (Health Department) / انچارج ہسپتال ایسے افراد کو جو چولہا پھٹنے سے جھلس گئے ہوں، کو خاص توجہ اور مفت طبی سہولیات بہم پہنچائے گا۔ جسے کہ سڑک پر ہونے والے حادثات اور ریلوے حادثات کی صورت میں ہوتا ہے۔ صوبائی حکومت، کمشنر یا موجودہ ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن آفیسر (D.C.O) اس قسم کے واقعات میں موت کا شکار ہونے والے افراد کی تدفین کا خرچہ فوری طور پر اس کے والدین / ساس سسر، کو دلائے گا۔ کیونکہ اکثر اس قسم کے واقعات کا شکار ہونے والے خاندان فوری طور پر رقم کا بندوبست نہیں کرسکتے۔

اس فیصلہ کے ذریعہ انسپکٹر جنرل پولیس کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ایک سیل قائم کرے جو ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے اقدامات کرے جن کی وجہ سے آج تک سینکڑوں کی تعداد میں شادی شدہ اور غیر شادی شدہ خواتین کی اپنی جان کی بازی ہار چکی ہیں، جو کہ ایسے غیر معیاری چولہے کے استعمال سے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ انچارج پولیس اسٹیشن اس بات

© Copyright www.nayaab.net

بھی کو یقینی بنائے گا کہ کسی بھی ایسے حادثہ، جس میں چولہا پھٹنے کی وجہ سے کوئی جھلس جائے یا شدید زخمی ہو جائے، تو اس قسم کے حادثات میں زمہ دار شخص بچ کر نہ جا سکے۔

تفتیشی آفسر یا علاقہ مجسٹریٹ اس رپوٹ کی ایک نقل محکمہ صنعت (Department of Industry) انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کو بھجوائے گا تا کہ ایسا چولہا بنانے والے کے خلاف مناسب کاروائی عمل میں لائی جا سکے۔ متعلقہ افسر اس بات کو بھی یقینی بنائے گا کہ آیا ایسی مصنوعات بنانے والی فرم رجسٹرڈ ہے۔ اور بمطابق قانون اُس نے تمام احتیاطی تدابیر کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس کی کوالٹی اور معیار میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ بصورت دیگر مصنوعات کی مارکیٹ میں فروخت بند کر دی جائے گی۔

جہاں تک مالی ذمہ داری کا تعلق ہے تو ایسی مصنوعات بنانے والوں کے خلاف ہرجانہ کے دعویٰ کی صورت میں ادائگی کورٹ فیس آڑے آتی ہے۔ اس سلسلہ میں مشاہدہ یہ کہتا ہے کہ لوگ اس قسم کے واقعات میں مقدمہ برائے معاوضہ دائر کرنے سے ہچکچاتے ہیں کیونکہ کورٹ فیس کی رقم ان کی حوصلہ شکنی کرتی ہے اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ جہاں کہیں ایسا مقدمہ برائے معاوضہ دائر کیا جائے جس میں واقعہ چولہا پھٹنے سے متعلق یا فنی خرابی سے ہو تو ان حالات میں دعویٰ دائر کرنے کے لئے کورٹ فیس کو دفعہ ۳۵ کورٹ فیس ایکٹ مجریہ ۱۸۷۰ء معاف ہونی چاہیے تا کہ اس قسم کے حادثات کا شکار ہونے والے افراد یا ان کی موت کی صورت میں ان کے ورثاء معاوضہ کی ادائگی کے لئے مناسب کاروائی عمل میں لائی جا سکے۔

اس قسم کے حادثات میں اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ متوفی پوسٹ مارٹم کرانے کے لئے تیار نہیں ہوتے لیکن مرگ کی وجوہ جاننے کے لئے بعض اوقات پوسٹ مارٹم ضروری ہو جاتا ہے اس لئے اگر اس بات میں ذرا سا بھی شبہ ہو کہ یہ حادثہ قتل کے زمرہ میں شمار ہوتا ہے تو ایسی صورت میں پوسٹ مارٹم کرانا ضروری ہے۔

اس قسم کے حادثات/واقعات کی روک تھام کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ عدالت نے اس حکم کی نقل صوبائی حکومت، محکمہ پولیس، محکمہ صحت، ضلعی

© Copyright www.nayaab.net 2006 ''پاکستان کے بنیادی قوانین'' حصہ پنجم انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

انتظامیہ اور دیگر حکومتی مشینری کو بھجوائی جائے تا کہ ان ہدایات پر مناسب عمل درآمد کروایا جائے۔

جہاں تک فوجداری ذمہ داری کا تعلق ہے ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے حال ہی میں حکومت نے ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ء (Criminal Procedure Code 1898) میں ایک نئی دفعہ 174-A ایڈ ادکی ہے جس کے تحت ایسے واقعات کی دادرسی کا طریقہ کار دیا گیا ہے۔ مذکورہ دفعہ کے تحت کوئی بھی ایسی خاتون یا فرد جو ایسے حادثات کا شکار ہونے کے نتیجہ میں جھلس جائے، اس کا چہرہ، ہاتھ پاؤں یا جسم کے کسی حصہ کو تیزاب سے بگاڑ دیا جائے یا مٹی کے تیل سے جلا دیا جائے تو ایسی صورت میں مضروب کو فوری طور پر کسی قریبی ہسپتال کے میڈیکل آفسر کے پاس لایا جائے گا جس کو کسی صوبائی حکومت نے نامزد کیا ہو اور ساتھ ہی متعلقہ تھانہ انچارج کو مطلع کیا جائے گا تا کہ وقوعہ اس کے علم میں آ جائے۔ میڈیکل آفسر اور تھانہ کا انچارج مضروب کا بیان ریکارڈ کریں گے تا کہ ان حالات کا تعین ہو سکے جن میں زخم وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ تاہم اگر مضروب کی حالت ایسی ہو کہ وہ دوبارہ بیان دے سکتا ہو تو مجسٹریٹ ایک اور بیان ریکارڈ کرے گا اور اس بات کی تسلی کرے گا کہ مضروب کسی بھی قسم کے خوف یا دباؤ کے تحت کوئی بیان تو نہیں دے رہا ہے۔ ایسے بیان کی نقل فی الفور متعلقہ سیشن جج، ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور متعلقہ انچارج تھانہ کو بھیجے گا۔ تا کہ مناسب کاروائی بمطابق ضابطہ فوجداری عمل میں لائی جا سکے۔ جیسے کہ ذکر کیا گیا ہے کہ اگر مضروب بیان دینے کے قابل نہ ہو یا اس کی حالت اس بات کی اجازت نہ دیتی ہو کہ وہ مزید بیان ریکارڈ کروا سکے تو موقع پر موجود میڈیکل آفسر کا ریکارڈ کردہ بیان مجسٹریٹ یا متعلقہ عدالت سماعت (Trial Court) کو بھیجا جائے گا۔ ایسی صورت میں اگر مضروب کی موت واقع ہو جائے تو اس بیان کو جو کہ ریکارڈ ہوا تھا بیان نزعی کے طور پر بطور شہادت پڑھا جائے گا۔

© Copyright www.nayaab.net

شادی کے موقع پر بے جا تصرف اور نمود و نمائش کی ممانعت کا ایکٹ ۲۰۰۳ء صوبہ پنجاب

شادی معاشرے کے سماجی ڈھانچے کا ایک انتہائی اہم جزو ہے اور یہ عمومی معاشرتی رویوں میں ترتیب اور اعتدال لے کر آتا ہے۔ لیکن معاشرہ بعض مختلف قسم کے رواجوں کے زیر تسلط ہوتا ہے جو معاشرہ میں بگاڑ پیدا کرنے اور بے شمار مسائل کا باعث بنتے ہیں۔ ان رواجوں میں سے ایک رواج شادی کی مختلف تقریبات میں بے جا تصرف اور نمود و نمائش کا ہے۔ حکومت نے شادی کے موقع پر بے جا تصرف اور نمود و نمائش کو روکنے کے لئے حکومتی سطح پر اقدامات کیے ہیں اس ضمن میں ایک قانون، پنجاب میں شادی کے موقع پر بے جا تصرف اور نمود و نمائش کی ممانعت کا ایکٹ ۲۰۰۳ء (Punjab Marriage Functions (Prohibition of Ostentatious Displays and Wastful Expenses) Act, 2003) منظور کیا گیا ہے۔ جس کا بنیادی مقصد شادی اور دیگر تقریبات میں غیر ضروری اور بے جا تصرف کو روکنا ہے

اس قانون کے دفعہ ۲(c) کے رو سے شادی سے مراد باضابطہ نکاح (formal wedding) سے قبل اور بعد تمام تقریبات، چاہے وہ مذہبی رسوم ہوں یا سماجی، شامل ہیں۔ مثلاً مایوں، مہندی، بارات، نکاح، رخصتی، ولیمہ اور دیگر متعلقہ رسومات

نمود و نمائش کی ممانعت (prohibition of ostentatious celebrations)

اس قانون کی دفعہ ۳ کی رو سے کوئی بھی شخص اپنی شادی یا کسی دوسرے شخص کی شادی کے موقع پر مندرجہ ذیل افعال سرانجام نہیں دے سکتا ہے

۱) گھر یا عمارت جہاں شادی منعقد ہو رہی ہو، کے علاوہ کسی گلی، سڑک، عوامی پارک یا کسی دیگر جگہ پر روشنیوں اور قمقموں سے سجاوٹ نہیں کر سکتا۔

© Copyright www.nayaab.net

۲) نہ صرف خود بلکہ شادی کی تقریب میں شریک کسی بھی شخص کو پٹاخے چلانے اور ہوائی فائر کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔

۳) آتش بازی نہ خود کر سکتا ہے اور نہ شادی کی تقریب میں شریک کسی دوسرے شخص کو اس کی اجازت دے سکتا ہے۔

۴) شادی کے موقع پر دیے جانے والے جہیز کی نمائش نہ خود کر سکتا ہے اور نہ ہی کسی کو اس کی اجازت دے سکتا ہے۔

بے جا اخراجات پر پابندی (restriction on wasteful expenses)

اس قانون کی دفعہ ۴ کی رو سے کوئی بھی شخص اپنی یا کسی دوسرے شخص کی شادی کی تقریب ماسوائے ولیمہ میں کلب، ہوٹل، ریسٹورنٹ، شادی ہال، کمیونٹی سنٹر، کمیونٹی پارک، یا دیگر کسی جگہ پر ماسوائے سوپ یا گرم اور ٹھنڈے مشروبات کے کسی قسم کا کھانا یا دوسری اشیاء خوردنی پیش نہیں کر سکتا ہے۔

ولیمہ پر اگر مہمانوں بشمول میزبان کی تعداد زیادہ سے زیادہ تین سو ہو تو ایک ڈش کھانا کھلایا جا سکتا ہے

ایک ڈش کھانا سے مراد ایک قسم سالن و چاول اور روٹی یا نان کے ساتھ ایک میٹھی ڈش ہے

ولیمہ پر اگر مہمانوں بشمول میزبانوں کی تعداد تین سو سے زائد ہو تو ماسوائے سوپ یا گرم یا ٹھنڈا مشروب کے کسی قسم کا کھانا پیش نہیں کیا جا سکتا ہے۔

شادی میں شریک اہل خانہ یا مہمانوں کو گھر کی چار دیواری کے اندر کھانا کھلانے پر کوئی پابندی عائد نہیں ہے

اس قانون کی دفعہ ۵ کی رو سے کوئی بھی شخص جو ہوٹل، ریسٹورنٹ، شادی ہال، کمیونٹی سینٹر یا کلب کا مالک ہو یا ایسا شخص جو غذا یا دیگر اشیاء فراہم کرتا ہو نہ صرف خود بلکہ کسی دوسرے شخص کو شادی یا دیگر تقریبات میں کھانا یا دیگر اشیاء خوردنی پیش کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا ماسوائے ولیمہ کے مگر شرط یہ ہے کہ ولیمہ میں شریک مہمانوں بشمول میزبانوں کی تعداد

© Copyright www.nayaab.net

زیادہ سے زیادہ تین سو ہو۔

اس قانون کی دفعہ ۶ کی رو سے حکومت بذریعہ نوٹیفکیشن جو سرکاری جریدے میں شائع ہو گا ہر یونین، تحصیل یا قصبہ کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دے گی۔ جو اس ایکٹ کے نفاذ کے لئے مقرر افعال سرانجام دے گی۔

اس قانون کی دفعہ ۷ کے تحت ضلعی سطح پر ضلعی معاون آفسر (district co-ordinate officer) تحصیل یا قصبہ کی سطح پر تحصیل میونسپل آفسر یا قصبہ میونسپل آفسر، یونین کونسل کی سطح پر سیکریٹری یونین کونسل، صوبائی سطح پر مقامی حکومت اور دیہی ترقیاتی ادارہ اس ایکٹ کے نفاذ میں مذکورہ کمیٹی کے تعاون سے ہر ممکن اقدام کرے گا۔

قانون کی خلاف ورزی کی سزا

دفعہ ۸ کی رو سے جو شخص اس قانون کی دفعات ۳، ۴ اور ۵ کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو گا وہ کم از کم ایک لاکھ اور زیادہ سے زیادہ تین لاکھ روپے تک جرمانہ کا مستوجب ہو گا۔

مزید یہ کہ اس قانون کی دفعہ ۹ کے تحت کوئی عدالت، مقررہ اتھارٹی یا کمیٹی کی تحریری شکایت کی غیر موجودگی میں اختیار سماعت نہیں رکھتی ہے۔

---

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

© Copyright www.nayaab.net

موٹر وہیکل آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۵ء کے تحت حادثے کی صورت میں ڈرائیور کی ذمہ داری اور زخمی ہونے والے مسافروں کیلئے معاوضے کے حصول کا طریقہ کار

مسافر گاڑیوں کے ذریعے سفر کو موٹر وہیکل آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۵ء اور بعض دیگر قوانین کے تحت منضبط کیا گیا ہے۔ تاہم بعض اوقات یہ گاڑیاں ناگہانی حادثات سے دوچار ہو جاتی ہیں جن سے قیمتی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں یا حادثے کے شکار افراد شدید زخمی ہو کر معذور ہو جاتے ہیں۔ اس لئے موٹر وہیکل آرڈیننس کے تحت نہ صرف ڈرائیور یا گاڑی کے ذمہ دار شخص کو حادثے میں زخمی ہونے والے مسافروں کی بروقت طبی امداد کا بندوبست کرنے کا پابند بنایا گیا ہے بلکہ زخمی مسافروں اور بصورت وفات انکے ورثاء کیلئے معاوضے کا طریقہ کار بھی وضع کیا گیا ہے۔

حادثے کی صورت میں ڈرائیور کی ذمہ داری:

موٹر وہیکل آرڈیننس کی دفعہ ۹۴ کی رو سے کوئی حادثہ رونما ہونے کی صورت میں گاڑی کے ڈرائیور یا اسکے ذمہ دار شخص کے لئے لازم ہے کہ وہ حادثے کے نتیجے میں زخمی ہونے والے افراد کی فوری ضروری طبی امداد کا بندوبست کرے اور اگر ضروری ہو تو انھیں قریب ترین ہسپتال پہنچائے۔ علاوہ ازیں کسی مجاز پولیس افسر یا ٹرانسپورٹ افسر کے مطالبہ پر کوئی ایسی اطلاع دے جو ایسے افسر کو واقعہ کی بابت مطلوب ہو اور اگر ایسا کوئی افسر موقع پر حاضر نہ ہو تو واقعہ کی اطلاع جلد از جلد اور کسی بھی صورت میں واقعہ رونما ہونے سے ۲۴ گھنٹے کے اندر نزدیک ترین پولیس اسٹیشن کو دے۔

حادثے میں ہلاک یا زخمی ہونے والے مسافر کیلئے معاوضہ:

موٹر وہیکل آرڈیننس کی دفعہ ۹۷ کی رو سے اگر کسی مسافر گاڑی کے استعمال کے نتیجے میں کسی مسافر کی موت واقع ہو جائے یا وہ زخمی ہو جائے تو روٹ پرمٹ کی حامل گاڑی کی صورت میں اسکے پرمٹ دار کی طرف

© Copyright www.nayaab.net

سے اور بصورت دیگر گاڑی کے مالک کی طرف سے متوفی مسافر کے قانونی نمائندگان کو اور زخمی ہونے کی صورت میں زخمی مسافر کو معاوضہ ادا کیا جائے گا جسکی صراحت قانون میں موجود ہے۔ مذکورہ واجب الاداء معاوضہ کسی ایسی رقم کے علاوہ ہوگا جو معاوضہ وصول کرنے کا مستحق شخص کسی دوسرے قانون کے تحت بیمہ پالیسی کے ذریعے وصول کرے یا وصول کرنے کا اہل ہو۔

معاوضے کی مقدار:

تیرھویں ضمیمے کے مطابق کسی سٹیج کیرج یا کنٹریکٹ کیرج کے زخمی مسافر کو دئے جانے والے معاوضے کا پیمانہ حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	موت یا ضرر	زر معاوضہ
۱۔	موت کی صورت میں	سولہ ہزار روپیہ
۲۔	کہنی کے اوپر سے یا کہنی پر دائیں بازو کا اتلاف	پانچ ہزار روپیہ
۳۔	کہنی کے اوپر سے یا کہنی پر بائیں بازو کا اتلاف	چار ہزار روپیہ
۴۔	کہنی کے نیچے سے دائیں بازو کا اتلاف	چار ہزار روپیہ
۵۔	گھٹنے پر یا اس کے اوپر سے ٹانگ کا اتلاف	پانچ ہزار روپیہ
۶۔	کہنی کے نیچے سے بائیں بازو کا اتلاف	تین ہزار چھ سو روپیہ
۷۔	گھٹنے کے نیچے سے ٹانگ کا اتلاف	پانچ ہزار روپیہ
۸۔	دونوں ٹانگوں کا اتلاف	دس ہزار روپیہ
۹۔	سماعت سے ہمیشہ کے لئے محروم ہونے کی صورت میں	پانچ ہزار روپیہ
۱۰۔	ایک آنکھ ضائع ہونے کی صورت میں	چھ ہزار روپیہ
۱۱۔	دونوں آنکھیں ضائع ہونے کی صورت میں	دس ہزار روپیہ
۱۲۔	انگوٹے کا اتلاف	تین ہزار دوسو روپیہ
۱۳۔	ایک پاؤں کی تمام انگلیوں کا اتلاف	چار ہزار روپیہ
۱۴۔	انگشت شہادت کا اتلاف	تین ہزار دوسو روپیہ

© Copyright www.nayaab.net

۱۵۔ پاؤں کے انگوٹھے کا اتلاف — تین ہزار روپیہ

۱۶۔ ماسوائے پاؤں کے انگوٹھے کے کسی اور انگلی کا اتلاف — تین ہزار روپیہ

۱۷۔ چہرے یا سر کا ہمیشہ کے لئے بدصورت ہو جانا — چار ہزار روپیہ

۱۸۔ کسی ہڈی کا ٹوٹ جانا یا اپنی جگہ سے ہٹ جانا — تین ہزار روپیہ

۱۹۔ قوت مردانگی ضائع ہونے کی صورت میں — چار ہزار روپیہ

۲۰۔ ایک یا زیادہ دانتوں کا اتلاف — ایک ہزار روپیہ

۲۱۔ کوئی ضرر جو جان کو خطرے میں ڈالے یا بیس روز کے عرصہ تک متضرر کو سخت درد جسمانی میں مبتلا رکھے یا اسے اپنا معمول کا کاروبار کرنے کا اہل نہ چھوڑے — دو ہزار روپیہ

۲۲۔ کسی ایسے ضرر کے لئے طبی اخراجات جس کی تصریح گوشوارہ ہذا میں نہیں کی گئی وہ حقیقی اخراجات جن کی تصدیق میڈیکل افسر کردے

نوٹ: ایک سے زیادہ ضربات کیلئے واجب الاداء انتہائی معاوضے کی حد دس ہزار روپے تک محدود ہوگی۔

معاوضے کے حصول کا طریقہ کار:

موٹر وہیکل آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۵ء اور اس کے تحت قواعد مجریہ ۱۹۶۹ء میں حادثے کے نتیجے میں ہلاک اور زخمی ہونے والے مسافروں کے لیے معاوضے کے حصول کا طریقہ کار حسب ذیل ہے:۔

معاوضے کے لیے درخواست:

موٹر وہیکل آرڈیننس کی دفعہ ۶۷ ۔ بی کی رو سے دفعہ ۶۷ کے تحت معاوضے کیلئے درخواست حسب ذیل افراد دے سکتے ہیں

(الف) زخم رسیدہ فرد

(ب) وفات پا جانے کی صورت میں ایسے مسافر کے قانونی نمایندگان

(ج) زخم رسیدہ مسافر یا وفات پا جانے کی صورت میں ایسے مسافر کے قانونی نمائندگان کی طرف سے مجاز شخص۔

© Copyright www.nayaab.net 2006 "پاکستان کے بنیادی قوانین" ﴿حصہ پنجم﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ایسی ہر درخواست اس مقصد کیلئے حکومت کی قائم کردہ اس کلیم ٹریبونل میں مقررہ طریقہ کار کے مطابق دائر کی جائے گی جسکی حدود اختیار میں ایسا حادثہ پیش آیا ہو۔ تاہم ضروری ہے کہ یہ درخواست حادثے کے ۹۰ دن کے اندر دائر کی جائے بصورت دیگر ٹریبونل اس پر کوئی کاروائی صرف اس صورت میں عمل میں لائے گی جب وہ مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ معقول وجوہات کی بناء پر بروقت درخواست دائر نہیں کر سکا تھا۔

قاعدہ ۶۴۔سی کی رو سے ایسی درخواست، درخواست دہندہ کی طرف سے اصالتاً یا کسی مجاز نمائندہ یا کسی وکیل کے توسط سے دی جا سکتی ہے۔

موٹر وہیکل قواعد کے قاعدہ ۶۴ بی کی رو سے موٹر وہیکل آرڈیننس کی دفعہ ۶۷ کے تحت معاوضہ کے لئے علاقہ کے کلیمز ٹریبونل کے نام درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف درج کئے جائیں گے:۔

(i) فوت یا زخمی ہونے والے شخص کا نام، ولدیت اور پتہ

(ii) وقوعہ کی تاریخ، وقت اور مقام

(iii) گاڑی کا رجسٹریشن نمبر

(iv) گاڑی کے مالک، فرم یا کمپنی کا نام

(v) زخمی افراد کی صورت میں زخموں کی تفصیل

(vi) نام گواہ، اگر کوئی ہو۔

(vii) رقم معاوضہ زیر مطالبہ

(viii) درخواست دینے والے اشخاص کی استعداد

(ix) کوئی دیگر معلومات متعلقہ وقوعہ و معاوضہ

دفعہ ۹۴۔الف کی رو سے کسی ایسے حادثے کی رپورٹ پولیس اسٹیشن میں کئے جانے کی صورت میں، جس سے دفعہ ۶۷ کے تحت معاوضے کا کلیم پیدا ہوتا ہو، انچارج پولیس اسٹیشن کیلئے لازم ہے کہ ابتدائی اطلاعی رپورٹ یا روزنامچے کے متعلقہ خلاصے کی ایک نقل اس کلیم ٹریبونل کو بھیج دے جس کے علاقہ اختیار میں حادثہ پیش آیا ہو۔

معاوضے کیلئے کلیم کی بابت اطلاع:

دفعہ ۶۷۔بی بی کی رو سے، جسکا اضافہ صوبہ پنجاب کے متعلقہ قانون میں

© Copyright www.nayaab.net

کیا گیا ہے، اگر کلیم ٹریبونل کو کسی ذریعے سے اطلاع ملے کہ اسکے علاقہ اختیار کے اندر کوئی ایسا حادثہ پیش آیا ہے جس سے دفعہ ۶۷ کے تحت معاوضے کا کلیم پیدا ہوتا ہو تو وہ مجاز ہوگا کہ مناسب تحقیقات کے بعد زخمی مسافر یا حادثے کے نتیجے میں ہلاک ہونے کی صورت میں اس مسافر کے قانونی نمائندوں کو مطلع کرے کہ وہ دفعہ ۶۷۔بی کے تحت معاوضہ کیلئے درخواست دے سکتے ہیں اور ایسی دیگر اطلاع بھی فراہم کرے جسے وہ ضروری خیال کرے۔

معاوضے کی ادائیگی:

دفعہ ۶۷۔سی کی رو سے معاوضے کیلئے درخواست موصول ہونے پر کلیم ٹریبونل کیلئے لازم ہے کہ معاملہ کی تحقیقات کرے اور فریقین کو سنے جانے کا موقع دینے کے بعد ایک حکم صادر کرے جس میں دفعہ ۶۷ کے احکام کے مطابق واجب الاداء معاوضہ کا تعین کیا گیا ہو اور اس شخص یا اشخاص کی تصریح کی گئی ہو جن کو معاوضہ ادا کیا جائے گا۔

یکطرفہ کاروائی، اخراج درخواست بوجہ عدم پیروی اور اسکی بحالی:

قاعدہ ۶۴۔ای کی رو سے اگر مدعا علیہ نوٹس کی باضابطہ تعمیل کے بعد سماعت کے لئے مقررہ تاریخ پر ٹریبونل کے روبرو اصالتاً یا مجاز ایجنٹ یا وکیل کے ذریعے پیش ہونے سے قاصر رہے تو ٹریبونل درخواست پر یکطرفہ کاروائی کرنے کا فیصلہ کرسکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ یک طرفہ کاروائی کے حکم یا فیصلہ سے تیس دن کے اندر یا ایسی مناسب مدت کے اندر ٹریبونل ایسے حکم یا فیصلہ کو جیسی بھی صورت ہو، منسوخ کرسکتا ہے۔ اسی طرح اگر درخواست دہندہ سماعت کے لئے مقررہ تاریخ پر ٹریبونل کے روبرو اصالتاً یا اپنے مجاز ایجنٹ یا وکیل کے ذریعے پیش ہونے سے قاصر رہے تو ٹریبونل درخواست کو بوجہ عدم پیروی خارج کرسکتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ اخراج بوجہ عدم پیروی سے تیس دن اندر کے یا ایسے مزید مناسب عرصے کے اندر جس کی اجازت اسکی طرف سے دی جائے، درخواست دیئے جانے پر، اور معقول وجہ ظاہر کئے جانے پر ٹریبونل بوجہ عدم پیروی خارج کردہ درخواست کو

© Copyright www.nayaab.net

بحال کرسکتا ہے۔

زرمعاوضہ کی وصولی:

دفعہ ۶۷۔ الف کی رو سے اگر کلیم ٹریبونل یا لینڈ اتھارٹی نے کوئی معاوضہ دلانے کا حکم صادر کیا ہو اور وہ معاوضہ دلانے کے حکم کی تاریخ سے سات دن کے اندر اس شخص کو ادا نہ کیا جائے جسے وہ معاوضہ دلانے کا حکم صادر کیا گیا ہو تو

الف۔ اگر معاوضہ اس شخص کی طرف سے واجب الاداء ہو جس نے دفعہ ۴۹ کے تحت بنک گارنٹی مہیا کی ہو تو گارنٹی دینے والے بنک کو لازم ہوگا کہ وہ ٹریبونل کی طرف سے طلب کیے جانے پر اس کے پاس زرمعاوضہ یا اس کا اس قدر حصہ جمع کرادے جو گارنٹی کے طور پر محفوظ رقم میں سے ادا کیا جا سکتا ہو۔

ب۔ اگر معاوضہ کسی ایسے شخص کی طرف سے واجب الاداء ہو جس نے دفعہ ۴۹ کے تحت بنک گارنٹی مہیا نہ کی ہو تو حکم صادر کرنے والا کلیم ٹریبونل یا لینڈ اتھارٹی معاوضے کے حقدار شخص کی طرف سے درخواست دیئے جانے پر کلکٹر کو ایک سرٹیفکیٹ جاری کر سکتی ہے جس پر کلکٹر سرٹیفکیٹ میں درج رقم کی وصولی کیلئے اس طرح کاروائی عمل میں لائے گا جس طرح بقایا جات مالیہ زمین (arrears of land revenue) کی وصولی کیلئے کاروائی کی جاتی ہے۔

دیوانی عدالت کے اختیار سماعت پر پابندی:

دفعہ ۶۷ جی کی رو سے کسی دیوانی عدالت کو معاوضہ کے کسی دعویٰ کی بابت کوئی ایسا مطالبہ بغرض سماعت قبول کرنے کا اختیار نہیں ہوگا جسکا فیصلہ ٹریبونل کر سکتا ہو اور کوئی ایسی عدالت کسی ایسی کاروائی کی نسبت جو کلیم ٹریبونل کی طرف سے یا اس کے روبرو معاوضے کے کسی دعوے کی نسبت عمل میں آئی ہو یا عمل میں آنے والی ہو، کوئی حکم امتناعی جاری نہیں کر سکے گی۔

اپیل:

© Copyright www.nayaab.net 2006

دفعہ ۶۷۔ای کی رو سے جو شخص ٹریبونل کے کسی ایسے حکم سے شاکی ہو جسکی رو سے معاوضہ دلایا گیا ہو یا دلانے سے انکار کیا گیا ہو تو وہ مجاز ہے کہ حکم مذکور کی تاریخ سے نوے دن کے اندر مقررہ اتھارٹی کے پاس مقررہ فیس کی ادائیگی پر اپیل دائر کرے۔تاہم اپیل کی سماعت کرنے والی اتھارٹی مذکورہ نوے دن کی میعاد گزرنے کے بعد بھی کوئی اپیل قبول کر سکتی ہے اگر اسے اطمینان ہو کہ اپیل کنندہ معقول وجوہات کی بناء پر بروقت اپیل دائر نہیں کر سکا تھا۔

اگر اپیل میں متنازعہ رقم کی تعداد ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو تو ایسی صورت میں کوئی اپیل دائر نہیں کی جا سکے گی

مسافر گاڑیاں چلانے کیلئے قانونی ہدایات اور خلاف ورزی کی سزا

مسافر گاڑیوں مثلاً بسوں ویگنوں کے ذریعے سفر کو محفوظ اور ارام دہ بنانے کیلئے ان گاڑیوں کے مالکان اور ڈرائیور و کنڈیکٹر وغیرہ کے لئے موٹر وہیکل آرڈیننس ۱۹۶۵ء کے تحت قواعد وضوابط مرتب کئے گئے ہیں جن پر عمل نہ کرنے کی صورت میں گاڑیوں کے مالکان اور ان کے چلانے والوں کیلئے سزائیں تجویز کی گئی ہیں جن میں بعض اہم حسب ذیل ہیں۔

(۱) لائسنس کے بغیر گاڑی چلانا اور اسکی سزا:

موٹر وہیکل آرڈیننس کی دفعہ ۵ کی رو سے موٹر گاڑی کا کوئی مالک یا نگران کسی ایسے شخص سے کسی عام جگہ میں گاڑی نہیں چلوائے گا نہ اسکی اجازت دے گا جس کے پاس مطلوبہ ڈرائیونگ لائسنس یا وفاقی حکومت کی شائع کردہ پاکستان ہائی وے کوڈ کی تازہ کاپی موجود نہ ہو۔خلاف ورزی پر وہ

© Copyright www.nayaab.net

دفعہ ۱۱۲ کے تحت ایک سو روپے تک جرمانے کا مستوجب ہوگا اور اگر اس نے پہلے بھی اسی جرم کا ارتکاب کیا ہو تو اسے ہر بار ایسے جرم کے ارتکاب پر پانچ سو روپے تک جرمانے کی سزا دی جائے گی اور یہی سزا گاڑی چلانے والے کو بھی دی جائے گی۔

(۲) بغیر رجسٹریشن و پرمٹ گاڑی چلانا اور اسکی سزا:

موٹر وہیکل آرڈیننس کی دفعہ ۲۳ کی رو سے کوئی موٹر گاڑی کسی عام جگہ میں نہ تو چلائی جائے گی نہ اسکی اجازت دی جائے گی جب تک کہ اسے رجسٹر نہ کیا گیا ہو اور اس پر مقررہ طریقے کے مطابق نشان رجسٹری نہ لگایا گیا ہو۔ اسی طرح دفعہ ۴۴ کی رو سے مسافر گاڑیاں اجازت نامے (permit) کے بغیر استعمال نہیں کی جائیں گی اور ایسی گاڑیاں ان شرائط کے تابع چلائی جاسکتی ہیں جو ان کے لئے علاقائی یا صوبائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی طرف سے جاری کئے گئے اجازت نامے میں درج ہوں۔ دفعہ ۱۰۶ کی رو سے جو کوئی شخص دفعہ ۴۴ (۱) کی خلاف ورزی میں کوئی گاڑی چلائے گا یا استعمال کرے گا یا استعمال کیلئے کرایہ پر دے گا اسے ۶ ماہ تک کیلئے سزائے قید اور پانچ سو روپے تک جرمانے کی سزا اور دوبارہ ارتکاب پر دو سال تک قید اور ایک ہزار روپے تک جرمانے کی سزا دی جاسکتی ہے۔ اسی طرح دفعہ ۱۱۵ کی رو سے با اختیار پولیس افسر مجاز ہے کہ اگر اسکے پاس یہ یقین کرنے کی معقول وجہ موجود ہو کہ کوئی گاڑی دفعہ ۲۳ (۱) کے احکام کی خلاف ورزی میں یا دفعہ ۴۴ (۱) کی رو سے مطلوبہ پرمٹ کے بغیر یا اسکی خلاف ورزی میں استعمال کی گئی ہے یا استعمال کی جارہی ہے تو گاڑی کو قبضے میں لے لے۔

(۳) حد رفتار سے متعلق جرائم اور انکی سزا:

موٹر وہیکل آرڈیننس کی دفعہ ۷۵ کی رو سے کوئی شخص اس انتہائی رفتار سے زیادہ رفتار میں گاڑی نہیں چلائے گا جو اس کے شیڈول دہم کی رو سے مقرر ہے۔ دفعہ ۹۸ کی رو سے جو کوئی شخص مذکورہ دفعہ کے احکام کی خلاف ورزی کرے گا تو مسافر گاڑی کی صورت میں اسے کم از کم ۱۰۰ روپیہ جرمانہ کیا جا

© Copyright www.nayaab.net

سکتا ہے جس میں پانچ سو روپے تک اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ ذیلی دفعہ ۲ کی رو سے جو کوئی شخص اپنے کسی ملازم یا زیر اثر شخص سے دفعہ ۷۵ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گاڑی چلوائے گا تو اسے دو سو روپے تک جرمانہ کیا جا سکتا ہے جس میں پانچ سو روپے تک اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح دفعہ ۹۹ کی رو سے جو کوئی شخص ایسی رفتار یا ایسے طریقے سے کوئی مسافر گاڑی چلائے گا جو انسانی زندگی کیلئے خطرناک ہو تو اسے ایک سال تک کیلئے سزائے قید اور ایک ہزار روپے تک جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے۔ ذیلی دفعہ ۲ کی رو سے اگر ذیلی دفعہ ۱ کے تحت سزایاب شخص سزایابی سے تین سال کے اندر پھر اس جرم کا ارتکاب کرے گا تو اسے چار سال تک کیلئے سزائے قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے۔

(۴) نشے یا معذوری یا بیماری کی حالت میں گاڑی چلانا اور اسکی سزا:

دفعہ ۱۰۰ کی رو سے جو کوئی شخص شراب یا بے ہوش کرنے والی کسی دوا کے زیر اثر ہوتے ہوئے گاڑی چلائے گا جبکہ وہ گاڑی پر صحیح کنٹرول رکھنے کا قابل نہ ہو تو اسے ۶ ماہ تک کیلئے سزائے قید یا ایک ہزار روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح دفعہ ۱۰۱ کی رو سے جو کوئی شخص کسی ایسے مرض یا معذوری کی حالت میں گاڑی چلائے گا جسکا اسے علم ہو اور جسکی موجودگی میں گاڑی چلانا عوام کیلئے خطرے کا باعث بن سکتا ہو تو اسے دو سو روپے تک جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے اور اگر وہ اس دفعہ کے تحت قابل سزا جرم کا دوبارہ مرتکب ہوا ہو تو ہر ایسے مابعد جرم کی پاداش میں اسے پانچ سو روپے تک جرمانے کی سزا دی جائے گی۔ اسی طرح دفعہ ۱۰۲ کی رو سے جو کوئی شخص دفعہ ۹۹، ۱۰۰ یا ۱۰۱ کے تحت کسی قابل سزا جرم کے ارتکاب کی اعانت کرے گا تو وہ بھی اسی سزا کا مستوجب ہو گا جو اس جرم کیلئے مقرر ہے۔ دفعہ ۱۱۳ کی رو سے کوئی با وردی پولیس آفیسر کسی شخص کو جو اسکے مشاہدہ میں دفعہ ۹۹، ۱۰۰ یا دفعہ ۱۰۱ کے تحت قابل سزا کسی جرم کا ارتکاب کرے بلا وارنٹ گرفتار کر سکتا ہے۔

© Copyright www.nayaab.net

(۵) حادثے وغیرہ کی صورت میں گاڑی روکنے کی ذمہ داری اورخلاف ورزی کی سزا:

دفعہ ۹۲ کی رو سے کسی بھی موٹر گاڑی کے ڈرائیور کیلئے لازم ہے کہ وہ حادثے کی صورت میں گاڑی روک دے اور مناسب وقت تک کیلئے ٹھہرا رہے۔ جب گاڑی کسی انسان، جانور یا کسی اور گاڑی کے ساتھ حادثے میں ملوث ہو یا کسی جائیداد کو نقصان پہنچانے کی باعث ہو تو لازم ہے کہ اپنا نام، پتہ اور گاڑی کے مالک کا نام اور پتہ اس شخص کو دے جو اس حادثے یا نقصان سے متاثر ہوا ہو۔ دفعہ ۱۰۸ کی رو سے جو کوئی شخص مذکورہ حکم کی خلاف ورزی کرے گا یا اس سلسلے میں کوئی غلط اطلاع فراہم کرے گا تو اسے ۶ ماہ تک قید یا ایک ہزار روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

مذکورہ تمام صورتوں میں ڈیوٹی پر موجود ٹریفک سارجنٹ گاڑی کا چالان کر کے ضروری کاروائی کیلئے کیس مجاز مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرتا ہے۔

مسافر گاڑیوں کے ڈرائیوروں کے فرائض:

موٹر گاڑیوں کے قواعد مجریہ ۱۹۶۹ء کے قاعدہ ۹۸ کی رو سے کوئی ڈرائیور اور کنڈیکٹر:

(i) کسی شخص، جانور یا چیز کو اس جگہ پر جو قاعدہ نمبر ۱۸۶ کی رو سے ڈرائیور کے بیٹھنے کیلئے مخصوص ہے نہیں بٹھائے گا یا رکھنے کی اجازت دے گا جس سے سڑک کی طرف دیکھنے میں رکاوٹ پیدا ہو یا جس سے گاڑی کا مناسب کنٹرول متاثر ہو۔

(ii) سواریوں کو متوجہ کرنے کیلئے اونچی آوازیں نہیں نکالے گا۔

(iii) سواریوں کو اٹھانے یا اتارنے پر پابندی سے متعلق قواعد وضوابط کو پیش نظر رکھتے ہوئے کنڈیکٹر کے اشارے یا سواری کے مطالبے پر گاڑی کو اسکے اترنے کیلئے یا گنجائش ہونے کی صورت میں اسے سوار کرنے کیلئے رکے گا۔

(iv) اگر کسی سواری کو چڑھانے یا اتارنے کیلئے کسی جگہ کوئی اور مسافر

© Copyright www.nayaab.net

گاڑی کھڑی ہو یا کھڑی کی جا رہی ہو تو اسطرح سے گاڑی نہیں چلائے گا جو دوسری گاڑی کے ڈرائیور، کنڈیکٹر یا اترتی یا چڑھتی ہوئی سواری کے لئے تکلیف، خطرے یا مداخلت کا باعث ہو۔

(v) گاڑی چلانے سے پہلے یہ اطمینان کرے گا کہ اس کی کسی بریک، ٹائر یا لائٹ میں ایسا کوئی نقص نہیں ہے جس سے کسی مسافر یا دوسرے شخص کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔

(vi) جب تک سواریاں گاڑی میں بیٹھی رہیں اسکی ٹینکی میں پٹرول یا کوئی دیگر ایندھن نہیں بھرے گا۔

(vii) سواری یا سامان کا کرایہ ادا کئے جانے پر سواری کو فوری طور پر ٹکٹ جاری کرے گا۔

اسی طرح تاعدہ ۹۹ کی رو سے پبلک سروس کی گاڑیوں کے ڈرائیوروں اور کنڈیکٹروں کیلئے لازم ہے کہ:

(i) جہاں تک ممکن ہو سکے اپنے فرائض کو مدنظر رکھتے ہوئے موٹر وہیکل آرڈیننس اور قواعد ضوابط کی شرائط پر کاربند ہونے کی پابندی کریں۔

(ii) سفر کے دوران یا جب گاڑی میں مسافر بیٹھے ہوں گاڑی کے اندر تمباکو نہ پئیں۔

(iii) سواریوں یا سوار ہونے والے اشخاص کے ساتھ خوش اخلاقی اور شائستگی کے ساتھ پیش آئیں۔

(iv) ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے مقرر کردہ طریقے کے مطابق صاف ستھرا لباس استعمال کریں۔

(v) گاڑی کو درست اور حفظان صحت کے لحاظ سے صاف رکھیں۔

(vi) کسی دوسری گاڑی پر سوار ہونے والے یا سوار ہونے کا ارادہ کرنے والے اشخاص سے مداخلت نہ کریں۔

(vii) مسافر گاڑی میں رجسٹریشن سرٹیفکیٹ میں درج مقررہ تعداد سے زائد کسی آدمی کو نہ بٹھائیں یا اس تعداد سے زیادہ سواری کو سوار نہ کریں جن کو پرمٹ کی شرائط کے مطابق گاڑی میں کھڑا ہونے کی اجازت ہو۔

(viii) گاہکی پر اصرار نہ کریں سوائے اسکے کہ ایسا کام سائستگی اور خاموشی سے کیا جائے۔

© Copyright www.nayaab.net

(ix) کسی مسافر کو منزل مقصود یا راستہ یا سفر کے بارے میں صحیح بات بتلانے سے انکار نہ کریں۔

(x) کسی ایسے مسافر کو جو سفر کا کرایہ ادا کر رہا ہو گاڑی میں سوار کرنے سے انکار نہ کریں۔

(xi) جب گاڑی میں مسافروں کے علاوہ مال بھی لدا ہوا ہو تو اس بات کی مناسب کوشش کریں کہ مسافروں کو مال کی موجودگی سے کوئی خطرہ یا غیر ضروری دقت نہ ہو۔

(xii) ماسوائے معقول وجوہات کے کسی ایسے شخص کو جو پورا کرایہ ادا کر رہا ہو سفر کے اختتام سے قبل گاڑی سے نہ اتاریں۔

(xiii) سفر پر روانہ ہونے میں غیر ضروری دیر نہ کریں بلکہ اپنی منزل مقصود کی طرف جہاں تک ممکن ہو گاڑی کے ٹائم ٹیبل کے مطابق یا اسکی عدم موجودگی میں بسرعت روانہ ہوا کریں۔

(xiv) اگر گاڑی کی مشینری میں کوئی نقص پیدا ہو جائے یا کسی دوسری وجہ سے جو ڈرائیور یا کنڈیکٹر کے اختیار سے باہر ہو وہ اپنی منزل مقصود تک پہنچنے کے قابل نہ رہے تو دوسری گاڑی میں مسافروں کو منزل مقصود تک پہنچانے کا بندوبست کریں اور اگر گاڑی خراب ہونے کے آدھے گھنٹے تک وہ ایسا انتظام نہ کر سکیں تو سواریوں کے طلب کرنے پر بقیہ سفر کا کرایہ انکو واپس کریں۔

(xv) گاڑی کے اندر کسی چیز کو اسطرح نہ رکھیں اور نہ اسکی اجازت دیں جس سے مسافروں کو چڑھنے اور اترنے میں دقت ہو۔

(xvi) کسی اڈے کو استعمال کرنے کی صورت میں مقررہ فیس ادا کریں۔

(xvii) مسافروں کے مال و اسباب کی مناسب دیکھ بھال کریں

گم شدہ مال کے حوالے سے ذمہ داری:

قاعدہ ۱۰۰ کی رو سے مسافر گاڑی کے کنڈیکٹر کو اور جہاں کنڈیکٹر نہ ہو تو ڈرائیور کیلئے لازم ہو گا کہ ہر سفر کے اختتام پر اس غرض کیلئے گاڑی کی تلاشی لے کہ کسی مسافر کی کوئی چیز رہ تو نہیں گئی ہے اور اگر کوئی چیز ملے تو اسے اپنی تحویل میں لیکر متعلقہ کسی دفتر یا سٹیشن پر کسی ذمہ دار شخص کے حوالے کر دے

© Copyright www.nayaab.net

جو زیادہ سے زیادہ تین دن تک اس چیز کو اپنے پاس رکھے تا کہ اسے اسکے حقدار کے حوالے کیا جا سکے۔ اسکے بعد اسے قریب ترین پولیس سٹیشن کے کسی افسر کے حوالے کر دی جائے۔ افسر مذکورہ کیلئے بھی لازم ہے کہ ایسی تمام اشیاء کے باقاعدہ اندراج کیلئے ایل۔ پی۔ آر کے نمونے کا ایک رجسٹر قائم کرے۔

مسافروں کا طرز عمل:

قاعدہ نمبر ۱۰۱ کی رو سے اگر کسی وقت پبلک سواری کی گاڑی کا کوئی مسافر

(۱) غیر مناسب طریقہ سے برتاؤ کرے یا

(۲) ایسے طریقے سے برتاؤ کرے جو کسی خاتون مسافر کو پریشان کرنے والا ہو یا

(۳) بدزبانی کرے یا

(۴) کسی دوسری سواری کو تکلیف دے یا

(۵) تمباکو استعمال کرے یا

(۶) تھوکے یا

(۷) فرض منصبی کی انجام دہی کے وقت کنڈیکٹر کی مزاحمت کرے یا

(۸) کرایہ ادا کرنے سے انکار کرے یا ادا کرنے کے قابل نہ ہو یا

(۹) کسی مجاز شخص کے طلب کرنے پر ٹکٹ دکھانے سے انکار کرے یا

(۱۰) کسی معقول وجہ کے بغیر گاڑی چلانے میں رکاوٹ پیدا کرے یا

(۱۱) کسی دوسرے آدمی کیلئے جاری کیا گیا ٹکٹ استعمال کرے یا استعمال کرنے کی کوشش کرے یا

(۱۲) مناسب وجوہات کی بناء پر اسکے متعلق شبہ ہو کہ وہ کسی متعدی یا وبائی بیماری میں مبتلا ہے یا

(۱۳) اس آرڈیننس کی خلاف ورزی میں کسی جرم کے ارتکاب کی اعانت کرے

تو ڈرائیور اور کنڈیکٹر مجاز ہونگے کہ وہ ایسے مسافر کو اسی وقت گاڑی سے اتر جانے کیلئے کہیں اور گاڑی کو اس وقت تک کھڑا رکھیں جب تک کہ وہ مسافر اتر نہ جائے۔ ایسا مسافر دئے ہوئے کرائے کی واپسی کا حقدار نہ ہو

© Copyright www.nayaab.net

گا۔انکار کی صورت میں ایسے مسافر کو ڈرائیور یا کنڈیکٹر جبراً نکال سکتا ہے اور وہ متعلقہ جرم کا بھی مرتکب ہوگا۔

سواریوں کی حفاظت اور سہولت کے انتظامات:

سواریوں کی حفاظت اور انکے لئے سفر کو محفوظ اور ارام دہ بنانے کیلئے قواعد حسب ذیل ہیں۔

(۱) بیٹھنے کی جگہ:

قاعدہ ۱۸۲ کی رو سے مسافر گاڑی میں ہر مسافر کے بیٹھنے کیلئے مناسب طور پر ارام دہ جگہ مہیا کی جائے گی جو ہر سیٹ کے سامنے کے حصے اور عموداً پیمائش کے حساب سے پندرہ مربع انچ سے کم نہیں ہوگی اسی طرح اس دفعہ میں مختلف انداز سے رکھی گئی سیٹوں یعنی گاڑی کے ساتھ ساتھ رکھی گئی سیٹوں اور اسی طرح آر پار ایک ہی سمت اور ایک دوسرے کے مقابل رکھی گئی سیٹوں کی صورت میں سواریوں کے آرام اور سہولت کی خاطر سیٹوں کے درمیان مناسب فاصلہ رکھنے کیلئے اس فاصلے کا تعین کیا گیا ہے۔اگر سیٹوں کے درمیان فاصلہ مذکورہ قاعدے میں دئے فاصلے کے مطابق نہ ہو تو موٹر وہیکل آرڈیننس کی دفعہ ۲۸ کے تحت رجسٹریشن اتھارٹی اس گاڑی کو رجسٹر کرنے سے انکار کر سکتی ہے۔

(۲) شیشے وائپر اور ٹائروں کی حالت:

قاعدہ ۱۶۰ کی رو سے گاڑی کا اگلا شیشہ (wind screen) ہر وقت صاف حالت میں ہونا، قاعدہ ۱۶۱ کی رو سے اسکے وائپرز (wiper) کا درست حالت میں ہونا اور قاعدہ ۱۶۲ کی رو سے اسکے ٹائروں کا اچھی حالت میں ہونا ضروری ہے

(۳) ہارن کا استعمال:

قاعدہ ۱۵۴ کی رو سے ہر مسافر گاڑی کے ساتھ ایک ایسا ہارن یا دوسرا منظور شدہ آلہ نصب کرنا لازم ہے جس کو اس گاڑی کا ڈرائیور کسی کو گاڑی کے نزدیک آ پہنچنے کی صورت میں خبردار کرنے کیلئے فوری طور پر استعمال کر سکے۔تاہم ذیلی دفعہ ۲ کی رو سے کسی مسافر گاڑی میں کوئی مختلف آوازوں

© Copyright www.nayaab.net

والا ہارن یا کوئی ایسی آواز دینے والا ہارن نہیں لگایا جائے گا۔جس سے غیرضروری طور پر کرخت، تیز، اونچی یا ڈرؤنی آواز پیدا ہوتی ہو۔ ذیلی دفعہ۴ کی رو سے ہر ایک مسافر گاڑی پر بلب ہارن بھی لگایا جائے گا۔

(۴) موسیقی بجانے کی ممانعت:۔

قاعدہ ۲۲۶ (الف) الف کی رو سے کسی مسافر گاڑی میں ٹیپ ریکارڈر وغیرہ نہیں چلایا جائے گا۔

(۵) بس سٹاپ کے بغیر گاڑی کھڑی کرنے کی ممانعت:۔

قاعدہ ۲۴۰ کی رو سے کوئی پبلک سواری کی گاڑی کسی شہری علاقے میں کسی جگہ پر مسافروں کو اتارنے یا لینے کیلئے یا سفر کے دوران میں کسی وقت ماسوائے بس سٹینڈ کے مسلسل پانچ منٹ سے زیادہ کھڑی نہیں کی جائے گی اسی طرح قاعدہ ۲۴۱ کی رو سے ایسی گاڑی کسی شہری علاقے کی کسی شارع پر یا کسی سڑک پر مسافروں کو لینے یا اتارنے کیلئے صرف ان جگہوں پر کھڑی کی جائے گی جو بس سٹاپ کے طور پر مقرر کی گئی ہوں اور ایسی گاڑی کسی بس سٹاپ پر اتنے وقت سے زیادہ نہیں کھڑی کی جائے گی جو انتظار کرنے والے مسافروں کے اور اترنے کے خواہش مند مسافروں کو اتارنے کیلئے ضروری ہو۔

(۶) پھیرے کی تکمیل:۔

قاعدہ ۲۴۲ کی رو سے مسافر گاڑی کے ہر پھیرے کا آغاز اور اختتام بس سٹینڈ پر ہوگا ماسوائے کسی گاڑی کو بطور خاص قاعدہ ھذا کی شرائط سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہو۔

(۷) روشنیاں مدھم رکھنا:۔

مسافر گاڑی کا ڈرائیور ان تمام اوقات میں جبکہ گاڑی کی روشنیاں استعمال کی جارہی ہوں انھیں اسطرح سے استعمال کرے گا کہ ان کا چکا چوند کسی کیلئے خطرے یا غیرضروری زحمت کا باعث نہ ہو۔

© Copyright www.nayaab.net

وکلاء کے لئے پیشہ وارانہ آداب

(Canons of Professional Conduct And Etiquette)

پاکستان بار کونسل نے وکلاء کیلئے اپنے ہم پیشہ وکلاء، موکلین، عدالت اور عام لوگوں کے ساتھ پیشہ ورانہ روئے سے متعلق حسب ذیل اصول وآداب مقرر کر کے ان کے مطابق عمل کرنے کا تقاضا کیا ہے۔

دیگر وکلاء کے ساتھ رویہ:

(۱) ہر وکیل کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ ہر وقت اپنے پیشے اور اس پیشے کے ایک رکن کی حیثیت سے اپنی عزت اور وقار کا خیال رکھے۔

(۲) کوئی وکیل اشتہار یا کسی اور ذریعے سے پیشہ وارانہ خدمت کی درخواست نہیں کرے گا

(۳) کوئی وکیل کسی دوسرے شخص کو اس مقصد کیلئے ملازم نہیں رکھے گا کہ وہ اسکے لئے پیشہ وارانہ خدمات کے حصول کے لئے کسی سے درخواست کرے یا اسے معاوضہ دے نہ وہ کسی غیر لائسنس یافتہ شخص کو پیشہ وارانہ خدمات کے نتیجے میں ملنے والے معاوضہ میں شریک کرے گا نہ وہ قانونی پریکٹس کرنے یا اسکا معاوضہ لینے میں کسی ایسے شخص کی مدد کرے گا یا ابھارے گا اور نہ وہ عمداً کوئی ایسی پیشہ وارانہ خدمت قبول کرے گا جسکی پیشکش اسے کسی غیر لائسنس یافتہ شخص کے معمولات کے نتیجے میں ہوئی ہو۔

(۴) کوئی وکیل مقدمے کے کسی فریق کو اسکے وکیل کی غیر موجودگی اور رضامندی کے بغیر کسی محل نزاع چیز کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دے گا۔

(۵) کوئی وکیل مخالف وکیل کی غیر موجودگی میں متعلقہ جج کو کسی متنازعہ امر کے حقیقت حال کے بارے میں کوئی اطلاع یا اسکے ساتھ بحث نہیں کرے گا الا یہ کہ وہ کھلی عدالت میں ایسا کرے اور نہ اسے کسی ایسے متنازعہ امر کے بارے میں کوئی تحریری اطلاع بھیجے گا۔ جب تک کہ اسکی کاپی

© Copyright www.nayaab.net 2006 "پاکستان کے بنیادی قوانین" ﴿حصہ پنجم﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

مخالف وکیل کو بھی نہ بھیج دے۔

(۶) کوئی بھی وکیل کسی دوسرے وکیل کا رفیق اور شریک کار بننے سے انکار کرے گا جب تک وہ پہلے ایسے رکھے گئے وکیل کے واجبات ادا نہ کر دے۔

(۷) فریقین کے درمیان پائے جانے والے منفی جذبات انکے وکیل باہمی روئے پر یا مخالف فریق کے ساتھ روئے پر اثر انداز نہیں ہونے دیں گے۔ وکیل ہر طرح کے باہمی تصادم سے سختی سے پرھیز کریں گے ۔کسی کیس کی سماعت کے دوران مخالف وکیل کے ذاتی معاملات و خصوصیات کا ذکر کرنے کے غیر شریفانہ روئے سے پرھیز کیا جائے گا۔

(۸) قانونی خدمات کے عوض کسی شخص کو فیس میں شریک کرنا مناسب نہیں سوائے اسکے کہ وکیلوں کے درمیان ہونے والے معاھدے میں مندرج تقسیم کار کے اصول کی بنیاد پر ایسا کیا جائے۔

(۹) وکیل کی ذمہ داری ہے کہ وہ بار کونسل کے اندارج کے مطابق ترتیب فوقیت کو قائم رکھے۔

(۱۰) رتبے اور عمر میں چھوٹے اراکین اپنے سے رتبے اور عمر میں بڑے ارکان کی عزت کریں گے۔ بڑے بھی چھوٹے بھائیوں کے ساتھ نہ صرف خوش اخلاقی سے پیش آئیں گے بلکہ عدالت میں انکی مدد بھی کریں گے۔

(۱۱) کسی فریق کی طرف سے ایک سے زیادہ وکیلوں کی خدمات حاصل کرنے کی صورت میں بڑے (senior) وکیل کا حق ہو گا کہ وہ کیس کی پیروی کرے اور چھوٹے (junior) وکیل اسکی معاونت کریں گے الا یہ کہ سینئر وکیل مختلف چاہے

موکلیں سے متعلق رویہ:

(۱۲) کوئی وکیل زیر مقدمہ جائیداد یا مفاد سے اپنے موکل کے مفاد کے خلاف کوئی مفاد حاصل نہیں کرے گا۔

(۱۳) کوئی وکیل اپنے موجودہ یا سابقہ موکل کے مفاد کے خلاف کسی ایسے معاملے سے متعلق کوئی خدمات قبول نہیں کرے گا جسکی اطلاع اسے اپنی خدمات کے دوران اس موکل سے رازداری میں حاصل ہوئی ہو۔

© Copyright www.nayaab.net

(۱۴) کوئی وکیل کوئی پیشہ وارانہ خدمت قبول نہیں کرے گا جب تک کہ وہ پہلے مخالف فریق کے ساتھ اپنے تعلق اور مذکورہ خدمت سے وابستہ متنازعہ چیز سے متعلق اپنے مفاد کو ظاہر نہ کر دے۔

(۱۵) کوئی وکیل متصادم مفادات میں نمائندگی نہیں کرے گا۔

(۱۶) کوئی وکیل خود یا بینامی طور پر کسی نیلام میں کوئی ایسی جائیداد پروبیٹ (Probate) فورکلوزر (Foreclusure) یا عدالتی فروخت (Judiccial Sale) کے ذریعے نہیں خریدے گا جس میں وہ ایک فریق کی طرف سے بطور وکیل پیش ہوا ہو اور نہ وہ معاوضہ وغیرہ کی جگہ اس ساری جائیداد یا اسکے کچھ حصے کو قبول کرے گا جس کا مقدمہ لڑنے کیلئے اسے وکیل رکھا گیا ہو۔

(۱۷) کوئی وکیل کسی موکل کی جائیداد کو اپنی جائیداد کے ساتھ گڈمڈ نہیں کرے گا اور فوری طور پر اس موکل کو ایسی رقم یا دوسری جائیداد کے موصول ہونے کی اطلاع دے گا۔

(۱۸) کوئی وکیل اس وقت تک کسی کیس کی پیروی یا اسکا دفاع کرنے کا مشورہ نہیں دے گا جب تک کہ اس سے اس سلسلہ میں مشورہ نہ لیا جائے الا یہ کہ اس کا تعلق کسی فریق یا متنازعہ چیز کے ساتھ ایسا ہو کہ اس کے لئے ایسا کرنا مناسب ہو۔

(۱۹) کوئی وکیل اپنی پیشہ وارانہ حیثیت میں کسی قانون کی خلاف ورزی کا مشورہ نہیں دے گا الا یہ کہ ایسا مشورہ اس نے نیک نیتی کے ساتھ اس قانون کو غیر موثر (invalid) سمجھتے ہوئے دیا ہو۔

(۲۰) کسی بھی وکیل کو حق حاصل ہے کہ وہ کسی ملزم شخص کے دفاع کی ذمہ داری لے قطع نظر اس کے کہ اس کی ذاتی رائے کیا ہے جب تک کہ اسے ملزم کے قصور کا علم نہ ہو جائے۔ ورنہ بے گناہ اور محض مشکوک حالات کی بنیاد پر شکار ہونے والے افراد مناسب دفاع سے محروم ہو جائیں گے۔ ایسا وکیل پابند ہے کہ وہ ہر طرح کے جائز اور باعزت طریقے استعمال کرتے ہوئے اسکا دفاع کرے کیونکہ ملکی قانون کی رو سے کسی شخص کو بغیر کسی قانونی جواز کے اسکی جان اور آزادی سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔

(۲۱) فیس مقرر کرتے وقت وکلاء کو اپنی خدمات اور مشوروں کی زیادہ

© Copyright www.nayaab.net

قیمت لگانے سے اور اسی طرح ان لوگوں سے باز رہنا چاہیئے جو کم قیمت لگا کر انکی خدمات کی ناقدری کرتے ہیں۔ موکل کی اہلیت ادائیگی خدمات کی عوض سے زیادہ فیس عائد کرنے کیلئے وجہ جواز نہیں بن سکتی نہ اسکی غربت کم فیس یا فیس عائد نہ کرنے کا تقاضا کرتی ہو۔ کسی دوسرے وکیل کی کسی معقول درخواست پر خصوصی ھمدردانہ غور کیا جائے گا نیز وکیل کی بیوہ اور یتیم بچوں کو مفت خدمات فراھم کی جائیں گی۔ فیسکی مقدار کا تعین کرنے میں حسب ذیل رہنما اصولوں کو مدنظر رکھا جائے گا۔

(i) مطلوبہ وقت محنت، کیس سے متعلق سوالات میں درپیش مشکلات اور اس کی صحیح پیروی کیلئے مطلوبہ مہارت۔

(ii) آیا کسی خاص کیس کیلئے اپنی خدمات پیش کرنے پر امادگی اس وکیل کو ان دیگر کیسوں میں پیش ہونے سے محروم کرے گی جنکے لئے انکی خدمات درکار ہونے کی معقول توقع ہے یا کسی خاص کیس کیلئے اپنی خدمات پیش کرنے کی صورت میں کسی دیگر کاروبار میں نقصان لازم تو نہیں آتا۔

(iii) ان جیسی خدمات کیلئے دستور کے مطابق بار کے اخراجات (charges)

(iv) تنازعے سے وابستہ رقم اور خدمات سے موکل کو حاصل ہونے والے مفادات

(v) معاوضے کا احتمال یا یقین اور

(vi) خدمات کی خصوصیت کہ آیا یہ عارضی وقت کیلئے ہے یا ایک مستحکم اور مستقل موکل کیلئے مطلوب ہے۔ فیس مقرر کرتے وقت یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ یہ پیشہ انصاف رسانی کا ایک شعبہ ہے نہ کہ صرف پیسہ بنانے کا کاروبار۔

(۲۲) وکیل کو اپنے موکل کے ساتھ معاوضے کے بارے میں اختلافات سے اس حد تک پہلوتہی کرنی چاہیئے جو اسکے عزت نفس اور اسکی خدمات کے مناسب معاوضے کے حق سے متعلق ہوں۔ موکل کے خلاف مقدمہ بازی کی طرف رجوع صرف ناانصافی یا فراڈ وغیرہ کی روک تھام کیلئے کیا جائے گا۔

© Copyright www.nayaab.net

(۲۳) طبقہ وکلاء کے خلاف لوگوں میں تعصب پیدا کرنے، اسے پروان چڑھانے اور اس پیشے کو عوام کی توقیر کے اعتماد سے محروم کرنے میں سب سے اہم کردار ان غلط دعاوی کا ہے جو عاقبت نا اندیش لوگ عموماً اپنی دفاع یا قابل اعتراض معاملات میں قائم کرتے ہیں کہ وکیل کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر وہ فعل انجام دے جو اسے اپنے موکل کا مقدمہ جیتنے کے قابل بنائے۔ وکیل کیلئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے موکل کی بے گناہی یا اسکے موقف کو مبنی بر انصاف ثابت کرنے کیلئے دئے جانے والے دلائل میں اپنے ذاتی خیالات بیان کرے۔ اسکی پیشہ وارانہ ذمہ داری ہے

سختی کے ساتھ عدالت میں ایسے ہرگز ارشات پیش کرنے تک محدود ہے جو موکل کے مفادات کے مطابق ہو۔

وکیل پابند ہے کہ وہ اپنے موکل کے مفادات سے پوری طرح مخلص رہے اور اسکے حقوق کے قیام و دفاع کے لئے گرمجوشی کے ساتھ سرگرم عمل ہو اور اپنی تعلیم اور اھلیت کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے اسے کسی چیز سے محروم نہ ہونے دے الا یہ کہ ایسا ہونا قانونی ضابطوں کے مطابق ہو۔ عدالتی بے رخی یا عوام میں عدم مقبولیت کا خوف اسے اپنی ذمہ داری بطریق احسن ادا کرنے سے باز نہ رکھنے پائے۔ عدالتی فورم پر موکل کو ہر طرح کی ایسی دادرسی اور دفاع کا حق حاصل ہے جو ملکی قانون کی رو سے جائز ہو اور وہ اپنے وکیل سے توقع رکھ سکتا ہے کہ وہ ہر ایسی دادرسی اور دفاع کی کوشش کرے لیکن یہ بات یکسوئی کے ساتھ ذھن نشین کر لینی چاھئے کہ وکیل یہ اھم ذمہ داری صرف قانونی حدود کے اندر استعمال کرے گا وکیل کا مقام و مرتبہ موکل کے مفاد کی خاطر اسے کسی قسم کی قانونی خلاف ورزی، فراڈ یا فریب کی اجازت نہیں دیتا۔ اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داری ادا کرتے وقت اسے اپنے ضمیر کی آواز سننی چاہئے نہ کہ اپنے موکل کی۔

(۲۴) محض رسمی معاملات کے علاوہ اگر کوئی وکیل اپنے موکل کا گواہ ہو جیسے کسی دستاویز وغیرہ کی تصدیق یا تحویل تو اسے وہ مقدمہ پیروی کیلئے دوسرے وکیل کو منتقل کرنا چاہیئے۔ وکیل کو اپنے موکل کے حق میں عدالت

© Copyright www.nayaab.net

میں بیان دینے سے گریز کرنا چاہیے الا یہ کہ انصاف کے حصول کیلئے ایسا کرنا ضروری ہو۔

(۲۵) وکیل کو ایسے اتفاقی معاملات میں از خود کوئی رائے قائم کرنے کی اجازت دی جائے گی جو نہ تو مقدمے کے حقیقت حال کو متاثر کریں اور نہ وہ موکل کے حقوق سے فی الواقع متصادم ہوں۔ جیسے مخالف وکیل کو ایسی حالت میں حاضری کیلئے مجبور کرنا جبکہ وہ کسی تکلیف یا صدمے کا شکار ہوں۔ کسی خاص دن سماعت کیلئے زور لگانا جو مخالف وکیل کیلئے نقصان دہ ہو جبکہ کسی دیگر وقت میں سماعت ہونے سے کوئی نقصان مرتب نہ ہوتا ہو، جواب دعوی میں متقابل بند سوالات وغیرہ داخل کرانے کیلئے وقت کی توسیع پر راضی ہونا وغیرہ۔ ایسے معاملات میں کسی موکل کو یہ مطالبہ کرنے کا حق نہیں کی اس کا وکیل فراخدلی کا مظاہرہ نہیں کرے گا۔ یا وہ ایسے معاملات میں کوئی ایسا طرز عمل اختیار کرے گا جو اس کے عزت و وقار کے منافی اور نامناسب ہو۔

عوام کے ساتھ رویہ:

(۲۶) کوئی وکیل کسی کیس کی (out of spite) پیروی یا دفاع کرنے کیلئے یا کسی کو پریشان (harass) کرنے کیلئے کوئی خدمات قبول نہیں کرے گا اور نہ وہ جان بوجھ کر کسی کو پریشان (harass) کرنے کی غرض سے یا کسی معاملے کو طول دینے کیلئے کوئی ایسی خدمات لے گا۔

(۲۷) وکیل کو ہمیشہ مخالف گواہوں اور مخالف فریق کے ساتھ ایماندارانہ برتاؤ کرنا چاہئے اور ان کا پورا پورا لحاظ کرنا چاہئے۔ اور اسے کیس کی سماعت یا پیروی کے دوران موکل کی عداوت اور تعصبات کو خاطر میں نہیں لانا چاہئے۔

پیشہ ورانہ معاملات میں موکل کو وکیل کے ضمیر کا رکھوالا قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اسے کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے وکیل سے مخالف فریق کو برا بھلا کہنے کا مطالبہ کرے یا وہ انکے ساتھ بحث میں جارحانہ روئے کا مظاہرہ کرے۔ نا

© Copyright www.nayaab.net

سائستہ گفتگو اس بنیاد پر قابل معافی نہیں کہ اگر موکل خود بولتا تو ایسی ہی گفتگو کرتا۔

(۲۸) وکیل کو کسی بھی ایسے دیوانی مقدمے کی پیروی یا دفاع کرنے سے انکار کرنا چاہیے اگر وہ مطمئن ہو کہ اسکا مقصد مخالف فریق کو پریشان کرنا یا اسے نقصان پہنچانا یا کسی ظلم وزیادتی کا ارتکاب کرنا ہے۔ لیکن بصورت دیگر یہ اس کا نہ صرف حق بلکہ ازروئے معاہدہ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے موکل کے دعوے کا فیصلہ اسکے قانونی استحقاق کے مطابق کرنے پر اصرار کرے۔ اور عدالت میں اس کی حاضری سے یہ سمجھا جائے گا کہ اس کی رائے میں اسکے موکل کا کیس عدالتی فیصلے کیلئے مناسب ہے۔

(۲۹) کوئی وکیل اس بات پر مجبور نہیں ہے کہ وہ ہر اس شخص کیلئے بطور مشیر یا وکیل کام کرے جو اس کا موکل بننے کا خواہش مند ہو۔ اسے حق ہے کہ وہ پیشہ وارانہ خدمات فراہم کرنے سے انکار کردے۔ ہر وکیل کو اپنی ذمہ داری پر یہ فیصلہ خود کرنا چاہیے کہ کنسیٹیوکیل وہ کونسا کیس قبول کرے گا، مدعیان کیلئے کن کن بنائے مقدمہ کو عدالت کے سامنے لائے گا اور مدعا علیہان کیلئے کس نوعیت کے مقدمے لڑے گا۔

(۳۰) نہ تو کوئی موکل، فرد ہو یا ادارہ خواہ وہ کتنا طاقتور کیوں نہ ہو اور نہ کوئی بنائے مقدمہ، دیوانی ہو یا سیاسی خواہ وہ کتنا اہم کیوں نہ ہو ایسی کسی خدمات کا حقدار ہوگا نہ کوئی وکیل اس سلسلے میں کوئی خدمات یا مشورہ فراہم کرے گا جو یا تو قانون سے بے وفائی کے زمرے میں آتے ہوں جسکے تحفظ کا اس نے ذمہ لیا ہوا ہے یا وہ کسی جوڈیشل آفسر کی بے توقیری پر منتج ہوتے ہوں جس کے تحفظ کا وہ ذمہ دار ہے یا کسی سرکاری عہدے پر فائز یا پرائیویٹ ٹرسٹ میں کام کرنے والے شخص یا اشخاص کی بدعنوانی سے متعلق ہوں، نہ وہ عوام کے ساتھ دھوکے یا بے وفائی کے کسی معاملے میں ملوث ہوگا۔ ایسے نامناسب خدمات انجام دینے یا مشورہ دینے پر وکیل شدید مزمت کا حقدار اور سزاوار ہوگا۔ اسی طرح اگر اس کی خدمات اور مشورے موکل کیلئے متاثر کن ہوں اور وہ اخلاقی قانون کے اصولوں پر سختی کے ساتھ عمل کرنے کی ضمانت دے تو وہ پیشے کی توقیر میں اضافے کا باعث اور اپنے موکل کے بہتر مفادات کو پروان چڑھانے والا ہوگا۔ اسے چاہیے کہ

© Copyright www.nayaab.net

موضوعہ قوانین (Statute Law) پر نہ صرف خود عمل کرے بلکہ اپنے موکل کو بھی اس کی ہدایت کرے۔ اس سے بڑھ کر ایک وکیل اصل عزت کا حقدار تب بنتا ہے جب وہ نجی امانت (Private Trust) اور عوامی خدمت کے کاموں میں ایک ایماندار محبِ وطن شہری کے طور پر شہرت پائے۔

(۳۱) ایک وکیل کسی سرکاری آفسر بورڈ، کمیٹی یا باڈی کی ساتھ نہ تو اس پیشہ ورانہ حیثیت سے اس وقت تک کوئی رابطہ رکھے گا اور نہ اس کے سامنے پیش ہوگا جب تک وہ پہلے یہ ظاہر نہ کردے کہ وہ ایک وکیل کی حیثیت سے ان مفادات کی نمائندگی کرتا ہے جو اس آفسر، بورڈ، کمیٹی یا باڈی جیسی بھی صورت ہو کہ کسی کاروائی سے متاثر ہو سکتے ہوں۔

(۳۲) کوئی وکیل ایسے کسی معاملے میں کوئی خدمات قبول نہیں کرے گا جس کی حقیقت حال (Merits) پر وہ پہلے عدالتی حیثیت میں عمل کر چکا ہے۔

(۳۳) وکیل کو کسی سرکاری عہدے سے ریٹائر ہونے کی صورت میں کسی ایسے معاملے کے بارے میں خدمات قبول نہیں کرنی چاہیئے جس کی وہ اس زمہ داری کے دوران تفتیش کر چکا ہو یا اس سے متعلق رہ چکا ہو سوائے اس کی تائید کے۔

(۳۴) وکیل کو عام قاعدے کے مطابق کوئی اور پیشہ یا کاروبار نہیں کرنا چاہیے اور نہ اس کا فعال رکن یا تنخواہ دار ملازم بننا چاہیے۔

© Copyright www.nayaab.net 2006

وکلاء کے خلاف تادیبی کاروائی کا قانون وطریقہ کار

(Disciplinary Proceedings Against Lawyers)

حصول انصاف میں وکلاء کا کردار بھی انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اگر پیشہ وکالت سے منسلک افراد اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کی ادائیگی میں غفلت، کوتاہی یا بددیانتی کا مظاہرہ کریں تو عدالت سے انصاف کا حصول نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے اس لئے پیشہ وکالت کو لیگل پریکٹشنرز اینڈ بار کونسل ایکٹ ۱۹۷۳ء (Legal Practitioners and Bar Councils Act 1973)، اس کے تحت بنے ہوئے قواعد مجریہ ۱۹۷۶ء اور بعض دیگر قوانین کے تحت منضبط (regulate) کیا گیا ہے۔ ان قوانین میں دیگر کے علاوہ پاکستان بار کونسل اور صوبائی بار کونسلوں کی تشکیل کے طریقہ کار، ان کی ذمہ داریوں کے تعین اور سپریم کورٹ، ہائی کورٹ اور دیگر عدالتوں میں پریکٹس کرنے والے وکلاء کی رجسٹریشن کے طریقہ کار کی وضاحت کے ساتھ پیشہ ورانہ بداطواری کی صراحت، اس کی سزا اور اس کا طریقہ کار بھی دیا ہوا ہے۔

پیشہ ورانہ بداطواری کی سزا:

مذکورہ ایکٹ کی دفعہ ۴۱ کی رو سے اگر کوئی وکیل پیشہ ورانہ یا دیگر کسی قسم کی بداطواری کا مرتکب پایا جائے تو اسکی سرزنش اور پریکٹس سے معطلی کے علاوہ اسے پیشہ وکالت سے الگ کیا جا سکتا ہے۔ بداطواری میں ملوث کسی وکیل کی شکایت عدالت یا کسی فرد کی طرف سے سپریم کورٹ کے وکیل کی صورت میں پاکستان بار کونسل کو اور کسی بھی دیگر صورت میں صوبائی بار کونسل کو کی جا سکتی ہے۔ قاعدہ ۱۱ کی رو سے سپریم کورٹ کے کسی وکیل کے خلاف ایسی شکایت پاکستان بار کونسل کے چیرمین کو عائد کئے گئے الزامات کے واضح ذکر کے ساتھ کی جا سکتی ہے جس کے ساتھ متعلقہ دستاویزات یا ان کی نقول بھی منسلک کی جائیں گی۔ ایسی شکایت کسی فرد

© Copyright www.nayaab.net

کی طرف سے ہونے کی صورت میں مذکورہ عائد کردہ الزامات کی تائید میں بیان حلفی اور دس روپے کی رسید منسلک کرنا بھی ضروری ہے۔ تاہم بار کونسل بیان حلفی جمع کرانے سے چھوٹ دے سکتی ہے۔ دفعہ ۴۱ (۴) اور قاعدہ ۱۱۸ کی رو سے ایسی کوئی بھی شکایت بار کونسل کی انضباطی کمیٹی کو بھجوائی جائے گی جسے کمیٹی یا تو سرسری طور پر مسترد کرے گی یا متعلقہ وکیل کو اس کے خلاف عائد شدہ الزامات کا جواب دینے کیلئے کہے گی اور ضروری تحقیق اور فریقین کو سماعت کا موقع دینے کے بعد اپنی رپورٹ متعلقہ دستاویزات کے ساتھ بار کونسل کی طرف سے اس مقصد کیلئے تشکیل کردہ ٹریبونل کے سامنے پیش کرے گی۔ دفعہ (۴۱) کی ذیلی دفعہ (۵) کی رو سے انضباطی کمیٹی کو سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کی طرف سے موصولہ ایسی شکایت مسترد کر دینے کا اختیار نہیں ہے۔

درخواست مسترد ہونے کی صورت میں اختیار اپیل:

انضباطی کمیٹی کی طرف سے کسی فرد کی درخواست مسترد ہونے کی صورت میں متاثرہ فرد ایسا حکم موصول ہونے سے ۳۰ دن کے اندر متعلقہ ٹریبونل میں اپیل دائر کر سکتا ہے جس کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

پریکٹس سے معطلی کا اختیار:

قاعدہ ۱۲۶ کی رو سے کسی وکیل کے خلاف کوئی کیس موصول ہونے کے بعد ٹریبونل کو اختیار حاصل ہے کہ وہ متعلقہ وکیل کے خلاف جاری تحقیقات کے دوران اُسے پریکٹس سے معطل کر دے یا ایسے کسی حکم کو تبدیل یا منسوخ کر دے۔

تفتیش کا طریقہ کار:

دفعہ ۴۳ کی رو سے شکایت موصول ہونے کی صورت میں متعلقہ وکیل کے چال چلن کی تفتیش کرتے وقت ٹریبونل سماعت کیلئے ایک دن مقرر کرے گا جس کی اطلاع وہ شکایت کنندہ، متعلقہ وکیل اور صوبے کے ایڈووکیٹ جنرل کو کرے گا اور کیس میں حکم صادر کرنے سے پہلے انہیں شہادت اور سماعت کا موقع دے گا۔ اگر ٹریبونل ضروری سمجھے تو وہ شکایت کنندہ فرد

© Copyright www.nayaab.net

سے مقرر کردہ کوئی رقم اخراجات کیلئے بطور ضمانت جمع کرنے کا مطالبہ کرسکتا ہے۔ پریکٹس سے معطلی کا حکم جاری کرنے کی صورت میں ٹریبونل معطلی کی مدت کی صراحت کرے گا جس دوران متعلقہ وکیل کو ملک کے اندر کسی بھی عدالت، حاکم مجاز یا شخص کے سامنے بطور وکیل پیش ہونے سے منع کیا جائے گا۔ ٹریبونل ازخود یا اس سلسلے میں درخواست موصول ہونے پر جاری کئے گئے کسی حکم پر نظر ثانی کرسکتا ہے اور اگر ضروری سمجھے تو اس حکم کو قائم، تبدیل یا منسوخ کرسکتا ہے۔ اس ایکٹ کے تحت کسی وکیل کی سرزنش یا پریکٹس سے معطلی کی صورت میں اس سزا کا اندراج متعلقہ فہرستوں میں بھی اس کے نام کے آگے کیا جائے گا۔ پریکٹس سے برخواست کئے جانے کی صورت میں اس کا نام فوری طور پر رجسٹر سے ہٹا دیا جائے گا اور معطل کئے جانے والے یا ہٹا دیئے جانے والے وکیل سے اس کا سٹرفکیٹ واپس لے لیا جائے گا۔

تادیبی کمیٹی اور ٹریبونل کو تفتیش کے دوران حاصل اختیارات:

دفعہ ۴۵ کی رو سے ایسی کسی تفتیش کے مقاصد کیلئے کسی شخص کو حاضر کرنے، دستاویزات پیش کرنے اور گواہاں کے معائنہ کیلئے کمیشن مقرر کرنے سے متعلق تادیبی کمیٹی اور ٹریبونل کو وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کے تحت کسی عدالت کو حاصل ہوتے ہیں۔ اس مقصد کیلئے تادیبی کمیٹی یا ٹریبونل کے حدود اختیار وہی ہیں جو متعلقہ بار کونسل کے ہیں۔ تادیبی کمیٹی یا ٹریبونل مطلوبہ شخص کی حاضری یا دستاویزات کی پیشی کیلئے مقرر کردہ سمن وغیرہ کی تعمیل اور کمیشن مقرر کرنے کی صورت میں اس کا اجراء اس عدالت سے کرا سکتا ہے جس کے حدود اختیار میں مذکورہ کمیٹی یا ٹریبونل بیٹھتا ہے جس کیلئے عدالت وہی طریقہ کار اپنا سکتی ہے جو وہ اپنے روبرو کسی کی حاضری یا دستاویزات کیلئے اختیار کرتی ہے۔

پاکستان بار کونسل کے تادیبی اختیارات:

دفعہ ۴۶ کی رو سے پاکستان بار کونسل کی تادیبی کمیٹی کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنی تحریک پر کسی وکیل کے خلاف تادیبی کاروائی کیلئے صوبائی بار کونسل یا

© Copyright www.nayaab.net

اس کی تادیبی کمیٹی کے سامنے زیر التواء کاروائی کو طلب کر کے اس کی تفتیش کرے اور اسے نمٹائے۔ اسی طرح قاعدہ ۱۲۵ کی رو سے پاکستان بار کونسل کو ازخود بھی کسی وکیل کے خلاف تادیبی کاروائی شروع کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

اختیار اپیل:

دفعہ ۴۷ کی رو سے کسی ٹریبونل کے حکم سے متاثرہ شخص اس حکم کی اطلاع دیئے جانے سے ۶۰ دن کے اندر پاکستان بار کونسل کو اپیل کر سکتا ہے۔ جس کی سماعت اس کی قائم کردہ تادیبی کمیٹی کرے گی اور کوئی مناسب حکم جاری کرے گی۔ اسی طرح دفعہ ۴۸ کی رو سے پاکستان بار کونسل کی تادیبی کمیٹی کے حکم سے متاثرہ شخص اس حکم کی اطلاع دیئے جانے سے ۶۰ دن کے اندر سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر سکتا ہے۔

نظر ثانی کا اختیار:

دفعہ ۵۳ کی رو سے پاکستان بار کونسل کی تادیبی کمیٹی، اپنی تحریک پر یا کسی اور وجہ سے اپنے دیئے ہوئے کسی حکم پر نظر ثانی کر سکتی ہے۔

ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے اختیارات معطلی:

دفعہ ۵۴ کی رو سے دفعہ ۴۱ (۲) کے تحت کسی عدالت یا فرد کی طرف سے موصولہ شکایت پر اگر سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کسی وکیل کو سماعت کا موقع دینے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ اس نے عدالت کے سامنے جاری کسی کاروائی میں سنگین بد انتظامی یا پیشہ ورانہ بد اطواری کا ارتکاب کیا ہے اور اس کی پریکٹس سے فوری معطلی انصاف رسانی کیلئے قرین مصلحت یا ضروری ہے تو وہ اس کے خلاف پاکستان بار کونسل یا صوبائی بار کونسل کو، جیسی بھی صورت ہو اس کی شکایت کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی پریکٹس سے معطلی کے احکامات جاری کرے گی۔

دفعہ ۵۴ کی ذیلی دفعہ ۲ کی رو سے کسی ماتحت عدالت کی طرف سے کسی وکیل کے خلاف موصولہ شکایت پر ہائی کورٹ حسب ذیل احکام جاری کر سکتی ہے۔

© Copyright www.nayaab.net

(الف) اگر متعلقہ وکیل کو سماعت کا موقع دینے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ اس نے عدالت میں جاری کسی کاروائی کے سلسلے میں شدید پیشہ ورانہ یا کسی اور قسم کی بداطواری کا ارتکاب کیا ہے اور اس کے خلاف بار کونسل میں جاری کاروائی کے دوران اس کی فوری معطلی، انصاف رسانی کیلئے قرین مصلحت یا ضروری ہے تو وہ ذیلی دفعہ 1 کے مطابق اس کی معطلی کا حکم جاری کرے گی۔ یا

(ب) ایسا کوئی حکم جاری کئے بغیر شکایت صوبائی کونسل کو بھیجوائے گی یا ہدایت کرے گی کہ شکایت پر مزید کوئی کاروائی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

پاکستان کے نام اور نشانات (ممنوع استعمال) مجریہ ۱۹۵۷ء

(Pakistan Names and Emblems (Prevention of Unauthorised Use) Act, 1957

ہر ملک یا حکومت کے چند ایسے امتیازی نشانات ہوتے ہیں جو اس ملک یا حکومت کا نشان امتیاز ہوتے ہیں مثلاً ملک کا جھنڈا یا اس کی سرکاری مہر جو صرف وہی اشخاص استعمال کر سکتے جن کو استعمال کی اجازت ہوتی ہے لہذا ایسے امتیازی نشانات عام لوگ یا ایسے ادارے استعمال نہیں کر سکتے جن اس کی اجازت نہ ہو۔ اس مقصد کیلئے ایک قانون پاکستان کا نام اور نشانات (ممنوع استعمال) ایکٹ مجریہ ۱۹۵۷ء (Pakistan

© Copyright www.nayaab.net

Names and Emblems (Prevention of Unauthorised Use) Act, 1957) نافذ العمل ہے جس کے تحت کوئی بھی شخص وفاقی حکومت یا اس کی طرف سے مقرر کئے گئے کسی شخص کی پیشگی اجازت کے ایسا نشان استعمال نہیں کر سکتا مثلاً قائد اعظم محمد علی جناح کا نام، شبیہ، نائشل یا اس سے ملتا جلتا نشان، پاکستان کا جھنڈا، سرکاری سیل، حکومت کے زیر استعمال امتیازی نشان، کسی سرکاری محکمہ کا امتیازی نشان وغیرہ۔

اس قانون کی دفعہ ۳ کے تحت کوئی بھی شخص بدون وفاقی حکومت یا اس کی طرف سے مقرر کئے گئے کسی اہل کار کی تحریری اجازت کے کوئی بھی ایسا امتیازی نشان جس کی وضاحت اوپر ہو چکی ہے نہ تو تجارتی مقاصد کیلئے استعمال کر سکتا ہے نہ ہی بطور رجسٹرڈ مارک رجسٹرڈ کروا سکتا ہے۔ اسی طرح مذکورہ ایکٹ کی دفعہ ۴ کے تحت کوئی مجاز اتھارٹی کسی کمپنی یا ادارے کو ایسا نام، نمونہ یا کاروباری نشان استعمال کرنے کی اجازت نہیں دے گا نہ ہی کوئی کمپنی، فرم یا دیگر افراد کی جماعت کو کسی مقصد کیلئے رجسٹرڈ کرے گا جو شیڈول میں دیئے گئے ممنوعہ ناموں میں سے کسی نام یا نشان کے تحت رجسٹرڈ ہونا چاہتا ہو، اسی طرح کسی ایجاد کی بابت میں بھی کوئی مجاز اتھارٹی ایسے نشان اختراع جاری نہیں کرے گی جس کے نام میں کوئی بھی ممنوعہ نام مندرجہ شیڈول شامل ہو۔ اس قانون کے تحت کسی خلاف ورزی کی صورت میں جرم ثابت ہونے پر کاروائی عمل میں لائی جا سکتی ہے جو کہ وفاقی حکومت یا اس کے مجاز افسر کی پیشگی اجازت سے عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ جو کہ عمومی یا خصوصی آرڈر کے ذریعے جاری کی جائے گی۔

اس کے علاوہ وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں ایسے قواعد وضع کرے گی جسے وہ مناسب سمجھے اور اس کو اس قانون کے تحت لاگو کیا جائے گا جس کی خلاف ورزی قابل سزا جرم ہوگی۔ اس قانون کی دفعہ ۲ کی ذیلی دفعہ (d) کے تحت دئے گئے شیڈول کے مطابق لفظ قائد اعظم محمد علی جناح، علامہ ڈاکٹر محمد اقبال اور ان کے نام کی ملتی جلتی شکل میں استعمال کو منع قرار دیا گیا ہے اسی طرح پاکستان کا قومی پرچم، سرکاری مہر، حکومت پاکستان کی مہر، حکومت کے مخصوص نشانات یا حکومت پاکستان کے کسی بھی

© Copyright www.nayaab.net

محکمہ کے زیر استعمال مہر، نشان یا (coat of arms)، جس سے عوام کو یہ غلط تاثر دیا جائے کہ ایسے استعمال کنندہ کو حکومت کی سرپرستی حاصل ہے، پر پابندی لگائی گئی۔ اسی طرح خود اقوام متحدہ، اس کیذیلی اداروں اور ڈبلیو ایچ او (WHO) کے نام، اس کی سرکاری مہر اور ان کے نشان کے استعمال بھی ممنوع قرار دیئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ وفاقی حکومت شیڈول میں دیئے گئے ناموں میں اضافہ، یا کسی قسم کی تبدیلی کر سکتی ہے۔ مذکورہ بالا نام یا اس سے ملتے جلتے ناموں کو کاروباری مقاصد یا دیگر کسی مقصد کیلئے استعمال کرنا قابل سزا جرم ہے۔ اسی طرح قانون نشان تجارت آرڈیننس ۲۰۰۱ء (Trade Mark Ordinance 2001) کی دفعہ ۱۰۳ کے تحت بھی ان ناموں کے استعمال کی ممانعت ہے اور مذکورہ دفعہ کے تحت اس قانون کے لاگو ہونے کے بعد جو بھی کمپنی اس کا ڈائریکٹر، فرم یا اس کا کوئی شراکت دار یا افراد کی کوئی جماعت کوئی ایسا نام استعمال کرے تو اسے عدالت کی طرف سے جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے اور اسے جرمانے کی صورت میں پچاس فی صدی ہرجانہ متاثرہ فریق کو ادا کرنا پڑے گا۔

اس کے علاوہ تعزیرات پاکستان میں بھی ایسے عمل کی ممانعت کیلئے دفعہ ۱۷۱ موجود ہے جس کے تحت کسی سرکاری ملازم کی وردی، نشان وغیرہ کا اسی نیت کے ساتھ استعمال ممنوع قرار دیا گیا ہے کہ لوگ ان کو سرکاری ملازم سمجھیں۔ یا اس کی نیت خود کو سرکاری ملازم ظاہر کرنا ہو ایسی وردی پہننے والا، یا نشان استعمال کرنے والا کوئی بھی شخص ایسا فعل سرانجام نہ دے یا کسی فعل کا اقدام کرے یا نہ کرے صرف لباس پہننے یا نشان لگانے کی بناء پر مستوجب سزا ہوگا۔ اور ایسا جرم قابل دست اندازی پولیس ہے۔

© Copyright www.nayaab.net

ہتک عزت سے متعلق قانون

ہر انسان کی عزت نفس ہوتی ہے موجودہ زمانے میں ایک انسان کو معاشرے میں مقام حاصل کرنے کیلئے ایک عرصہ تگ ودو کرنا پڑتی ہے وہ مقام سیاست میں ہو، تجارت میں ہو یا کسی اور شعبہ زندگی میں قانون ایسے حاصل کردہ مقام کو تحفظ فراہم کرتا ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ انسان کسی بھی دوسرے انسان کے عہدہ، مقام یا حیثیت کی نسبت بغض یا حسد رکھ سکتے ہیں بعض اوقات اس حسد یا بغض کی وجہ ذاتی عناد ہوتا ہے جبکہ اکثر اوقات لوگ محض ایک مقام رکھنے والے شخص کو نیچا دکھانے کیلئے اس پر کیچڑ اچھالتے ہیں۔

اس مقام، عزت اور اس کے تحفظ کیلئے ہر شہری کیلئے قانون بنایا گیا ہے جس کے مطابق تعزیرات پاکستان مجریہ ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۴۹۹ کے تحت اس کو پابند کیا گیا ہے۔ یہ دادرسی دیوانی اور فوجداری دونوں قوانین کے تحت حاصل کی جاسکتی ہے دیوانی قانون کے تحت بذریعہ دعویٰ ازالہ حیثیت عرفی کے بصورت معاوضہ نقصان وہرجانہ کے حاصل کی جاسکتی ہے اور بطور درمیانی استدعا (interim relief) مدعا علیہ کو اس عمل سے جو مدعی کیلئے باعث نقصان ہے اس کے اعادہ کرنے سے باز رکھا جائے گا تاوقتیکہ اس کے متعلق حتمی فیصلہ نہ ہو جائے۔

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۴۹۹ کے تحت جب کوئی شخص ایسی باتوں کے ذریعہ جو تلفظ سے ادا کی جائیں یا جن کا پڑھا جانا مقصود ہو یا اشاروں کے ذریعے سے یا نشان عرفی کے ذریعے سے کسی شخص کی نسبت کوئی اتہام لگائے یا یہ نیت کر کے مشتہر کرے کہ اس شخص کی نیک نامی کو نقصان پہنچانے یا یہ جان کر یا باور کرنے کی وجہ کے ساتھ کرے وہ اتہام اس شخص کی نیک نیتی کو نقصان پہنچائے گا تو کہا جائے گا کہ وہ شخص ازالہ حیثیت عرفی (defamation) کے جرم کا مرتکب ہوا ہے۔

کسی متوفی شخص کی نسبت کوئی اتہام لگانا ازالہ حیثیت عرفی کی حد تک پہنچ سکتا ہے بشرطیکہ اس اتہام سے اس شخص کے جیتے جی اس کی نیک نامی کو نقصان پہنچتا، اس سے یہ نیت ہو کہ اس شخص کے اہل وعیال یا قریبی رشتے

© Copyright www.nayaab.net

داروں کو رنج پہنچے اور جبکہ ایسا اتہام کسی کی شہرت کو نقصان پہنچانے یا اس شخص کی ساکھ و نام کو نقصان پہنچانے کیلئے ہو۔ اسی طرح کسی کمپنی، ایسوسی ایشن، فرم کی ساکھ اور اس کے نام کو نقصان پہنچانا بھی اسی زمرے میں شمار ہوگا۔

کسی دوسرے کے لگائے گئے اتہام کو دوہرانا یا نشر کروانا بھی شریک جرم اور ذمہ دار سمجھا جائے گا۔ ہر وہ شخص جو اتہام ترتیب دے، بنائے، لگائے، تحریر کرے یا کروائے یا کسی طور اس میں حصہ لے وہ اتہام لگانے والا سمجھا جائے گا۔ اس کو لکھنے والا اور لکھانے والا دونوں ذمہ دار ہوں گے۔ واضح رہے کہ اتہام کا صاف اور صریح ہونا ضروری نہیں ہے کیونکہ یہ اشارہ کنایہ سے بھی لگایا جا سکتا ہے اور طنزیہ، استفساریہ یا ہجو سے بھی ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ ایسا کرنے والے شخص کو تعزیرات پاکستان مجریہ ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۵۰۰ کے تحت قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی معیاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ایسے مواد کا چھاپنا اور فروخت کرنا:

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۵۰۱ کے تحت کوئی شخص کسی مواد کو چھاپے یا کندہ کرے اس خیال سے کہ ایسا کرنے سے کسی شخص کی حیثیت، ساکھ یا اس کے نام کو نقصان پہنچائے۔ جو شخص ایسا مضمون کسی کے خلاف طبع کرتا ہے یا کرواتا ہے جس سے متاثرہ فریق کی حیثیت، ساکھ یا اس کے نام کو نقصان پہنچے تو ایسے شخص کو دو سال تک قید کی سزا دی جا سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ جو کوئی کسی ایسے چھاپ شدہ مضمون کو جس میں کسی کی ساکھ، عزت یا نام کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو کو فروخت کرے یا فروخت کرنے کی پیشکش کرے یہ جانتے ہوئے کہ اس میں ایسا مواد درج ہے تو ایسے شخص کو دو سال تک قید کی سزا یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ اس ضابطے کے تحت ایسا جرم ناقابل دست اندازی پولیس ہے وارنٹ قابل ضمانت، قابل راضی نامہ ہے۔

© Copyright www.nayaab.net

ایسے جرائم کی شکایت کا اندراج:

ایسے جرائم میں متاثرہ فریق مجسٹریٹ درجہ اول کے پاس اپنی شکایت (complaint) درج کرے گا اور اپنے گواہوں کے بیانات ریکارڈ کروائے گا جس کے بعد اگر یہ سمجھا جائے کہ یہ مقدمہ قابل سماعت ہے تو مجسٹریٹ مدعا علیہ کے وارنٹ جاری کرے گا۔

مثتنات:

ہتک عزت سے متعلق جرائم کے دس مثتنات ہیں:

۱۔ کسی سچ بات کا اظہار بشرطیکہ عوام الناس کے فائدہ کیلئے ہو۔

۲۔ اظہار رائے کسی سرکاری ملازم کے طریق عمل کی نسبت ہو۔

۳۔ اظہار رائے کسی شخص کے طریق عمل کی نسبت، بشرطیکہ اظہار رائے کسی عوامی مسئلہ کی نسبت ہو۔

۴۔ عدالتی کاروائی مشتہر کرنا۔

۵۔ اظہار رائے حقیقت مقدمہ (فیصل شدہ) اور گواہوں کے طریق عمل کی نسبت۔

۶۔ اظہار رائے ایسے عمل کی نسبت جس کو عمل کرنے والے نے عوام الناس کی رائے پر چھوڑا ہو۔

۷۔ اظہار سرزنش کسی ایسے شخص کی جانب سے جو دوسرے پر کوئی جائز اقتدار رکھتا ہو۔

۸۔ حکام سے نیک نیتی سے شکایت کرنا۔

۹۔ اتہام بغرض تحفظ ذات یا عامہ، خلائق اور

۱۰۔ تنبیہ جو عامہ خلائق یا خاص اس شخص کے فائدہ کی نیت سے ہو جسے متنبہ کیا جائے۔

عدالتوں نے اس اصول کو تسلیم کیا ہے کہ گواہ پر از الہ حیثیت عرفی کی نالش نہیں ہو سکتی۔

© Copyright www.nayaab.net 2006 "پاکستان کے بنیادی قوانین" حصہ پنجم انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

قصاص و دیت سے متعلق احکامات

قانون کے مطابق مجرموں کو چار اقسام کی سزائیں دی جاتی ہیں انہیں باز رکھنا، مانع ہونا (deterent) مکافاتی (retributive)، انسدادی (prevertive) اور اصلاحی (reformative) کہا جاتا ہے۔کوئی عدالت کسی مجرم کو سزا دیتی ہے تو اس کا مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ دوسروں کو عبرت ہو اور جرائم کی روک تھام موثر طور پر ہو سکے۔شریعت میں جرم سے مراد وہ افعال جن کو کرنے سے اللہ نے روک دیا ہو، سرزد کئے جائیں تو جرم کہلائیں گے۔اگر ایسے جرائم کا ارتکاب کیا جائے تو مجرم پر حد یا تعزیر کا اطلاق ہو گا۔اس کے برعکس ہر ایسے فعل کا چھوڑنا بھی جرم ہے جس کا چھوڑنا حرام اور قابل سزا پایا جائے۔تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۵۳ میں چند ایسی اسلامی سزاؤں کا ذکر کیا گیا ہے جو کسی مجرم کو دی جا سکتی ہیں جیسے:۔

قصاص، دیت، ارش، ضمان، تعزیر، موت، عمر قید، قید، جو دو اقسام کی ہے۔

یعنی با مشقت یعنی (i) سخت مشقت کے ساتھ (ii) سادہ (محض قید)، ضبطی جائیداد اور جرمانہ۔

شریعت میں سزا کے لحاظ سے جرم کی تین اقسام ہیں۔

(۱)۔حدود، (۲) قصاص و دیت اور (۳) تعزیرات۔

حدود:

دو چیزوں کے درمیان روک کو حد کہتے ہیں، کسی شے کی انتہا کو بھی حد کہتے ہیں جبکہ اسلامی قانون میں حد سے مراد وہ جرائم ہیں جس کی سزا قرآن نے مقرر کر دی گئی ہے۔یہ حق اللہ کے طور پر مقرر ہیں۔جن جرائم میں حدود کی سزا کا نفاذ کیا جاتا ہے جو یہ ہیں۔زنا، تہمت زنا (قذف)، شراب نوشی، چوری، قتل و غارت، ارتداد اور بغاوت وغیرہ ہیں اگر حدود میں جرم ثابت ہو جاتا ہے تو ان سزاؤں میں کسی قسم کی تبدیلی ممکن نہیں ہے نہ تو اس کے تحت مقرر کردہ سزائیں معاف ہو سکتی ہیں نہ اس میں تخفیف ہو سکتی ہے۔ان سزاؤں کی شدت میں جو مصلحت پوشیدہ ہے وہ عقل، عزت و

© Copyright www.nayaab.net 2006

آبرو، مال اور دین کی حفاظت کے علاوہ معروف کا اجراء اور منکرات سے اجتناب کے مقاصد شامل ہیں اس کے نفاذ کیلئے ضروری ہے کہ جرم ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہو اور ذرا سا شبہ بھی حدود کی سزاؤں کو ساقط کر سکتا ہے۔ اس وقت ملک میں حدود سے متعلق چند قوانین لاگو ہیں۔ ان قوانین میں جرم، شہادت کا معیار اور طریقہ کار اور سزاؤں سے متعلق تفاصیل درج ہیں۔ حدود کے قوانین مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ جرائم بر خلاف املاک (نفاذ حدود) کا آرڈیننس، ۱۹۷۹ء (Offences Against Property Ordinance, 1979)

۲۔ جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس، ۱۹۷۹ء (Offences of Zina Ordinance, 1979)

۳۔ جرم قذف (نفاذ حدود) آرڈیننس، ۱۹۷۹ء (Offences of Qazf Ordinance, 1979)

۴۔ امتناع منشیات (نفاذ حدود) کا فرمان، ۱۹۷۹ء (Prohibtion Order, 1979)

تقاص ودیت کے جرائم میں بھی سزائیں مقرر ہیں۔

قصاص:

تقاص کے معنی قطع کرنے یا کاٹنے کے ہیں اس سے مراد ایسی ایذا دینا ہے جیسی کہ مجرم نے دی ہو یعنی اگر مجرم نے قتل کیا تو اسے قتل کر دیا جائے۔ اگر مجرم نے کسی کے عضو کا اتلاف کیا یا جسمانی ایذا رسانی دی ہو تو اس کا بھی وہی عضو تلف کر دیا جائے، اس میں مصلحت یہ ہے کہ کسی سے زیادتی کئے بغیر مقتول یا مجروح کے وارثوں کو مساوات اور عدل و انصاف کے پیش نظر جائز طریقہ سے بدلہ دلایا جائے۔

تقاص ودیت کے جرائم اور ان میں دی جانے والی سزائیں یوں ہیں۔

(i) قتل عمد (ii) بالارادہ ہاتھ پاؤں یا دیگر اعضاء کا کاٹنا یا جسمانی ایذا رسانی (iii) بالارادہ زخمی کرنا۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

© Copyright www.nayaab.net

"اے ایمان والو! تمہیں حکم ہے کہ قتل کا بدلہ برابر کا قتل ہے۔ آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام، عورت کے بدلے عورت۔ پھر جس کو اس کے مسلمان بھائی نے مقتول کے تصاص سے کچھ معاف کر دیا تو معاف مرنے والوں کو شریعت کے مطابق مطالبہ پر خوش معاملگی سے خون بہا ادا کر دو۔ تمہارے رب کی طرف سے یہ تمہارے لئے آسانی ہے اور مہربانی ہے۔ پھر اس کے بعد جو شخص زیادتی کرے اس کو دردناک عذاب ہے۔ اے عقلمندوں قصاص میں تمہاری زندگی ہے تاکہ تم محفوظ رہ سکو۔" (البقرہ:۱۷۹)

مزید ارشاد ہوتا ہے:

"اور حکم دیا گیا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، کان کے بدلے کان، اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں مساوات یعنی قصاص کا حکم ہے۔" (المائیدہ:۲۵)

دیت:

دیت کے معنی تاوان کے ہیں۔ اس کے لغوی معنی خون بہا کی ادائیگی ہے یعنی موت کے بدلے موت، آنکھ کے بدلے آنکھ وغیرہ کی بجائے جرم کے بدلے میں خون بہا لینا۔ قتل عمد کے ارتکاب کی صورت میں دیت صرف ولی کی رضامندی سے نافذ ہوگی۔ جبکہ دیگر اقسام کے قتل جیسے قتل خطا، قتل شبہ عمد وغیرہ کی صورت میں قاتل پر واجب الادا ہوتی ہے۔

البتہ جب کسی مجبوری کے تحت قصاص لینا ساقط ہو جائے تو ایسی دیت کو مغلظ کہا گیا ہے۔ جس سے مراد ایسی دیت ہے جو مجبوری کے تحت لی جائے یا جس دیت کے وجوب پر خدا اور اس کا رسولؐ رضامند نہ ہوں۔ احادیث کی روشنی میں انسانی جان کی دیت ۱۰۰ اونٹ یا اس کے برابر مالیت ہے۔ تاہم عدالت اسلام کے احکام کے مطابق جیسے کہ قرآن و سنت میں درج ہے اور سزا یافتہ اور ضرر رسیدہ شخص کے ورثاء کی مالی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیت کی مالیت مقرر کرے گی جو ۳۰۶۳۰ گرام

© Copyright www.nayaab.net

چاندی یا اس کے برابر قیمت سے کم نہ ہوگی۔

دیت کی اقسام:

(۱) دیت عمد، (۲) دیت شبہ العمد اور (۳) دیت خطا

قتل عمد:

قطعی طور پر بالارادہ قتل ہے۔ اس میں خطا، شبہ یا شبہ خطا کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ ایسا قتل ایسے ہتھیار سے زیر عمل لایا جاتا ہے جس سے موت واقع ہونا یقینی ہو۔ مثال کے طور پر بندوق، پستول، تیز دھار آلہ، جلا دینا، غرق کر دینا، یہ سب افعال قتل عمد کے زمرہ میں آتے ہیں۔

جس کی سزا یوں ہے۔

(i)۔ قصاص کے طور پر سزائے موت دی جائے گی۔

(ii)۔ تعزیرات پاکستان مجریہ ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۳۰۴ میں تصریح کردہ کسی صورت میں بھی ثبوت دستیاب نہ ہو تو مقدمہ کے واقعات و حالات کو مد نظر رکھ کر تعزیر کے طور پر موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی۔

(iii)۔ اتنی مدت کیلئے کسی قسم کی سزائے قید جو ۲۵ سال تک ہو سکتی ہے، جہاں اسلام کے احکام کے مطابق قصاص کی سزا قابل اطلاق نہ ہو۔

قتل خطا:

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۱۹ کے تحت جو کوئی قتل خطا کا مرتکب ہوگا وہ دیت کا مستوجب ہوگا بشرطیکہ ایسے قتل کا ارتکاب کسی بے احتیاطی کسی نا عاقبت اندیشی یا غفلت سے ہوا ہو تو مجرم کو دیت کے علاوہ بطور تعزیر قید کی سزا بھی دی جائے گی جو کہ پانچ سال تک ہو سکتی ہے۔

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۲۰ کے تحت ایسی ڈرائیونگ جو لاپرواہی اور بغیر مناسب احتیاط کی جائے، سے کسی شخص کی ہلاکت ہو جائے تو ایسے شخص کی سزا دیت کے علاوہ دس سال تک قید بطور تعزیر دی جا سکتی ہے۔

دیت کا نفاذ:

دیت کا حق ضرر رسیدہ کو یا اگر وہ ہلاک ہو جائے تو اس کے ورثاء کو حاصل ہوتا ہے۔ شریعت میں دیت کے نفاذ کے متعلق حسب ذیل ارشاد ہے:

© Copyright www.nayaab.net

۔اگر ضرر رسیدہ زندہ ہو اور قصاص نہ لینا چاہے تو دیت کا حقدار ہوگا۔

۔اگر ضرر رسیدہ ہلاک ہو جائے تو دیت اس کے ورثاء میں حسب حصص شرعی تقسیم ہوگی۔

۔قتل عمد یا شبہ العمد میں، دیت کی نسبت، سلح کیلئے ورثاء ذمہ دار ہیں۔ ان کو حق حاصل ہے کہ وہ دیت پر یا اس سے کم وبیش پر سلح کر لیں۔

۔دیت کی معافی کا حق قریب ترین ورثاء کو حاصل ہے۔

۔ورثاء میں سے کوئی بھی دیت سے اپنے حصہ سے دستبردار ہو سکتا ہے۔

۔اگر قاتل ورثاء میں سے ہو تو دیت کا حقدار نہ ہوگا، بلکہ قاتل کی جائداد سے بطور وارث محروم ہوگا۔

۔باپ بیٹے کو قتل کر دے تو قصاص نہیں ہے۔ لیکن باپ دیت میں حقدار نہ ہوگا۔

۔معافی سے قصاص ساقط ہو جاتا ہے۔ اس لئے معافی دینے کے بعد دیت وصول نہیں کی جائے گی۔

۔اگر مقتول کا کوئی وارث نہ ہو تو دیت کا حقدار حاکم ہوگا۔ ایسا مال بیت المال میں جمع کروایا جائے گا۔

دیت کی ادائیگی یک مشت یا آخری فیصلہ کی تاریخ سے ۳ سال پر محیط اقساط میں کی جا سکتی ہے۔ اگر مجرم دیت نہ تو یک مشت اور نہ تین سال کے عرصے کے اندر اقساط میں ادا کر سکے تو اس کو قید ی تصور کر کے جیل میں بند کر دیا جائے گا جب دیت ادا ہو جائے تو اسے رہا کر دیا جائے گا۔ اگر مجرم دیت ادا کرنے کیلئے ضامن پیش کرے تو ضامن کی صاحب حیثیت ہونے پر عدالت اپنا اطمینان کرے گی اور پھر مجرم کو جیل سے ضمانت پر رہا کر دیا جائے گا۔

دیت کی ادائیگی سے قبل مجرم کے فوت ہو جانے کی صورت میں دیت اس کی جائیداد سے وصول کی جائے گی۔

ضرر کی صورت میں قصاص و دیت:

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۳۲ کے تحت ضرر سے مراد کسی شخص کے جسم کے کسی حصے کی ایذا رسانی ہے۔ یعنی اس کو ہلاک کئے بغیر اس کو درد،

© Copyright www.nayaab.net

تکلیف، بیماری یا زخم کا باعث بنے یا اس کے جسم کے کسی حصے کو نقصان پہنچانے، معذور کر دے یا الگ کر دے تو اس سے ضرر مراد لیا جائے گا۔ اس کی سزا اگرچہ قصاص ہے مگر جب اسلامی احکام کے مطابق مساوات کے اصولوں کو مدنظر رکھ کر قصاص کی سزا ممکن نہ ہو تو مجرم کو قید کی سزا بطور تعزیر دی جائے گی۔

جبراً جائیداد حاصل کرنے کے لئے ضرر پہنچانا:

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۳۷-K کے تحت جو کوئی اس غرض سے کسی کو ضرر پہنچائے کہ ضرر رسیدہ شخص کسی امر کے متعلق زبردستی اقرار یا اعتراف کرے یا ضرر رسیدہ شخص کو کسی جرم یا بدعنوانی کا سراغ لگانے میں مدد کیلئے کسی قسم کی اطلاعات فراہم کرنے پر مجبور کرے یا کسی کو اس بات پر مجبور کر دینا کہ کوئی جائیداد واپس کرے یا جائیداد کا مطالبہ پورا کرانے کیلئے کسی شخص کو ایسی اطلاع فراہم کرنے پر مجبور کرنا جس سے جائیداد کی واپسی ممکن ہو سکے ان تمام مقاصد کیلئے جو جبر کیا جائے اور اس کے نتیجے میں پہنچائے گئے ضرر کی نوعیت کے مطابق مجرم کو کسی قسم کی سزائے قید دی جائے گی جس کی مدت دس سال تک ہو سکتی ہے۔

اس کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

(۱) اتلاف عضو، (۲) اتلاف صلاحیت عضو، (۳) شجہ (۴) جرح (۵) دیگر اقسام کی ضرر

اتلاف عضو:

جس میں کسی کے جسم کے کسی عضو کو کاٹ دے، ایسی صورت میں قصاص کی سزا دی جائے گی بصورت دیگر دس سال تک تعزیر کی سزا دی جا سکتی ہے۔

اتلاف صلاحیت عضو:

انسانی جسم کے اعضاء کی صلاحیت کو ختم کر دینا یا اس کی شکل بگاڑ دینا۔ جیسے قوت سماعت یا بصارت یا ضرر رسیدہ شخص کے سر پر ضرب لگانا وغیرہ اس میں بطور قصاص سزا دی جائے گی بصورت دیگر دس سال تک تعزیر کی سزا دی جا سکتی ہے۔

© Copyright www.nayaab.net

شجہ:

یہ بھی ضرر کی قسم ہے جس میں متاثرہ فریق کے سر یا چہرے پر ایسی ضرب پڑتی ہے جس نہ تو جسم کے کسی حصے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے اور نہ ہی جسم کا کوئی حصہ الگ ہوتا ہے۔ اس قسم کے ضرر خون بہا، سر کی ہڈی توڑنا، دماغ کی جھلی کو زخم پہنچانا وغیرہ وغیرہ اس میں قصاص کی سزا دی جاسکتی ہے لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہو تو مجرم ارش کا مستوجب ہوگا جو دیت کا ۵ فی صدی ہوگا اور بطور تعزیر اس کو قید کی سزا دی جاسکتی ہے جو کہ ۲ سال کی مدت سے لے کر ۱۴ سال تک مدت تک ہوگی، اس میں قید کی سزا بطور تعزیر کی زخم کی نوعیت کے لحاظ سے دی جائے گی۔

جرح:

اس کے علاوہ کسی ایسے حصے پر لگائے گئے زخم جو اپنا عارضی یا مستقل نشان چھوڑ گئے ہوں، ایسے زخموں کو جرح کہا جائے گا۔

ایسے جرائم کے زخموں میں قصاص ممکن نہ ہے کیونکہ ایسے زخم کا قصاص لینے کیلئے مماثلت ممکن نہ ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"زخم کا انتظار کیا جائے یہاں تک کہ وہ اچھا ہو جائے۔"

ایسے زخموں میں جو کہ جرح کے زمرے میں آتے ہیں کی سزا زخم کی نوعیت کے اعتبار سے ہوگی جو کہ ضمان کے علاوہ سزائے قید ایسی مدت کیلئے دی جا سکے گی جو کہ ایک سال سے لے کر دس سال تک بطور تعزیر دی جا سکتی ہے۔

ضرر کی صورت میں ولی:

واضح رہے کہ ضرر کی صورت میں ولی ضرر رسیدہ شخص یا متاثرہ فریق خود ہوگا اگر ضرر رسیدہ کوئی نابالغ یا فاتر العقل ہو تو اس کا حق قصاص اس کا والد، دادا اوپر تک جہاں تک کا بھی ہو، استعمال کرے گا۔ ضرر رسیدہ کے ورثاء اگر وہ قصاص پر عمل ہونے سے قبل فوت ہو جائے، اور ضرر رسیدہ یا ضرر رسیدہ کی عدم موجودگی میں ولی حکومت ہوگی۔

© Copyright www.nayaab.net 2006 "پاکستان کے بنیادی قوانین" حصہ ہشتم انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

انسانوں کی خرید وفروخت کی ممانعت

انسان کی خرید وفروخت ایک نہایت ہی قابل مذمت فعل ہے جو بدقسمتی سے کاروبار کی حیثیت اختیار کر گیا ہے اس کاروبار میں ملوث لوگ معصوم انسانوں کی خرید وفروخت کرتے ہیں اور مالی فوائد کے عوض ان کی زندگیوں کو داؤ پر لگا دیتے ہیں بسا اوقات غربت کے ہاتھوں تنگ آ کر ایسے بچوں یا افراد کے والدین بھی اس قسم کے کاروبار میں شریک ہو جاتے ہیں جو اتنے ہی قابل سزا ہیں جتنے گروہ کے دیگر افراد۔ اس لئے ایسی تمام سرگرمیوں کا خاتمہ کرنے اور اس پر برائی کو روکنے کیلئے حکومت نے حال ہی میں ایک قانون "انسانوں کی غیر قانونی نقل وحمل کو روکنے کا قانون مجریہ ۲۰۰۲ء" (prevent and control human trafficking) نافذ کیا ہے۔ جس کا مقصد انسانی خرید وفروخت جیسے جرائم جو انسانی وقار، عظمت، اس کے رتبے اور شان کے خلاف ہوں ان کا سدباب کیا جا سکے اور اس سے متعلق ضروری اقدامات کئے جائیں تا کہ

© Copyright www.nayaab.net

ایسے جرائم کا شکار ہونے والے افراد کو تحفظ فراہم کرنے کے علاوہ ان کے وقار کو بحال کیا جائے۔ اس قانون کا اطلاق پورے پاکستان پر محیط ہے۔

اس قانون کی رو سے جو شخص کسی دوسرے انسان کی سمگلنگ یا کسی کم عمر بچے کو جس کی عمر اٹھارہ سال سے کم ہو کو زبردستی، جبراً یا کسی دباؤ کے تحت اس کی مرضی کے خلاف کسی ایسے مقصد کیلئے کسی دوسرے فرد کے ہاتھ فروخت کرے جو اس کو کسی ایسی تفریح کیلئے استعمال کرے جس سے اس کا بحیثیت انسان استحصال ہوتا ہو یا جس سے اس کو ذہنی یا جسمانی زخم پہنچے اور یہ کہ ایسا اس انسان کی مرضی اور اس کی توقعات کے برعکس ہو، یا کسی دیگر ایسے افعال کیلئے یا اسی سے متعلق کسی اور امور کیلئے اس کو غیر ممالک کسی کے ہاتھ فروخت کر ڈالے ایسی تجارت سے مراد کسی انسان کو ایسے مقاصد کیلئے حاصل کرنا، اس کو اپنے قبضے میں رکھنا، فروخت کرنا خریدنا، ایسے اغراض کیلئے بھرتی کرنا، اس کو اپنی حراست میں رکھنا، اپنی پناہ میں رکھنا، ایسے شخص کو وصول کرنا، اس کو جبراً اور زبردستی اغواء کرنا، بھگا کر لے جانا، اس کی کوئی قیمت وصول کرنا یا اس کی قیمت ادا کرنا، دیگر کوئی منافع حاصل کرنا، اس میں کسی کے ساتھ شراکت داری کرنا، ایسے انسان کی فروخت میں کوئی حصہ وصول کرنا، اس کی ملک سے باہر یا ملک کے اندر باربرداری کرنا، اس قسم کے جرائم کے زمرے میں شمار ہوگا۔

منظم گروہ:

اس سے مراد دو یا دو سے زائد افراد مراد ہیں جو کہ ایسے کام کیلئے منظم ہوئے ہوں جس کا مقصد اس قانون کے تحت دیئے گئے جرائم کرنا ہوں اور ایسے جرائم کے بدلے میں رقم یا مالی فائدہ وصول کرے اور یہ بات ایسے افراد کے علم میں ہو کہ یہ تمام جرائم انسانوں کی تجارت کے زمرے میں شمار ہوتے ہیں۔ شکار ہونے والے سے مراد ایسا فرد ہے جو اس قانون کے تحت دیئے گئے مظالم یا جس کے خلاف ایسے جرائم یا جرم کا ارتکاب ہوا ہو۔

انسانی سوداگری کی سزائیں:

(i)۔ جو کوئی جانتے ہوئے کوئی ایسا منصوبہ بنائے یا اس کو عملی جامہ

© Copyright www.nayaab.net

پہنائے جس سے کہ اس کا مقصد کسی فرد کو پاکستان سے باہر یا پاکستان کے اندر فائدہ یا مراعت کیلئے فروخت کرنا ہو، کسی استحصالی تفریح کیلئے، غلامی میں دینے کیلئے، جبری مشقت یا اس کو تبنیت (adotion) یا لے پالک بنانے کی غرض سے فروخت چاہے ملک کے اندر یا باہر کرے تو ایسے شخص کو سات سال قید کی سزا اور جرمانہ یا دونوں سزائیں ہوسکتی ہیں۔

لیکن اگر ایسے جرائم کے ساتھ مجرم نے کسی کو اغواء کیا ہو یا اسے بھگا کر لے گیا ہو یا ایسے جرائم کرنے کی کوشش کی ہو تو ایسی صورت میں اسے سزائے قید جو کہ دس سال تک کی ہوسکتی ہے، دی جاسکتی ہے۔

اگر کسی نے ایسا منصوبہ بنایا ہے اور اس پر عمل درآمل نہیں کیا تو ایسی صورت میں پانچ سال قید اور جرمانہ کی سزا دی جاسکتی ہے۔

(ii)۔ جو کوئی جان بوجھ کر کسی سے جبراً، زبردستی، مشقت یا ملازمت اور اس کیلئے کوئی ایسا منصوبہ بناتا ہے جس سے وہ اس فرد کو یہ باور کراتا ہے کہ ایسی جبری مشقت یا ملازمت نہ کرنے کی صورت میں اس کو کوئی شدید جسمانی نقصان پہنچا سکتا ہے یا یہ کہ اس کے خلاف کوئی قانونی چارہ جوی کی جاسکتی ہے ایسی صورت میں جبر کرنے والے شخص کو سات سال قید اور جرمانہ کی سزا ہوسکتی ہے لیکن اگر ایسے جرائم کے ساتھ اغواء کرنا یا بھگا کر لے جانا بھی شامل ہو تو ایسی صورت میں مجرم کو دس سال قید اور جرمانہ کی سزا دی جاسکتی ہے۔

مزید یہ کہ ایسے آجر سے جبراً مشقت لینے کی صورت میں ادا کی گئی اجرت مجرم کیلئے سزا میں کمی یا تخفیف کا باعث نہیں بن سکتی۔

(iii)۔ جو کوئی جان بوجھ کر جبراً یا زبردستی کسی خاتون یا بچے کو ایسے مقصد کیلئے خریدے، فروخت کرے، باربرداری کرنے، منتقل کرے، مہیا کرے، قید میں رکھے یا کسی سے حاصل کرے یا اسے اغواء کرے یا بھگا کر لے جائے یا اس کو ملک سے باہر یا ملک کے اندر کسی دوسرے شخص کی استحصالی تفریح کی خاطر اس کو کسی فائدہ کے عوض حوالے کردے تو ایسی صورت میں ایسا کرنے والے شخص کو دس سال تک قید اور جرمانہ کی سزا دی جاسکتی ہے۔

لیکن اگر ایسے جرائم میں خاتون یا بچے کا اغواء یا اس کو بھگا کر لے جانا بھی

© Copyright www.nayaab.net

شامل ہوتو اسے چودہ سال قید کی سزا اور جرمانہ کی سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

ایسے جرائم کا اعادہ کرنا:

اس قانون کے تحت دیئے گئے جرائم کا اعادہ کرنے والے ہر مجرم کو چودہ سال قید اور جرمانہ کی سزائیں دی جائیں گی۔

متاثرہ فریق کیلئے تلافی وغیرہ:

مروجہ قانون میں کوئی منفعت جو کسی ایک شخص سے دوسرے کو ملتی ہے اس کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں۔جس میں ایک معاوضے کی شکل بھی ہے یہ اس مالی معاوضہ کا نام ہے جو متاثرہ فریق کو تلافی کی صورت میں ادا کیا جائے گا۔

اس قانون کی دفعہ ۶ کے تحت جو عدالت اس قسم کے جرائم کی سماعت کرے گی، جہاں مناسب سمجھے حکم صادر کرسکتی ہے کہ۔

(i)۔ دوران مقدمہ حکومت کی مجاز اتھارٹی کو حکم صادر کرسکتی ہے کہ متاثرہ فریق کو ملک کے اندر رکھا جائے یا اس کی ملک میں سکونت کے عرصہ کو ضروری مدت تک بڑھادیا جائے۔

(ii)۔ ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۵۴۵ کے تحت متاثرہ فریق کو ہرجانہ ادا کیا جائے۔

(iii)۔ کسی ایسے بچے اور ایسی خاتون جس کا کوئی ولی، وارث نہ ہو کے بارے میں حکم صادر کرسکتی ہے کہ حکومت ایسے افراد کو پناہ، خوراک اور طبی امداد دے۔

اس قانون کے لاگو ہونے کے بعد اس قسم کے جرائم پر دیگر قوانین کا اطلاق منسوخ نہ ہوگا۔

اس قانون کے تحت کئے گئے تمام جرائم قابل دست اندازی پولیس، نا قابل ضمانت اور نا قابل راضی نامہ ہوں گے۔

تفتیش و اختیار سماعت:

اس قانون کے تحت کئے گئے جرائم کی تفتیش صرف مقرر کردہ مجاز اتھارٹی کرے گی جبکہ ایسے مقدموں کی سماعت کا اختیار مجسٹریٹ درجہ اول کو

© Copyright www.nayaab.net

حاصل ہے۔

ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۳۲ جو کہ مجسٹریٹ کی عدالتوں کے اختیار سماعت اور سزا کے احکام سے متعلق ہے جس کے مطابق مجسٹریٹ درجہ اول تین سال قید مع اس قدر قید تنہائی کے جو از روئے قانون جائز ہو اور ۱۵ ہزار روپے تک جرمانہ کی سزا دینے کا مجاز ہے۔

لیکن انسانوں کی تجارت سے متعلق قانون کے تحت مجاز مجسٹریٹ درجہ اول با اختیار ہے کہ مذکورہ قانون کے تحت سزا کے احکام صادر کر سکتا ہے۔

اس قانون کے تحت حکومت کی طرف سے مجاز اتھارٹی یا اس کا کوئی مقررہ نمائندہ اپنے فرائض کی انجام دہی کی صورت میں یا اس سے متعلق کسی قسم کے قوائد کو لاگو کرنے کی صورت میں، یا اس کی تکمیل کی صورت، ایسے متعلقہ مجاز نمائندہ یا اتھارٹی کو قانونی ذمہ داری سے برات حاصل ہوگی۔

اس کے علاوہ حکومت پاکستان سرکاری جریدے میں مزید قواعد وضوابط وضع کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔

معذور افراد کی آبادکاری کا قانون وطریقہ کار

بعض انسان پیدائشی طور پر معذور پیدا ہوتے ہیں جبکہ بعض حادثاتی طور پر مختلف طرح کی معذوری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ہر مہذب معاشرے میں ایسے افراد کے حقوق اور آرام وآسائش کا خاص خیال رکھا جاتا ہے اور حکومتی سطح پر انکی تعلیم وتربیت، آبادکاری اور انھیں خودمختار حیثیت سے زندگی گزارنے کے قابل بنانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں مختلف تنظیمیں بھی انکو درپیش مسائل سے عوامی آگاہی اور انکے حل کیلئے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر سرگرم عمل رہتی ہیں۔ اقوام متحدہ کا رکن ملک ہونے کی حیثیت سے پاکستان نے بھی معذور افراد کیلئے وہ تمام حقوق تسلیم کئے ہیں جو اقوام متحدہ کے چارٹر کے تحت انھیں حاصل ہیں۔ چنانچہ معذور افراد کی ملازمت، آبادکاری اور انکی فلاح وبہبود کیلئے معذور افراد (ملازمت وآبادکاری) آرڈیننس ۱۹۸۱ء نافذ العمل ہے۔

© Copyright www.nayaab.net 2006 ''پاکستان کے بنیادی قوانین'' حصہ پنجم انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

معذور کی تعریف:

اس آرڈیننس کی دفعہ ۲ (سی) کی رو سے معذور فرد سے مراد وہ فرد ہے جو زخمی یا بیمار ہونے یا پیدائشی عیب کی وجہ سے کوئی منافع بخش پیشہ یا ملازمت اختیار کرنے سے معذور ہو۔ اس میں اندھا، بہرا، جسمانی طور پر معذور یا ذھنی طور پر پسماندہ افراد شامل ہیں۔

معذور افراد کی ملازمت اور انکی آبادکاری کا انتظام:

معذور افراد کو ملازمت کے مواقع فراہم کرنے اور انکی آبادکاری کا انتظام کرنے کیلئے اس آرڈیننس کے تحت قومی کونسل (National Council) اور صوبائی کونسل (Provincial Council) کا قیام متعلقہ سیکرٹری سوشل ویلفیئر کی سربراھی میں عمل میں لایا گیا ہے۔

قومی کونسل کی ذمہ داری:

دفعہ ۴ کی رو سے قومی کونسل کی ذمہ داری ہے کہ وہ وفاقی حکومت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کے تابع حسب ذیل ذمہ داریاں انجام دے۔

(اے) معذور افراد کی ملازمت، آبادکاری اور بہبود کیلئے پالیسی وضع کرے۔

(بی) صوبائی کونسلوں کی طرف سے اس پالیسی کی تنفیذ کی نگرانی کرے۔

(سی) اس آرڈیننس کے مقاصد کے حصول کی مجموعی ذمہ داری نبھائے۔

(۲) ذیلی دفعہ ۲ کی رو سے مذکورہ بالا پالیسی حسب ذیل سے متعلق ہوسکتی ہے۔

(اے) ملک میں ایسے افراد کی سروے جو آبادکاری کے خواہش مند ہیں۔

(بی) معذور افراد کی تشخیص اور انکا علاج۔

(سی) معذور افراد کو تربیت کی فراھمی۔

(ڈی) مزید ایسے اقدامات جو اس آرڈیننس کے مقاصد کے حصول کیلئے ضروری ہیں:

صوبائی کونسل کی ذمہ داریاں:

دفعہ ۶ کی رو سے دفعہ ۵ کے تحت سیکرٹری سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کی

© Copyright www.nayaab.net

سربراھی میں قائم صوبائی کونسلیں قومی کونسل کی طرف سے دی گئی ھدایات کے تابع حسب ذیل ذمہ داریاں انجام دیں گی۔

(اے) معذور افراد کی ملازمت، آبادکاری اور فلاح وبہبود کے سلسلے میں قومی کونسل کی دی ہوئی پالیسی پر عملدرآمد کرنا۔

(بی) ان مقاصد کے حصول کیلئے ایمپلائمنٹ ایکسچینج اور دیگر اداروں (bodies) کو ھدایات جاری کرنا۔

(ڈی) وقتاً فوقتاً معذور افراد میں مختلف امور کی انجام دھی کے حوالے سے موجود نقص کا جائزہ لینا۔

ملازمتوں میں معذوروں کیلئے مختص کوٹہ اور اسکی رعایت نہ کرنے کی سزا:

دفعہ ۱۰ کی رو سے کسی بھی ادارے میں کسی بھی وقت ملازمتوں کا کم ازکم ایک فیصد حصہ ان معذور افراد کیلئے مختص ہوگا جنکے نام متعلقہ ایمپلائمنٹ ایکسچینج میں رجسٹر کئے گئے ہوں اور جنکے ناموں کے آگے اس مقصد کیلئے دفعہ ۱۲ کے تحت قائم رجسٹر میں کسی کام کیلئے انکی اھلیت سے متعلق تصدیق نامہ موجود ہو۔ مزید برآں اس دفعہ کے تحت ملازم رکھے گئے معذور افراد کیلئے مقرر کردہ شرائط وضوابط عام ملازمین کیلئے مقرر کردہ شرائط وضوابط سے کم موافق نہیں ہونگے۔ اسی طرح معذور افراد کیلئے مختص اسامیوں کی فیصد تعین میں اعشاریہ پانچ یا اس سے زیادہ کے ھندسے کو مکمل عدد یعنی ایک شمار کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۱ کی رو سے اگر کوئی ادارہ (Establishment) دفعہ ۱۰ کے مطابق کسی معذور کو ملازم نہیں رکھے گا تو وہ ہر مہینے معذور افراد کی آباد کاری فنڈ میں اتنی رقم جمع کرے گا جو کسی معذور کو ملازم رکھتے وقت اس کی تنخواہ پر خرچ ہوتی۔ دفعہ ۲۰ کی رو سے اگر ایسا ادارہ مطلوبہ رقم مقررہ فنڈ میں جمع کرنے میں ناکام رہے تو اسے ایک ہزار روپے تک جرمانے کی سزا دی جائے گی۔ جرمانے کی بروقت ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں دس روپے یومیہ مزید جرمانہ بھی کیا جائے گا۔ تاہم دفعہ ۱۸ کی رو سے وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے کسی بھی ادارے کو اس

© Copyright www.nayaab.net

آرڈیننس کی کل یا بعض دفعات پر عمل درآمد سے مستثنیٰ قرار دے سکتی ہے۔

معذور افراد کی رجسٹریشن کا طریقہ کار:

دفعہ ۱۲ (۱) کی رو سے ملازمت یا بصورت دیگر آبادکاری کا خواہش مند معذور فرد اپنا نام ایمپلائمنٹ ایکسچینج میں قائم رکھے جانے والے رجسٹر میں وفاقی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق رجسٹر کرائے گا اور اسطرح رجسٹر کئے گئے سارے نام صوبائی کونسل کو بھیجے جائیں گے۔

(۲) صوبائی کونسل اگر ضروری سمجھے تو ذیلی دفعہ ۱ کے تحت رجسٹر شدہ افراد کی معذوری کی نوعیت کا جائزہ لے گی اور کسی مجاز میڈیکل آنسر یا جائزہ بورڈ (assessment board) کے ذریعے یہ معلوم کرے گی کہ کوئی معذور شخص کس طرح کے کام کی طرف میلان رکھتا ہے جس کے لئے وہ موزوں بھی ہے اور اسکی رپورٹ صوبائی حکومت کو مقررہ طریقہ کار کے مطابق پیش کرے گی۔

(۳) اگر صوبائی کونسل کسی معذور شخص کو کسی کام کیلئے موزوں قرار دیدے تو وہ اسکی اطلاع ایمپلائمنٹ ایکسچینج کو دے گی اور اس بات کی تصدیق (endorsement) اس کے نام کے آگے اس رجسٹر میں ثبت کرے گی۔

(۴) اگر صوبائی کونسل اسے کسی کام کے لئے غیر موزوں قرار دیدے تو اسکی اطلاع بھی ایمپلائمنٹ ایکسچینج کو کی جائے گی تا کہ اسکی تصدیق متعلقہ رجسٹر میں اس کے نام کے آگے کی جاسکے اور ایسی صورت میں صوبائی کونسل اسکی آبادکاری کے لئے ضروری اقدامات عمل میں لائے گی۔

تربیت گاہوں کا قیام:

دفعہ ۱۳ کی رو سے صوبائی کونسل کی ذمہ داری ہے کہ معذور افراد کیلئے ایسے پیشوں یا کاروبار میں پیشہ وارانہ تربیت کا بندوبست کرے جنھیں وہ

© Copyright www.nayaab.net

مناسب سمجھے جسکے لئے صوبائی حکومت کی طرف سے مقررہ طریقہ کار کے مطابق تربیت گاہوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

معذور افراد کیلئے آبادکاری فنڈ کا قیام:

دفعہ ۱۷ کے تحت وفاقی حکومت کی طرف سے معذور افراد کی آبادکاری کیلئے ایک فنڈ قائم کیا گیا ہے جو دفعہ ۱۱ کے تحت کسی ادارے کے ذمہ عائد کردہ رقوم، وفاقی حکومت، صوبائی حکومت یا مقامی حکومتوں (local bodies) کی طرف سے ادا شدہ گرانٹس اور اسی طرح عام افراد کی طرف سے ادا شدہ عطیات پر مشتمل ہوتا ہے۔ قومی کونسل کے زیر انتظام قائم شدہ اس فنڈ میں سے اسکی صوابدید پر صوبائی کونسلوں کیلئے بھی رقوم مختص کی جاتی ہیں۔ اس فنڈ کے مصارف حسب ذیل ہیں۔

(الف) معذور افراد کیلئے تربیتی اداروں کا قیام

(ب) کسی بھی ملازمت کیلئے غیر موزوں معذور افراد کیلئے مالی امداد

(ج) تربیت حاصل کرنے والے معذور افراد کیلئے وظائف اور مشاہروں کی فراہمی

(د) معذور افراد کی فلاح و بہبود

(ر) معذور افراد کو مصنوعی اعضاء کی فراہمی اور انکا علاج معالجہ

کسی معذور کو ملازمت یا ٹریننگ سے منع کرنے کا اختیار:

دفعہ ۱۵ کی رو سے صوبائی کونسل کسی بھی ایسے معذور شخص کو کسی بھی مقررہ مدت کیلئے مزید ملازمت یا ٹریننگ سے روک (debar) سکتی ہے۔ جو کسی معقول وجہ کے بغیر اس آرڈیننس کے تحت ملازمت یا ٹریننگ کو قبول کرنے سے انکار کرتا ہے یا اسے ترک کرتا ہے۔

© Copyright www.nayaab.net 2006

عوام کی معلومات تک رسائی

وفاقی حکومت اور اس کے اداروں کی کارکردگی کو شفاف بنانے اور انہیں شہریوں اور عوام کو مزید تحفظ فراہم کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ ان اداروں کی تمام متعلقہ دستاویزات تک با آسانی رسائی کو ممکن بنایا جا سکے لہذا وفاقی حکومت نے آزادی معلومات کا قانون مجریہ ۲۰۰۲ء (Freedom of Information Ord 2002) کا اجراء کیا ہے۔ جس کی وسعت پذیری اور نفاذ پورے پاکستان تک ہے اس قانون کے تحت سرکاری ریکارڈ کو دیکھنا، مطالعہ کرنا، ان سے استفادہ کرنا عام لوگوں کا حق ہے۔ اس قانون کو لاگو کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ حکومتی اداروں کو اس بات کا ذمہ دار اور جواب دہ بنایا جائے۔ تا کہ عوام کو معلومات تک رسائی شفاف اور سستے طریقے سے ممکن بنائی جا سکے اور ایسی معلومات کی عدم رسائی کی صورت میں وفاقی محتسب اور ٹیکس محتسب کو شکایت درج کرسکیں۔

اس آرڈیننس کی دفعہ ۲ کے تحت شکایت سے مراد ایسا الزام ہے جو کسی شکایت کنندہ نے تحریری طور پر مندرجہ ذیل امور کے بارے میں دی ہو مثلاً کسی قومی ادارے نے اس کی درکار کردہ دستاویز تک رسائی کو غلط طور پر انکار کیا ہے۔

(۲) کسی ریکارڈ میں کسی تبدیلی کی نسبت ردوبدل جو اس کے علم میں ہے اس کے بارے میں معلومات بہم پہنچانے سے غلط طور پر انکار کر دیا ہو

(۳) متعلقہ ادارہ نے طلب کردہ معلومات کو غیر ضروری اور تاخیری حربوں کی نظر کر دیا ہو۔

اس قانون کی دفعہ ۳ کے تحت طلب کردہ معلومات کو مہیا کرنے سے انکار نہیں کیا جائے گا بشرطیکہ وہ اس قانون کے تحت دی گئی مستثنیات میں نہ آتی ہوں۔ تمام حکومتی اداروں کا فرض بنتا ہے کہ وہ قانون کے ان مقاصد کو آگے بڑھانے یعنی سرکاری ریکارڈ کی حتی الامکان تشریح اور اس کی نقول لوگوں کو فراہم کرے۔ مطلوبہ ریکارڈ کو انتہائی کم قیمت اور آسانی سے لوگوں کو مہیا کرے گی اور اس ریکارڈ کی بذریعہ کمپیوٹر عام لوگوں تک رسائی

© Copyright www.nayaab.net

کو ممکن بنائے گی۔

عوامی دستاویزات (public document):

مذکورہ قانون کی دفعہ ۷ کے تحت وہ مواد جس سے عوامی دستاویزات کا درجہ حاصل ہیں یہ ہیں۔

(ا) کسی قسم کی حکمت عملی اور اس کے راہنما اصول،

(ب) کسی اراضی کے، جائیداد کے حصول، اس کیلئے خرچ ہونے والے اخراجات، اس کے تصفیہ سے متعلق کوئی ایسا معاملہ جو کسی سرکاری ادارے نے انجام دیا ہو،

(ج) ایسی معلومات جو کہ کسی لائسنس کے اجراء، اس کے حصول، اس کے تحت حاصل کردہ فوائد معاہدہ اقرار نامہ سے متعلق ہو اور جو کسی گورنمنٹ ادارے نے بنائے ہوں۔

(د) حتمی فیصلہ اور رائے جو کسی عوامی نمائندے سے متعلق ہو، اور

(ح) دیگر کوئی بھی ایسا ریکارڈ جس کو وفاقی حکومت اس قانون کے تحت عوامی دستاویز کا درجہ دے عوام کے مطالعہ کیلئے موزوں خیال کرے۔

مناسب انتظام:

تمام حکومتی ادارے اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ ان کے پاس موجودہ ریکارڈ جو کہ اس قانون کی دفعہ (ا) ۲ کے تحت تشریح شدہ ہے کو مناسب انتظام رکھیں۔ واضح رہے کہ یہاں تشریح شدہ ریکارڈ سے متعلق تمام مطبوعہ وغیرہ مطبوعہ جس میں کوئی نقشہ، تصاویر، فلم، مائکروفلم، جو کہ حکومتی ادارہ سرکاری استعمال میں لاتا ہے، مراد ہے۔

اشاعت اور طباعت:

پاکستان کے تمام قوانین، اس کے تحت بننے والے ذیلی قوانین اور دیگر قوائد وضوابط، حکومتی علامیہ (notifications) manulas اور ایسے فیصلے جو پاکستان میں قانون کا درجہ رکھتے ہوں ان کی اس قانون کے تحت مناسب ترویج واشاعت ہوگی اور انہیں مناسب قیمت پر عوام الناس تک پہنچایا جائے گا تا کہ وہ عوام کو فوری دستیاب ہو سکیں۔

© Copyright www.nayaab.net

ہر قومی ادارہ اس بات کو یقینی بنائے گا کہ وہ مقررہ وقت کے اندر ان قوانین تک رسائی کو بذریعہ کمپیوٹر ممکن بنائے اور بذریعہ نیٹ دوسرے موجودہ سسٹم کے ساتھ منسلک کرے تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس سے استفادہ کرنے کی سہولت میسر ہو سکے۔

استثنائی صورت:

اگر چہ اس قانون کے تحت عام آدمی کی رسائی ایسی معلومات حاصل کرنے کیلئے بنائی گئی ہیں جن کو وہ حاصل کرنا چاہتا ہے تا کہ اس میں کوئی امر مانع نہ ہو، تاہم اس کے تحت کچھ ایسی معلومات بھی ہیں جن کو مستثنیات قرار دیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل معلومات تک رسائی عوام الناس اور ملکی مفاد کے تحت ضروری قرار نہیں دی جائیں گی۔

(ا) (الف) کسی سرکاری افسر کا سرکاری معاملہ کے بارے میں اس کی ذاتی رائے کا اظہار،

(ب) سرکاری اجلاس کا احوال،

(ج) احوال درمیانی فیصلہ یا سفارشات،

(د) مالیاتی اداروں اور بینکوں کے کھاتہ داروں کا ریکارڈ،

(ح) قومی دفاعی قوتوں کا ریکارڈ، تنصیبات، اس سے متعلق ذیلی تنصیبات،

(خ) کسی کی ذاتی زندگی کے بارے میں ریکارڈ،

(ط) کوئی بھی ایسا پرائیویٹ ریکارڈ جس کے دکھانے کے بارے میں صریحاً ممانعت ہو،

(ظ) اس کے علاوہ ایسا ریکارڈ جس کی وفاقی حکومت، عوامی مفاد کی خاطر اس قانون سے مبرا کریں دکھائے جانے کی ممانعت ہو۔

ایسی معلومات جو کہ پاکستان کی عالمی سطح پر نیک نامی کیلئے نقصان دہ ہوں یہاں بین الاقوامی تعلقات سے مراد پاکستان کے کسی دوسرے غیر ملکی اداروں کے ساتھ یا کسی ایسی تنظیم کے ساتھ جس میں دیگر ریاستیں ممبر ہوں، لی جائیں گی۔

۲۔ ایسی معلوموت جس کا عیاں کرنا قانون نافذ کرنے والے اداروں

© Copyright www.nayaab.net

کیلئے نقصان دہ ہو، جس کے عیاں کرنے سے کسی جرم کے ہونے کا احتمال ہو، جس کا عیاں کرنا کسی خاص مقدمہ قید، اقتنای یا تفتیش کیلئے نقصان دے ہو۔ جو کسی کو قانونی گرفت سے بھاگنے میں مدد دے جس سے کسی رابطہ کا مواصلاتی نظام، ٹرانسپورٹ، کسی عمارت، یا حفاظت کو خطرہ لاحق ہونے کا امکان ہو۔

۳۔ اقتصادی اور تجارتی معاملات کوئی بھی قبل از وقت کسی قسم کی انشاء جو کہ ٹیکسوں کی وصولی، لگانے یا انہیں واپس لینے کے متعلق ہو، جو کہ ملک معاشی و اقتصادی صورتحال کیلئے نہایت مضر ثابت ہو سکتی ہے۔ کوئی معاہدہ قبل از وقت عام لوگوں کے علم میں لانے سے اس سے قومی ادارے کے نقصان کا احتمال ہو سکتا ہو، کسی ایسے آدمی کو ایسی معلومات قبل از وقت بتا دینا جو کہ تجارتی لحاظ سے اس کے مخالفت کو دستیاب نہ ہو اس سے ملک کے معاشی نقصان کا احتمال ہو سکتا ہو۔

معلومات نہ ملنے کی صورت میں شکایت کا طریقہ کار:

اگر درخواست دہندہ کو اس قانون کے تحت درکار معلومات مقررہ وقت دستیاب نہ کی جائے یا مقرر کردہ افسر ایسی معلومات دینے سے انکار کرے یا درخواست گذار کی درخواست کو یہ کہہ کر رد کرے کہ اس کو ان معلومات کی نقل مہیا نہیں تو ایسی صورت میں درخواست گذار اس عوامی ادارہ کے سربراہ کو ۳۰ دن کے اندر شکایت کرے گا لیکن عدم وادرسی کی صورت میں وہ ایسی شکایت کی درخواست دوبارہ وفاقی محتسب کے ادارہ میں دائر کرے گا اور اگر یہ شکایت مالی امور سے متعلق ہو یا اس کے ذیلی اداروں سے متعلق ہو تو ایسی شکایت وفاقی ٹیکس محتسب میں دائر کرے گا۔

وفاقی محتسب یا وفاقی ٹیکس محتسب ایسی درخواست کی وصولی کے بعد درخواست گذار اور ادارے کے مجاز افسر کو سنے گا جس کے بعد وہ محکمہ کے مجاز افسر کو ہدایت دے گا کہ آیا متذکرہ معلومات کی کاپی دی جانی چاہیے بصورت دیگر درخواست خارج کی جائے گی۔

© Copyright www.nayaab.net

اگر وفاقی محتسب یا وفاقی ٹیکس محتسب یہ سمجھے کہ دائر کی گئی شکایت جھوٹ پر مبنی ہے تو ایسی صورت میں اسے خارج کر دے گا اور غلط درخواست دائر کرنے پر دس ہزار روپیہ تک بطور سزا اس پر جرمانہ لاگو کرے گا۔

سزائیں:

جو شخص اس قانون کے تحت دیئے گئے ایسے مواد کو تلف کرے گا جس کے بارے میں درخواست کی گئی تھی، جس کے بارے شکایت کی گئی تھی تو ایسی صورت میں ایسا کرنے والے کو جرمانہ یا ۲ سال قید کی سزا دی جائے گی یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

بیان قبل از مرگ کی قانونی حیثیت

قرآن نے گواہ اور سچی گواہی کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے ارشاد ربانی ہے (قرآن کی آیت جس کا مفہوم یہ ہے) تم سچی گواہی دو چاہے وہ تمہارے رشتہ دار کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ اس مقصد کیلئے گواہ اور گواہی کیلئے قواعد وضوابط وضع کیے ہیں جن میں گواہ کا متقی اور پرہیز گار ہونا ضروری شرط ہے۔ سچی گواہی دینا اللہ کے نزدیک نہایت ہی پسندیدہ عمل ہے یہی وجہ ہے کہ عدالتوں میں مقدمات سے متعلق گواہی کو معتبر بنانے کیلئے گواہان سے حلف لیا جاتا ہے تاکہ وہ سچی گواہی دیں۔

مروجہ نظام عدل میں عموماً فرد کی شہادت براہ راست لی جاتی ہے جس نے متعلقہ وقوعہ خود دیکھا ہو یا اس کے متعلق اس کی ذاتی معلومات ہو سنی سنائی بات کی گواہی کی قانوناً وقعت نہیں ہوتی۔

قانون شہادت آرڈر مجریہ ۱۹۸۴ء کے آرٹیکل ۴۶ کے مطابق ایسے واقعات جو کسی واقعہ کی تشریح کرنے یا اس کو پیش کرنے کیلئے ضروری ہوں

© Copyright www.nayaab.net

یا جو کسی امر واقعہ سے متعلق پیدا شدہ کسی قیاس کی تائید یا تردید کریں یا جن سے کسی ایسی شے یا ایسے شخص کی شناخت کا اثبات ممکن ہو جس کی شناخت واقعہ متعلقہ سے ہو یا جو کسی ایسے واقعہ کے وقوع کے وقت اور مقام کا تعین کریں تو ایسے اشخاص کی شہادت قابل قبول ہوگی۔ اسی طرح اس قانون کے آرٹیکل ۴۶ میں گواہی سے متعلق ایسی مستثنیات بھی بیان کی گئی ہیں جو صرف خاص حالات میں ہی قابل قبول ہوتی ہیں مثلاً ایسے شخص کا بیان جس کا انتقال ہو چکا ہو، جو لاپتہ ہو یا جو شہادت دینے کے قابل نہ رہا ہو یا مقدمے کے حالات کے پیش نظر اگر عدالت کی یہ رائے ہو کہ ان کی طلبی سے غیر ضروری اخراجات اور تاخیر کا اندیشہ ہے۔

بیان نزعی: (Dying Declaration)

اس سے مراد کسی مضروب کا وہ بیان جو اس نے مرنے سے قبل دیا ہو جبکہ اس کو یہ یقین تھا کہ اس کا آخری وقت آن پہنچا ہے اور یہ بیان وجہ مرگ سے متعلق ہو کیونکہ عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ کوئی شخص مرتے وقت دروغ گوئی نہیں کرتا اس بیان کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ مجروح متعلقہ جرم کا خود عینی گواہ ہوتا ہے اس لئے عموماً ایسے بیان کو نظر انداز نہیں کیا جاتا اور یہ قابل ادخال شہادت ہوتا ہے۔

اس نوعیت کے بیان قلم بند کرنے کا کوئی خاص طریقہ کار مقرر نہیں کیا گیا اس کیلئے یہ بھی ضروری نہیں کہ متوفی جب ایسا بیان دے رہا تھا تو وہ موت کی توقع رکھتا ہو اس نوعیت کے بیان کیلئے یہ بات غیر اہم ہوتی ہے کہ یہ بیان کس شخص کو دیا گیا ہے کسی کو بھی دیا جا سکتا ہے مثلاً مجسٹریٹ، سرکاری افسر، یا کوئی اور شخص۔ ایسا بیان اشاروں کے ذریعے بھی دیا جا سکتا ہے جس سے کہ عدالت نتیجے اخذ کرتی ہے۔ بعض صورتوں میں اسے ابتدائی رپورٹ تصور کیا جاتا ہے جو کہ زبانی یا تحریری دونوں صورتوں میں ہو سکتا ہے۔ محض اس بناء پر اس بیان کو رد نہیں کیا جا سکتا کہ یہ پولیس افسر کے سامنے یا دوران تفتیش دیا گیا ہے۔ (ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۱۶۱ کے تحت کسی مضروب کی جانب سے دیا گیا بیان قابل ادخال شہادت ہے اگرچہ وہ کافی عرصہ بعد ہوا ہو۔)

© Copyright www.nayaab.net

پولیس رولز مجریہ ۱۹۳۴ء کا رول ۲۱. ۲۵ کے تحت بیان نزعی:

۱۔ جہاں تک ممکن ہو کو مجسٹریٹ کے ذریعے ریکارڈ کروائے۔

۲۔ اگر مضروب ایسا بیان دے رہا ہو تو ممکن ہو تو اس کا میڈیکل افسر کے ذریعے معائنہ ہونا چاہیے تا کہ یہ حالات واضع ہو سکیں کہ بیان دینے والا ذھنی اور جسمانی طور پر بیان دینے کی پوزیشن میں تھا یا نہیں۔

۳۔ اگر مضروب کی حالت نازک ہوتی جا رہی ہو ایسی صورت میں کسی قسم کا رسک لئے بغیر موقع پر موجود دو یا دو سے زائد پولیس آفیسرز کی موجودگی میں بیان لے لیا جائے۔

۴۔ نزعی بیان ریکارڈ کرنے کے بعد زیر دفعہ ۱۶۲ ضابطہ فوجداری اس کو تحریری ریکارڈ کرانا لازمی ہوگا۔

کسی رسم ورواج یا مفاد عامہ کے معاملات کی نسبت بیان:

متوفی کا ایسا تحریری بیان جس میں اس نے کسی عام حق یا مفاد یا رسم ورواج یا کسی ایسے معاملہ کے وجود کے متعلق اظہار کیا ہو جو استحقاق عامہ سے تعلق رکھتا ہو، تو واقعہ متعلقہ سمجھا جائے گا بشرطیکہ ایسا واقعہ سے متعلق اظہار کرتے وقت ان کے متعلق کسی قسم کی کاروائی یا مقدمہ زیر کارنہ ہو۔

وصیت نامہ یا خاندانی امور سے متعلق بیان:

متوفی کا ایسا بیان جو کہ کسی رشتہ سے متعلق ہو اور ایسا بیان تحریر کرتے وقت ان میں کوئی تنازعہ نہ ہو جس کا اندراج کسی وصیت نامہ میں یا ایسی دستاویز میں ہو جس کا تعلق خاندانی امور سے ہو، کسی خاندانی نسب نامہ سے ہو، کسی لوح مزار پر ہو یا کسی خاندانی تصویر میں ہو۔

رشتہ داری سے متعلق بیان:

کوئی ایسا بیان جس میں کسی شخص نے اپنے اور دیگر اشخاص کے درمیان کسی خونی یا ازدواجی رشتہ یا کسی کو یا تبنیت (adoption) کئے جانے کے سبب پیدا ہونے والے رشتے کا اظہار کیا ہو اور یہ کہ بیان کندہ کو اس رشتہ کا علم باوثوق ذرائع سے ہوا ہو اور ایسا بیان ایسے رشتے کے تنازعہ سے قبل رہا ہو۔

© Copyright www.nayaab.net

نئے پولیس آرڈر کے تحت عوام کے حقوق و پولیس کی

ذمہ داریاں

دنیا کے ہر مہذب معاشرہ میں پولیس کا کردار بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ پولیس ہی کی ذمہ داری اور فرض ہے کہ وہ آئین و قانون کے تحت خدمات سرانجام دے بلکہ جرائم کے سدباب اور امن عامہ کے قیام کیلئے اپنی پیشہ ورانہ خدمات کو بروئے کار لاتے ہوئے عوام کے حقوق اور ان کے جان و مال کا تحفظ کر سکے۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے پولیس کی ذمہ داریوں، اس کے فرائض و کردار کا ازسرنو تعین کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں پولیس آرڈر ۲۰۰۲ء نافذ کیا گیا ہے۔ جس کے تحت پولیس کی ذمہ داریوں اور فرائض کو ازسرنو مرتب کیا گیا ہے، مثلاً پولیس کی تشکیل و تنظیم، ضلع پولیس کے سربراہ کی ذمہ داریوں کا تعین، ضلع عوامی تحفظ، کیپٹل سٹی ضلع عوامی تحفظ، ضلعی، صوبائی اور قومی سطح پر عوامی کمیٹیوں کی تشکیل اور

© Copyright www.nayaab.net 2006 "پاکستان کے بنیادی قوانین" ﴿حصہ پنجم﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

قیام عمل لایا گیا ہے۔

اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگوں کو پولیس سے شکایات کی صورت میں انہیں مناسب دادرسی نہیں ملتی جس کی وجہ سے عوام کا پولیس پر اعتماد ختم ہو جاتا ہے لہذا اس اعتماد کو بحال کرنے کیلئے پولیس کے خلاف عوامی شکایات کا خصوصی طریقہ کار وضع کیا گیا ہے جو پولیس آرڈر مجریہ ۲۰۰۲ء میں تفصیلاً درج ہے اس لئے یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ ایسے حالات میں عوام کو اس حد تک آگاہ کر دیا جائے تا کہ وہ ایسے حالات میں پولیس کے خلاف مناسب چارہ جوئی کر سکیں اور اپنی شکایات کا ازالہ کر سکیں۔

پولیس کی طرف سے غفلت اور زیادتی کی شکایات:

کسی شکایت کنندہ کی طرف سے یا ضلع ناظم از خود یا یونین عوامی تحفظ کمیٹی از خود اگر یہ باور کرتے ہوئے کہ کسی پولیس اہل کار نے غفلت، کوتاہی یا زیادتی کے کسی فعل کا ارتکاب کیا ہے تو ایسی صورت میں ضلع ناظم ضلع پولیس کے سربراہ کو اس پولیس اہل کار کی کوتاہی یا زیادتی کی رپورٹ کرے گا تا کہ اس کے خلاف مناسب کاروائی عمل میں لائی جا سکے۔ بعض اوقات ایسے معاملات میں جرم قابل دست اندازی پولیس سرزد ہونے کی بناء پر مقرر کردہ عرصہ کے اندر اندر F.I.R. درج کرانی پڑے گی۔ ضلع پولیس یا اس کا سربراہ فوری طور پر ایسی تدابیر کرے جو اس کے تدارک کیلئے مناسب ہوں گی اور جہاں ضروری سمجھا گیا متعلقہ اہل کار کو معطل کرے گا، تحقیقات شروع کرے گا اور قانون کے مطابق مناسب کاروائی کا آغاز کرے گا اس کاروائی کی اطلاع متعلقہ عوامی تحفظ کمیٹی کو بھی دے گا اور ۴۵ دن کے اندر اندر تحقیقات کی حتمی رپورٹ کی ایک نقل اس کمیشن کو ارسال کرے گا۔ واضع رہے کہ یہ کمیشن سردست اسلام آباد، ضلعی، صوبائی اور قومی سطح پر قائم ہیں اور اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں۔

ادارہ پولیس شکایات کو اطلاع کرنا:

مذکورہ بالا قانون کے آرٹیکل ۳۶ کے تحت ضلع پولیس کا سربراہ اور قانون نافذ کرنے والی وفاقی ایجنسی کا سربراہ پولیس کی تحویل میں کسی بھی شخص

© Copyright www.nayaab.net

کے ساتھ زنا بالجبر، اس کی موت یا ضرب شدید کے واقعہ کی شکایت کے بارے میں صوبائی ادارہ پولیس شکایات یا وفاقی ادارہ پولیس شکایات کو، جیسی بھی صورت ہو، مطلع کرے گا۔

پولیس شکایات کے ادارے:

آرٹیکل ۹۷ کے تحت وفاقی ادارہ پولیس شکایات کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جس کے تحت حکومت قانون نافذ کرنے والی وفاقی ایجنسیوں کے ارکان کے خلاف سنگین شکایات کی تحقیقات کرے گی، جو کہ ایک صدر اور چھ ارکان پر مشتمل ہوگا۔

صدر پاکستان اس کے صدر کا تقرر کرے گا، پبلک سروس کمیشن اس کے ارکان کا تقرر کرے گی۔ ایسے افراد مہارت، علم اور تجربہ کے ساتھ دیانت داری کے مالک ہوں گے جو کہ تین سال تک کی مدت کیلئے منتخب ہوں گے۔

وفاقی ادارہ پولیس شکایات کے فرائض:

آرٹیکل ۱۰۰ کے تحت وفاقی ادارہ پولیس شکایت حسب ذیل فرائض انجام دے گا۔

(الف) ضلع عوامی تحفظ کمیشن یا کسی شکایت کنندہ سے دارالحکومت اسلام آباد کے علاقہ کے پولیس افسر یا نفاذ قانون کی وفاقی ایجنسی کے کسی رکن کے خلاف غفلت، زیادتی یا غلط روی کی شکایت تحریری طور پر بیان حلفی کے ساتھ وصول کرنا؛

(ب) شکایات پر کاروائی کرنا اور معمولی معاملات کو کاروائی اور رپورٹ کیلئے متعلقہ حاکم مجاز کو بھیجنا اور سنگین معاملات میں خود اپنی طرف سے کاروائی کا آغاز کرنا؛

(ج) اسلام آباد ضلع عوامی تحفظ کمیشن یا کیپٹل سٹی پولیس افسر یا نفاذ قانون کی وفاقی ایجنسی کے سربراہ کی طرف سے پولیس کی حراست میں کسی شخص کی موت، زنا بالجبر یا سنگین مضرت کی رپورٹ وصول کرنا اور مذکورہ

© Copyright www.nayaab.net

واقع سے متعلق شہادت محفوظ رکھنے کیلئے اقدام کرنا؛

(د) سنگین معاملات میں، عدالت عالیہ کے چیف جسٹس سے عدالتی تحقیقات کیلئے ڈسٹرکٹ وسیشن جج کا تقرر کرنے کی درخواست کرنا؛

(ہ) موزوں معاملات میں نفاذ قانون کی وفاقی ایجنسی سے متعلق کسی ایسے پولیس افسر کو جو رتبہ میں اس افسر سے سینئر ہو جس کے خلاف شکایت کی گئی ہو، افسر تحقیقات کے طور پر مقرر کرنا اور تحقیقات کی کاروائی کی نگرانی کرنا؛

(و) رپورٹ کی کاپی حاکم مجاز کو بھیجنا اور اسے تحقیقات کے نتائج کی بنیاد پر مناسب طور پر محکمانہ کاروائی کرنے کیلئے یا فوجداری مقدمہ درج کرانے کی ہدایت کرنا اور حاکم مجاز کو رپورٹ کے نتائج پر کی گئی کاروائی کے بارے میں رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت دینا؛

(ز) جتنی جلد ممکن ہو شکایت کنندہ کو تحریری طور پر تحقیقات کے نتیجہ سے مطلع کرنا؛

(ح) جبکہ وفاقی ادارہ پولیس شکایات شق (د) کے تحت مذکورہ معاملات میں حکم سے مطمئن نہ ہو، تو وہ ایک رپورٹ حاکم بالا کو فیصلہ دینے والے افسر کے حکم پر نظر ثانی کیلئے بھیج سکے گا اور یہ عمل دہرایا جائے گا جب تک کہ حتمی حاکم مجاز اس پر غور نہ کرے؛

(ط) کسی بے ہودہ، جھوٹی یا ایذا رساں شکایت کی صورت میں شکایت کنندہ کے خلاف قانونی کاروائی شروع کرنا؛

(ی) کسی افسر تحقیقات کے خلاف دانستہ غفلت یا تحقیقات کو بد سلیقگی سے کرنے کیلئے انضباطی کاروائی کی سفارش کرنا؛

(ک) رپورٹ پارلیمنٹ کے سامنے پیش کرنے کیلئے، اپنے فرائض سے عام طور پر متعلق معاملات کے بارے میں جس میں ایسا کوئی معاملہ شامل ہے جسے وہ اس کی سنگینی یا دوسرے غیر معمولی حالات کی وجہ سے یہ سمجھتا ہو کہ حکومت کی توجہ مبذول کرائی جا سکتی ہے، سالانہ رپورٹ تیار کرنا اور حکومت کو بھیجنا؛

(ل) وفاقی حکومت کے مشورے سے ملک میں کہیں بھی علاقائی دفاتر قائم کرنا یا صوبائی حکومت کے ساتھ اتفاق رائے سے صوبائی ادارہ پولیس

© Copyright www.nayaab.net

شکایات یا ضلع عوامی تحفظ کمیشن کو زیادتی یا غفلت کی شکایات سے نبٹنے کیلئے تا مزد کرنا۔

صوبائی ادارہ پولیس شکایات کا قیام:

آرٹیکل ۱۰۳ کے تحت حکومت ہر صوبے کی سطح پر ایسے ادارہ قائم کرے گی۔ جو کہ ایک صدر اور چھ ارکان پر مشتمل ہر گا۔

صوبے کا گورنر صوبائی ادارہ پولیس شکایات کے صدر کا تقرر کرے گا اور حکومت صوبائی پبلک سروس کمیشن اس ادارے کے ارکان کا تقرر کرے گی۔ اس ادارے کے ارکان اپنی مہارت، علم اور تجربہ کے ساتھ ممتاز شخصیت کے مالک ہوں گے۔

صوبائی ادارہ پولیس شکایات کے فرائض:

آرٹیکل ۱۰۶ کے تحت صوبائی ادارہ پولیس حسب ذیل فرائض انجام دے گا۔

(الف) ضلع عوامی تحفظ کمیشن یا کسی ناراض شخص سے کسی پولیس افسر کے خلاف غفلت، زیادتی یا غلط روی کی شکایت تحریری طور پر بیان حلفی کے ساتھ وصول کرنا؛

(ب) شکایات پر کاروائی کرنا اور معمولی معاملات کو کاروائی اور رپورٹ کیلئے متعلقہ حاکم مجاز کے پاس بھیجنا اور سنگین معاملات میں خود اپنی طرف سے کاروائی کا آغاز کرنا؛

(ج) ضلع عوامی تحفظ کمیشن یا ضلع پولیس کے سربراہ کی طرف سے پولیس کی حراست میں کسی شخص کی موت، زنا بالجبر یا سنگین مضرت کی رپورٹ وصول کرنا اور مذکورہ واقعہ سے متعلق شہادت محفوظ رکھنے کیلئے اقدام کرنا اور حکومت کو اطلاع کے تحت عدالت عالیہ کے چیف جسٹس سے عدالتی تحقیقات کیلئے کوئی جج جو ڈسٹرکٹ وسیشن جج سے کم نہ ہو، مقرر کرنے کی درخواست کرنا؛

(د) موزوں معاملات میں اسی ضلع یا کسی مختلف ضلع کے پولیس افسر کو جو رتبہ میں اس افسر سے سینئر ہو جس کے خلاف شکایت کی گئی ہو، افسر تحقیقات کے طور پر مقرر کرنا اور تحقیقات کی کاروائی کی نگرانی کرنا؛

© Copyright www.nayaab.net

(ہ) رپورٹ کی کاپی حاکم مجاز کو بھیجنا اور اسے تحقیقات کے نتائج کی بنیاد پر مناسب طور پر محکمانہ کاروائی کرنے کیلئے یا فوجداری مقدمہ رجسٹر کرانے کی ہدایت کرنا اور حاکم مجاز کو رپورٹ کے نتائج پر کی گئی کاروائی کے بارے میں رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت دینا؛

(و) جتنی جلد ممکن ہو شکایت کنندہ کو تحریری طور پر تحقیقات کے نتیجہ سے مطلع کرنا؛

(ز) جبکہ صوبائی ادارہ پولیس شکایات شق (ہ) کے تحت مذکورہ معاملات میں حکم سے مطمئن نہ ہو تو وہ ایک رپورٹ حاکم بالا کو فیصلہ دینے والے افسر کے حکم پر نظر ثانی کیلئے بھیج سکے گا اور یہ عمل دہرایا جائے گا جب تک کہ حتمی حاکم مجاز اس پر غور نہ کرے؛

(ح) کسی بے ہودہ، جھوٹی یا ایذا رساں شکایت کی صورت میں شکایت کنندہ کے خلاف قانونی کاروائی شروع کرنا؛

(ط) کسی افسر تحقیقات کے خلاف دانستہ غفلت یا تحقیقات کو بدسلیقگی سے کرنے کیلئے انضباطی کاروائی کی سفارش کرنا؛

(ی) رپورٹ صوبائی اسمبلی کے سامنے پیش کرنے کیلئے، اپنے فرائض سے عام طور پر متعلق معاملات کے بارے میں جس میں ایسا کوئی معاملہ شامل ہے جسے وہ اس کی سنگینی یا دوسرے غیر معمولی حالات کی وجہ سے یہ سمجھتا ہو کہ حکومت کی توجہ مبذول کرائی جاسکتی ہے، سالانہ رپورٹ تیار کرنا اور حکومت کو بھیجنا؛

(ک) صوبائی حکومت کے مشورے سے صوبہ میں کہیں بھی علاقائی دفاتر قائم کرنا۔

© Copyright www.nayaab.net 2006

معاوضہ برائے کارکناں

ایسے افراد جو کسی انتظامیہ کے تحت کسی ادارے میں کام سے منسلک ہوں، کیلئے قانون معاوضہ برائے کارکنان مجریہ ۱۹۳۶ء (Payment of Wages Act, 1936) بنایا گیا ہے جو ان اداروں کے تحت ادا کئے جانے والے معاوضوں کو منضبط کرتا ہے۔ مذکورہ قانون ایسے افراد پر لاگو ہوگا جو مذکورہ اداروں میں کام کرتے ہوں۔ ان میں ریلوے کی انتظامیہ (Railway Administration) کے تحت چاہے وہ ان کے بلواسطہ کارکن ہوں یا کسی ٹھیکہ کے ذریعہ ریلوے میں بھرتی ہوئے ہوں، کارکن شامل ہیں اس کے علاوہ اس قانون میں وہ تمام کارکن جو کسی تجارتی ادارے (commercial establishment) میں کام کرتے ہوں جیسے کسی اشتہاری کمپنی (advertising company) میں، کسی فیکٹری میں شامل ایسا ادارہ جس میں دفتری کام (clerical work) ہوتا ہو، جوائنٹ اسٹاک کی کمپنی میں کام، انشورنس کمپنی، مالیاتی ادارے (banking companies)، بروکر کے ساتھ کام، سٹاک ایکسچینج، کسی کلب، ہوٹل یا eating house، ریسٹورنٹ، سینما، تھیٹر، کسی تعمیراتی ادارے میں کام، شامل ہیں۔ صنعتی ادارے (industrial establishment) میں کام کرنے والے کارکن بھی اس قانون کے زمرے میں آتے ہیں صنعتی ادارے سے مراد ایسے کارکن ہیں جو کہ ایسی جگہوں میں کام کرتے ہوں جیسے اومنی بس سروس، بندرگاہوں پر کام کرنے والے مزدور، جہاز کے رکنے کی جگہ پر کام کرنے والے، چھوٹی بندرگاہوں میں لانچوں کیلئے کام کرنے والے مزدور، اندرون ملک دریائی راستوں پر چلنے والے جہاز کیلئے کام کرنے والے مزدور، کان میں کام کرنے والے مزدور یا معدنی ذخائر (oil field) میں کام کرنے والے مزدور، اس کے علاوہ کسی زمین پر کوکین، ربر، کافی، چائے کی کاشت وغیرہ کیلئے کام کرنے والے اور جس میں ۲۵ یا اس سے زائد کاشتکار کام کرتے ہوں، ورکشاپ یا دیگر کوئی ادارہ جس میں کہ اشیاء بنتی ہوں، تیار ہوتی ہوں یا لائی جاتی ہوں ایک جگہ سے

© Copyright www.nayaab.net

دوسری جگہ لے جانے کیلئے یا اس کی فروخت کیلئے، کوئی ایسا بنایا گیا ادارہ جس میں ایسے لوگوں کو بھرتی کیا جاتا ہو جو کہ اپنی نوعیت کے کام میں ماہر ہوں یا جن کو دفتری (clerical) مزدوری کیلئے اجرت پر لیا گیا ہو۔ ایسے تمام کارکنوں اور کاشتکاروں کو اس قانون کے تحت کارکن کے زمرے میں شمار کیا جائے گا اور ان کے معاوضے کی ادائیگی، ان کی دادرسی اور خلاف ورزی کی صورت میں جرمانے کو اس قانون کے تحت منضبط کیا جاتا ہے۔

معاوضہ:

معاوضہ سے مراد وہ رقم جو کہ ایسے کارکنان کو ادا کی جاتی ہے یا معاوضہ ایسے کارکن کی رقم ہے جس کے تحت اس کارکن کو وہ تمام شرائط وضوابط پوری کرنی پڑتی ہیں جس کے تحت وہ ادارے میں کام کرتا ہو، اس میں اس کی باقاعدگی سے کام کرنا، اس کا اچھا کام کرنا، یا اس کا اچھا برتاؤ یا اس کا دیگر برتاؤ جو کہ اس کے کام سے متعلق ہو۔ اس میں اس کے کام کی کارکردگی پر ملنے والے بونس یا اضافی تنخواہ بھی شامل ہے۔

ہر آجر اس قانون کے تحت بھرتی کئے گئے کارکن کو ایسی ادائیگی کا پابند ہوگا جو کہ معاوضہ کے زمرے میں شمار ہوگا۔

ایسے آجر فیکٹریوں میں اس کے منیجر ہوں گے، کسی انڈسٹری میں جو کہ کارکنان کو سپروائز اور کنٹرول کرتے ہوں، ریلوے میں، ریلوے ایڈمنسٹریٹر یا اس کا کوئی مجاز افسر ایسے تمام افراد جن کا ذکر ہو چکا ہے یا جن کا تقرر کیا جا چکا ہے، کو اس بات کا ذمہ دار بنایا جائے گا کہ وہ کارکنان کے معاوضے ادا کریں۔

واضح رہے کہ درج ذیل مرعات کی ادائیگی معاوضہ میں شامل نہیں ہیں۔

گھر کے استعمال کیلئے بجلی، پانی، علاج بیماری کا خرچہ یا اس قسم کے دیگر استعمال کی سہولیات وغیرہ،

کسی پینشن یا پروڈنٹ کی ادائیگی،

سفر کا خرچہ،

یا کسی قسم کی gratuity کی ادائیگی۔

© Copyright www.nayaab.net

معاوضے کی ادائیگی کے لئے کام کا دورانیہ

متعلقہ ادارے کا ذمہ دار آجر کارکن کو اس کے معاوضے کی ادائیگی ہر ماہ کے اختتام پر کرے گا جبکہ مذکورہ قانون کی دفعہ ۵ کے تحت کام کا دورانیہ اور معاوضے کی ادائیگی کی مختلف صورتیں ہیں جن کے تحت کسی ریلوے کے ادارے، فیکٹری یا ایسے صنعتی ادارے جن میں ۱۰۰۰ افراد بھرتی ہوں، میں مقررہ ادائیگی برائے معاوضہ کے دن سے ساتویں روز معاوضہ کی ادائیگی ضروری ہے۔

دیگر ایسے کارکن جو انہی اداروں میں بھرتی ہوں، کو معاوضہ کی ادائیگی ہر ماہ کے اختتام کے بعد دسویں دن تک کی جائے گی،

کسی بھی کارکن کی ملازمت کی برطرفی کی صورت میں آجر ایسے کارکن کی مزدوری ملازمت کے دن سے شمار کر کے برطرفی کے دن تک کی ادا کرے گا۔ اس کے علاوہ صوبائی حکومت عمومی یا خصوصی آرڈر کے ذریعے ریلوے انتظامیہ کے تحت کام کرنے والے کارکنوں کو اس دفعہ سے مستثنیٰ کر سکتی ہے اجرت کی ادائیگی دوران یوم کار کی جائے گی۔

معاوضہ سے کٹوتی:

کسی کارکن کے معاوضہ میں سے کسی قسم کی کوئی کٹوتی نہیں کی جائے گی ماسوائے ان کٹوتی کے جس کی اجازت مذکورہ قانون دیتا ہو۔ اس میں جرمانہ، ڈیوٹی سے غیر حاضری، آجر کی جائیداد کو نقصان پہنچانے کا معاوضہ، رہائشی مکان کے عوض کٹوتی یا وہ کٹوتی جس کی نسبت آجر نے خصوصی سہولت یا رعایت دی ہو اور ایسی کٹوتی کی اجازت صوبائی حکومت نے دی رکھی ہو۔

جرمانہ:

۱۔ مذکورہ قانون کی دفعہ ۸ کے تحت آجر یا انتظامیہ کی طرف سے کسی قسم کے جرمانے کا نوٹس جاری کرنے سے پہلے، اسے ایسے جرمانہ کئے جانے کی وجوہات تحریر بتائی جائیں گی،

۲۔ اس کو متعلقہ انتظامیہ کے تحت کام کرنے والے کارکنوں کی جگہ پر

© Copyright www.nayaab.net

چسپاں یا آویزاں کیا جائے گا،

۳۔ کسی کارکن کو بناء اپنے حق میں صفائی پیش کیے جرمانہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا،

۴۔ بصورت دیگر جرمانے کی ادائیگی کی صورت میں قانون کے مطابق ادائیگی کی جائے گی، واضح رہے کی کسی بھی کارکن سے جرمانے کی ادئیگی اس کے ایک وقت کی مزدوری (one waged period) کی رقم کے تین فیصد سے زائد نہ ہوگی،

۵۔ ۱۵ سال سے کم عمر کارکن پر کوئی جرمانہ عائد نہ کیا جائے گا،

۶۔ جرمانے کی ادئیگی قسطوں میں نہیں کی جائے گی اور نہ ہی عائد کیے جانے کی تاریخ کے ساٹھ دنوں کے بعد جرمانہ وصول کیا جائے گا،

۷۔ جرمانہ صرف اسی دن کے لحاظ سے عائد کیا جائے گا جس دن کسی کارکن نے خلاف ورزی کی ہو، اور

۸۔ تمام جرمانوں کا ریکارڈ متعلقہ انتظامیہ کے آجر کے پاس رجسٹر کیا جائے گا۔

مزدور کی دادرسی:

جہاں کوئی بھی آجر قانون مذکورہ کے خلاف کسی قسم کی کٹوتی کرتا ہے تو اس کی دادرسی کیلئے صوبائی حکومت ایک کمیشنر (Commissioner for Workman Compensation) مقرر کرے گی یا اس کے اختیارات کسی سول جج یا مجسٹریٹ کو تفویض کرے گی ایسی شکایات کے ازالے کیلئے کوئی بھی مزدور ذاتی طور پر کسی وکیل یا اپنی یونین کے ذریعہ کمشنر یا مقرر کردہ عدالت کے سامنے نالش دائر کرسکتا ہے جب ایسی کوئی درخواست، نالش یا شکایت مذکورہ اتھارٹی کے پاس دائر کی جائے گی تو مذکورہ اتھارٹی دونوں فریق سننے کے بعد اور مزید انکوائری کے بعد اپنا فیصلہ صادر کرے گی۔ مذکورہ کمشنر یا اتھارٹی کو یہ اختیار بھی ہوگا کہ غلط درخواست پر مبنی درخواست کی صورت میں آجر کو جرمانہ ادا کرنے کا حکم صادر کرسکتی ہے جس کی رقم ۵۰ روپے سے زائد نہ ہوگی۔

ایکٹ مذکورہ کی دفعہ ۱۶ کے تحت بہت سے مزدور مل کر اپنے آجر کے

© Copyright www.nayaab.net

خلاف اکٹھی درخواست دائر کر سکتے ہیں بشرطیکہ ان کا تعلق ایک ہی محروم گروپ (unpaid group) سے ہو۔

فیصلہ کے خلاف اپیل:

کمشنر یا مجاز اتھارٹی کے فیصلے کے خلاف اپیل ۳۰ یوم کے اندر متعلقہ لیبر کورٹ کے پاس دائر کی جا سکتی ہے۔ واضح رہے کہ اس سلسلہ میں مقرر کردہ اتھارٹی یا کمشنر کو سول کورٹ کے اختیارات حاصل ہوں گے

خلاف ورزی کی سزا:

جو آجر، جس کے ذمے اس قانون کے تحت، معاوضہ ادا کرنا ہو اگر وہ متعلقہ دفعات کی خلاف ورزی کرتا ہو تو ایسے آجر کو ۵۰۰ روپے جرمانہ تک کی سزا دی جا سکتی ہے۔ اسی طرح دفعہ ۴، ۶ اور ۲۵ کی خلاف ورزی کرنے پر بھی سزا ہو سکتی ہے۔

واضح رہے کہ دفعہ ۴ اور ۶ کے تحت ہر آجر اپنے ماتحت کام کرنے والے کارکنوں کو ان کا معاوضہ مقررہ وقت پر دینے کا پابند ہے اور ایسا ادا ہونے والا معاوضہ سکہ رائج الوقت میں ہو گا۔ بصورت دیگر ان دفعات کی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں آجر قانون کے تحت قابل سزا ہو گا۔

جبکہ دفعہ ۲۵ کے تحت ہر آجر جو کہ مزدور کو ادائیگی کا ذمہ دار ہو گا فیکٹری میں کام کرنے والے تمام مزدوروں کیلئے اس قانون اور اس قانون کے تحت وضع کئے گئے قواعد وضوابط کو کسی ایسی زبان میں تحریر کرے گا اور اس کو آویزاں کرے گا تا کہ اس کو تمام یا بیشتر کارکن پڑھ اور سمجھ سکیں۔ ایسا نہ کرنے کی صورت میں آجر کو قانون کے تحت جرمانہ ہو سکتا ہے۔

عدالت دیوانی کے دائرہ اختیار سماعت کی ممانعت:

جب کوئی نالش یا معاملہ مجاز اتھارٹی یا کمیشن کے پاس دائر ہو جائے تو کوئی اور عدالت اس معاملے پر فیصلہ کرنے کی مجاز نہ ہو گی اسی طرح زیر دفعہ ۱۵ کے تحت کسی درخواست گذار کے معاملے کے بارے میں اس کے حق میں کوئی فیصلہ ہو چکا ہو تو بھی کوئی عدالت اس معاملے پر کوئی فیصلہ نہیں دے گی۔

© Copyright www.nayaab.net

اسلام آباد میں لازمی پرائمری تعلیم کا آرڈیننس

۱۹۹۸ء کی رائے شماری کے مطابق پاکستان میں ۵ سال سے کم عمر آبادی ایک کروڑ چھیاسی لاکھ ہے جو کہ ملک کی کل آبادی کا 14.2% حصہ ہے آبادی کے اس تناسب کو مدنظر رکھتے ہوئے قومی تعلیمی پالیسی (National Pre-primary educational 1998-2010) کو لاگو کیا گیا۔ اس کی اہمیت، فوائد اور خاص طور پر اس سے حاصل ہونے والے ثمرات کے پیش نظر اس پالیسی میں ماقبل پرائمری تعلیم (pre-primary education) کو بھی باضابطہ طور پر شامل کیا گیا ہے۔

پرائمری تعلیم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ تعلیمی بجٹ کا ایک بڑا حصہ اس کیلئے مختص کیا گیا ہے۔ تاکہ ابتدائی تعلیم کو عام کیا جا سکے۔ تعلیمی حکمت عملی بنانے والوں نے اس بات کو ضروری قرار دیا ہے کہ ابتدائی تعلیم بچوں کی شخصیت کے بنانے میں سب سے زیادہ موثر کردار ادا

© Copyright www.nayaab.net

کرتی ہے اس ضرورت کو محسوس کیا گیا کہ اس کو مزید بڑھایا اور مضبوط کیا جائے اور اس کو ملک کی اولین ترجیحات میں شامل کیا جائے۔

حال ہی میں وفاقی حکومت نے ایک قانون (اسلام آباد میں لازمی پرائمری تعلیم آرڈیننس مجریہ ۲۰۰۲ء (Islamabad Capital Territory Compulsary Primary Education (Ord, 2002) لاگو کیا ہے جیسا کہ اس کے نام سے واضح ہے تا حال یہ قانون صرف اسلام آباد میں نافذ العمل ہے اسی قسم کا مذکورہ قانون کے تحت بچوں کے والدین/سرپرست کیلئے قانوناً لازمی قرار دیا جا چکا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اسکول بھیجیں بصورت دیگر ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی عمل میں لائی جائے گی جس کے تحت ان پر جرمانہ عائد کیا جائے گا۔

مذکورہ بالا آرڈیننس کے تحت اسلام آباد کا رہائشی ہر ایسا بچہ جس کی عمر پرائمری سکول میں داخلہ کے وقت ۵ سال سے کم نہ ہو اور ۱۰ سال سے زائد نہ ہو، کیلئے پرائمری تعلیم لازمی قرار دی گئی ہے اور ایسا بچہ پرائمری تعلیم کا مستحق ہوگا۔ اس قانون کے تحت والدین کے زمرے میں سرپرست یا کوئی بھی ایسا فرد جس کے زیر کفالت ایسا بچہ ہو، شامل ہیں۔

پرائمری تعلیم سے مراد پہلی جماعت سے لے کر پانچویں جماعت تک کی مکمل تعلیم یا اس میں کسی بھی درجہ کی جماعت کی تعلیم مراد ہے، اور ہر ایسا اسکول جس میں پرائمری تعلیم دی جاتی ہو کو پرائمری اسکول کے زمرے میں شمار کیا جائے گا۔

اتھارٹی کا قیام:

حکومت نے اس مقصد کیلئے سرکاری جریدہ کے ذریعے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو یونین کمیٹی برائے تعلیم کے نام سے موسوم ہے اور ایسے لوگوں پر مشتمل ہوتی ہے جو اس قانون کے مقصد کو پورا کرتے ہوں۔ یہ کمیٹی اس بات کو یقینی بنائے گی کہ متعلقہ علاقے کا ہر ایسا بچہ، جس کی عمر ۵ سال سے کم اور ۱۰ سال سے زائد نہ ہو، لازمی طور پر اسکول جائے، یہ کمیٹی اس مقصد کیلئے ایسے اقدامات بھی کرے گی جس کو وہ ضروری سمجھے یا جس کی حکومت وضاحت کرے۔

© Copyright www.nayaab.net

جہاں کمیٹی یہ محسوس کرے کہ والدین یا سرپرست اپنے بچے یا بچوں کو بغیر کسی معقول وجہ کے اسکول نہیں بھیجتے تو وہ ان کو طلب کر سکتی ہے اور ان کے خلاف عدالتی کاروائی ہوگی جس میں ان کو جرمانے کی سزا ہوگی۔

لیکن اگر کمیٹی یہ محسوس کرے کہ بچہ اسکول سے غیر حاضر رہا ہے تو وہ ان باتوں کا اطمینان کرے گی کہ اس کی وجوہات کیا تھیں، کیا بچے کو کوئی بیماری ہے یا اس بچے کو اسکول سے کوئی ایسی ہدایت ملی تھی یا اس علاقے کے بچے کی رہائش سے ڈیڑھ کلومیٹر کے فاصلہ تک کسی ایسے اسکول کا وجود نہ تھا۔

جرم وسزا:

اگر والدین میں سے کوئی بچے کو پرائمری تعلیم نہ دلوائے، ان کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جائے گا جس پر جرمانہ عائد کرنے کا حکم دیا جائے گا جو کہ ۵۰۰ روپے تک کا ہوگا، خلاف ورزی کی صورت میں یومیہ ۲۰ روپے کے حساب سے مزید جرمانہ عائد کیا جائے گا، تاوقتیکہ بچے کو اسکول میں داخل نہ کروایا جائے۔

ایسے بچے جو کہ مزدوری کرتے ہوں، کے آجر جو ان سے مزدوری لیتا ہو اور جس کی وجہ سے اس کی پرائمری تعلیم مکمل نہ ہوئی ہو، کو کمیٹی کے ذریعے تنبیہ کی جائے گی کہ وہ ان سے مزدوری نہ کرائے اور خلاف ورزی کی صورت میں اسے جرمانہ، جو کہ ایک ہزار روپیہ تک ہوگا، ادا کرنا ہوگا۔

مزید برآں حکم عدولی کی صورت میں ۵۰ روپے یومیہ کے حساب سے جرمانہ عائد کیا جائے گا۔

واضح رہے کہ ایسی تمام کاروائی کمیٹی کی تحریری شکایت پر کی جائے گی۔

---

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved
©2002-2006

بیت المال ایکٹ ۱۹۹۱ کے تحت مستحقین کی امداد کیلئے بیت المال کا قیام

چونکہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ بلا تفریق جنس، ذات، مذہب اور نسب کے ایسے تمام شہریوں کیلئے بنیادی ضروریات زندگی، جیسے روٹی، کپڑا، مکان اور علاج کا بندوبست کرے جو خود کسی بیماری، بے روزگاری یا بدحالی روزگار کی وجہ سے مستقل یا عارضی طور پر روزی کمانے کے قابل نہ ہوں۔ اسلئے محتاج اور ضرورت مند بیواؤں، یتیموں، بیماروں، معذوروں اور دیگر اسطرح کے ضرورتمند افراد کی امداد کرنے، انکی مشکلات کو رفع کرنے اور انھیں معاشرے میں عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کے قابل بنانے کیلئے پاکستان بیت المال ایکٹ ۱۹۹۱ء کے تحت ایک بیت المال فنڈ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

بیت المال فنڈ کے ذرائع آمدنی

بیت المال ایکٹ کی دفعہ ۳ کی رو سے بیت المال فنڈ کے ذرائع آمدنی حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ اس مقصد کیلئے لاگو کیا گیا ٹیکس۔

۲۔ وفاقی حکومت، صوبائی حکومت، مقامی حکومت، قومی تنظیموں اور بین الاقوامی ایجنسیوں کے دیئے ہوئے عطیات۔

۳۔ ایسے رضاکارانہ تحائف اور صدقات وعطیات جو کسی فرد، انجمن، ادارہ یا تنظیم کی طرف سے دیئے گئے ہوں۔

۴۔ بیت المال کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادوں اور دیگر اثاثوں سے حاصل شدہ آمدنی۔

بیت المال فنڈ کا استعمال

دفعہ ۴ کی رو سے بیت المال فنڈ حسب ذیل مقاصد کیلئے استعمال کیا جائے گا۔

© Copyright www.nayaab.net

احتاج اور ضرورت مند بیواؤں، یتیموں، بیماروں معزوروں اور اسطرح کے دیگر ضرورتمند افراد کو مالی امداد

مہیا کرنے، مختلف پیشوں میں ان کی آبادکاری میں مدد دینے اور انکے بچوں کو تعلیم جاری رکھنے کے قابل بنانے کیلئے

۲۔نادار مریضوں کا مفت علاج کرنے، مفت علاج کی سہولت کیلئے ہسپتال قائم کرنے، غریبوں کی آبادکاری کیلئے ادارے اور مراکز قائم کرنے اور خیراتی اداروں اور بطور خاص غریبوں اور ضرورتمندوں کیلئے قائم صنعتی اور تعلیمی اداروں کو مالی امداد مہیا کرنے کے لئے

۳۔غریب تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ملازمت سے پہلے ٹریننگ کے دوران وظائف دینے کیلئے

۴۔ایسے غریب مگر ذہین بچوں کو وظائف اور مالی امداد دینے کیلئے جو بیرون ملک تکنیکی اور میڈیکل تعلیم کے اخراجات برداشت کرنے سے قاصر ہوں

۵۔خودروزگار سکیموں کی سرپرستی اور ترقی کیلئے

بیت المال بورڈ کی تشکیل

بیت المال ایکٹ کی دفعہ ۵ کی رو سے بیت المال فنڈ کے انتظام کیلئے وفاقی حکومت کی طرف سے ایک بیت المال بورڈ کی تشکیل عمل میں لائی گئی ہے جس کے سربراہ بلحاظ عہدہ سیکریٹری وزارت ترقی خواتین، سماجی بہبود وخصوصی تعلیم ہیں اور اسکے اراکین میں بیت المال کے منیجنگ ڈائریکٹر، کم ازکم پانچ غیر سرکاری افراد جن میں سے ہر صوبہ میں سے ایک فرد اور ایک وفاقی دارلحکومت، شمالی علاقہ جات یا آزاد جموں وکشمیر کا نمائندہ ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک رکن کا خاتون ہونا بھی ضروری ہے۔ اسی طرح وفاقی وزات مذہبی امور اور اقلیتی امور کا ایک ایک نمائندہ اور وزارت خزانہ کا ایک نمائندہ بھی بورڈ کے اراکین میں شامل ہیں۔

دفعہ 5-A کی رو سے بیت المال بورڈ کی ذمہ داریوں میں پالیسی کی تشکیل ومنصوبہ بندی، سالانہ منصوبے اور بجٹ کی منظوری اور پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر میں غربت کے خاتمے سے متعلق حکومتی پروگرام کے ساتھ

© Copyright www.nayaab.net 2006

ارتباط وغیرہ شامل ہے۔

مستفید ہونے والے افراد

گزشتہ مالی سال میں عام مدد کیلئے بیت المال کو چودہ ہزار ایک سو چھیاسی (14186) درخواستیں موصول ہوئیں جنہیں مجموعی طور پر آٹھ کروڑ اٹھارہ لاکھ ستر ہزار چار سو بیاسی (81870482) روپے ادا کئے گئے۔ اسی طرح دو ہزار سات سو چہتر (2774) افراد کے علاج پر گیارہ کروڑ چھپن لاکھ سولہ ہزار تین سو اٹھاسی (115616388) روپے خرچ کئے گئے۔ تعلیم کی مد میں تین ہزار تین سو اکیس (3321) زیر تعلیم بچوں پر تر انوے لاکھ نو ہزار نو سو اٹھاون (9309958) روپے اور نو سو انتالیس (939) افراد کی امداد کاری پر تقریباً پندرہ کروڑ روپے خرچ کئے گئے۔

حصول امداد کے لئے درخواست کا طریقہ

عام مالی امداد کے حصول کیلئے مستحق افراد بیت المال کے متعلقہ علاقائی یا صوبائی دفتر میں سادہ کاغذ پر درخواست دے سکتے ہیں جسکے ساتھ قومی شناختی کارڈ کی نقل منسلک کرنا ضروری ہے تاہم شرط یہ ہے کہ درخواست دھندہ کسی دیگر ایسے حکومتی ادارے جیسے زکوٰۃ فنڈ یا خوشحالی بینک وغیرہ سے ایسا کوئی مفاد حاصل کرنے والا یا سرکاری ملازم نہ ہو۔ ایسی درخواست موصول ہونے پر بیت المال کی طرف سے مکمل چھان بین کے بعد مستحق صورتوں میں مجاز اتھارٹی کی منظوری سے حسب استحقاق امداد دی جاتی ہے۔ اسی طرح بیمار ہونے کی صورت میں کسی سپیشلسٹ ڈاکٹر، میڈیکل بورڈ، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفسر (DHO) یا کسی سرکاری ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹینڈنٹ کی سفارش پر کیس کی نوعیت اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے علاج کا خرچہ بیت المال ادا کرتا ہے۔

مستحق زیر تعلیم بچوں کو متعلقہ ادارے کے سربراہ کی تصدیق کے ساتھ دی گئی درخواست پر ڈے سکالر بچوں کی صورت میں پرائمری تک زیر تعلیم مستحق بچوں کو پچاس روپے، دسویں تک زیر تعلیم ایسے بچوں کو سو روپے اور اس سے اوپر زیر تعلیم ایسے بچوں کو دو سو روپے تک وظائف دیئے جاتے ہیں جبکہ ہاسٹل میں رہائش پزیر ایسے بچوں کو ہاسٹل کے اخراجات کے لئے

© Copyright www.nayaab.net

دوسرو پے ماہانہ اضافی دئے جاتے ہیں۔

کارکنوں کے بچوں کیلئے مفت تعلیم

حکومت پاکستان نے یہ بات قرین مصلحت سمجھی کہ کارکن کے بچوں کی تعلیم اور اس سے متعلق دیگر ضمنی معاملات کو قانونی شکل دی جائے کیونکہ ایسا کرنا ملک کے معاشی مفاد میں بھی ضروری تھا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ایک قانون بنایا گیا جو کہ کارکنوں کے بچوں کیلئے مفت تعلیم کا آرڈیننس مجریہ ۱۹۷۲ء (Worker's Children Education Ordinance, 1972) کے نام سے موسوم ہے۔ اس قانون کے تحت آجر سے مراد ایسا شخص جو کسی ادارہ (establishment) اور اس کے معاملات کو کنٹرول کرتا ہو۔ ایسے ادارہ سے مراد کوئی دفتر، فرم، صنعتی یونٹ، فیکٹری، دکان یا ایسی جگہ جہاں کوئی کارکن کام کرتے ہوں، یا جہاں کارکن کسی تجارت، کاروبار، پیشے یا کسی قسم کی خدمات مہیا کرتے ہوں یا ملازمت کرتے ہوں۔

کارکن سے مراد کوئی بھی ایسا فرد جو کہ کسی بھی ایسے ادارہ میں کام کرتا ہو

© Copyright www.nayaab.net

جس میں وہ کسی خاص مہارت یا دفتری کام یا کسی ضابطہ کار (manual) کے تحت کام کی تنخواہ/اجرت لیتا ہو یا ایسا کام کرنے کی ماہانہ اجرت لیتا ہو جو کہ تنخواہ تین ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو۔ لیکن ان میں مندرجہ ذیل افراد شامل نہیں ہیں:

(۱) ریاست کے ملازمین بشمول پولیس سروس، آرمی سروس یا ریلوے کے ملازمین ہوں،

(۲) ایسی فیکٹری میں ملازم افراد جن کا کنٹرول یا نظم وضبط کسی دفاعی ادارے یا ریلوے کی انتظامیہ کے تحت ہو، اور

(۳) کسی لوکل کونسل، میونسپل کمیٹی، کنٹونمنٹ بورڈ یا دیگر کسی لوکل اتھارٹی کے تحت کام کرنے والے افراد۔

کارکنوں کے بچوں کی میٹرک تک مفت تعلیم:

مذکورہ قانون کی دفعہ (۳) کے تحت صراحت کردہ کوئی بھی ایسی انتظامیہ:

(۱) جس میں کام کرنے والے کارکنوں کی تعداد ایک سال کے دوران ۱۰۰ ہو یا اس سے زیادہ ہوں،

(۲) جس کا ادا شدہ سرمایہ (paid up capital) مالی سال کے اختتام پر ۲۰ لاکھ یا اس سے زائد ہو، اور

(۳) ایسے اموال مقررہ (assets) کی قیمت اس کے مالی سال کے اختتام یا مالی سال کے آخری دن چالیس لاکھ یا اس سے زائد ہو۔

یہ ادارہ صوبائی حکومت کے سرکاری جریدے میں تصریح شدہ ہو۔

تمام ادارے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اپنے کام کرنے والے کارکنوں کو یہ سہولت مہیا کریں گے کہ ان کے تحت کام کرنے والے ہر کارکن کے ایک بچے کو میٹرک تک مفت تعلیم مہیا ہو۔

مذکورہ قانون کے تحت مفت تعلیم اور اس کا خرچہ ان قواعد کے تحت ہو گا جس کا صوبائی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کرے گی۔ ایسے قواعد ان معاملات پر لاگو ہوں گے۔

(۱) سکول یا ادارے کا درجہ، اور اس کی حیثیت جہاں مفت تعلیم دی جائے گی،

© Copyright www.nayaab.net

(ب) ایسی تعلیم پر اٹھنے والے اخراجات، جو کہ مذکورہ آرڈیننس کے تحت دے جائیں گے۔

خلاف ورزی کی سزا:

جو آجر اس قانون کی کسی شق یا ان قواعد سے روگردانی کا مرتکب پایا جائے گا جو کہ اس آرڈیننس کے تحت وضع کیے گئے ہیں تو ایسا کرنے پر اسے قید جو کہ ایک سال تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو کہ پانچ ہزار روپیہ تک ہوسکتا ہے کی سزا دی جائے گی یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

جانوروں کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کی ممانعت کا قانون

مجریہ ۱۸۹۰ء

ہر مہذب معاشرے میں جانوروں اور دیگر ذی روح اشیاء کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے جسکی روک تھام اور ذمہ دار افراد کو سزا دینے کیلئے قوانین وضع کیے گئے ہیں۔ جانوروں اور دیگر ذی روح اشیاء کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ اسلامی تعلیمات کی رو سے بھی ایک انتہائی ناپسندیدہ اور موجب گناہ امر ہے۔ ہمارے ملک میں دیگر ایسے قوانین کے علاوہ جانوروں کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کی ممانعت کا قانون مجریہ ۱۸۹۰ء نافذ العمل ہے۔

جانوروں کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کی سزا

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳ کی رو سے جانوروں کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کی حسب ذیل صورتوں میں ایسے جرم کے پہلے ارتکاب پر پچاس روپے

© Copyright www.nayaab.net

جرمانے یا ایک ماہ تک قید کی سزا دی جائے گی اور اس ارتکاب کے بعد تین سال کے اندر دوسری بار یا اس سے زیادہ بار ایسے جرم کے ارتکاب پر سو روپے تک جرمانے یا تین ماہ تک قید یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

(اے) کسی جانور کو بہت تیز ہانکنا، مارنا یا اسکے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا کہ جس سے وہ جانور غیر ضروری طور پر تکلیف اور اذیت میں مبتلا ہو جائے یا

(بی) کسی جانور کو اس طریقے سے باندھنا، رکھنا، لے جانا یا باربرداری کیلئے استعمال کرنا جس سے وہ جانور غیر ضروری تکلیف اور اذیت میں مبتلا ہو جائے یا

(سی) کسی ایسے زندہ جانور کو بیچنے کیلئے پیش کرنا یا رکھنا جو اعضاء کی قطع و برید، بھوک، پیاس یا بہت زیادہ جانور کسی جگہ بھرنے یا کسی اور ناجائز سلوک کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا ہو یا

(ڈی) کسی ایسے مردہ جانور یا اسکے کسی عضو کو بیچنے کے لئے پیش کرنا جسکے بارے میں وہ باور کرتا ہو کہ اسے غیر ضروری طور پر ظالمانہ طریقے سے مارا گیا ہے یا

(ای) کسی معقول وجہ کے بغیر کسی جانور کو ایسے حالات میں چھوڑنا جس میں وہ بھوک پیاس کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

اسی طرح دفعہ 3-A کی رو سے کسی جانور پر زیادہ بوجھ لادنے والے شخص کو ۵۰ روپے تک جرمانے اور ایک مہینے تک قید کی سزا دی جائے گی اور اگر کسی جانور کا مالک یا دیگر ایسا کوئی شخص جو بیوپاری، باربرداری یا معاہدہ کار (contractor) کی حیثیت سے یا ایسے کسی شخص کے ساتھ ملازم کی حیثیت سے کسی جانور یا اسکی باربرداری کو کنٹرول رکھنے کی صورت میں اس پر زیادہ بوجھ لادنے کی اجازت دے گا تو اسے ایک سو روپے تک جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

زیادہ دودھ حاصل کرنے کی غرض سے جانور سے پھوکا کا عمل کرنے کی سزا

دفعہ ۴ کی رو سے جو شخص کسی گائے یا دیگر دودھ دینے والے جانور کے ساتھ

© Copyright www.nayaab.net

زیادہ دودھ حاصل کرنے کی غرض سے پھوکا کا عمل کرے گا یا اپنی ملکیت یا کنٹرول میں موجود ایسے جانور سے ایسا عمل کرنے کی اجازت دے گا تو اسے پانچ سو روپے تک جرمانے یا دو سال تک قید یا دونوں سزائیں دی جائیں گی اور متعلقہ جانور کو بحق سرکار ضبط کیا جائے گا۔ تاہم دوبارہ یا زیادہ بار اس جرم کا ارتکاب کرنے کی صورت میں اسے پانچ سو روپے جرمانے اور دو سال قید کی سزا دی جائے گی۔ عدالت عائد کردہ جرمانے کا زیادہ سے زیادہ دسواں حصہ پولیس آفسر یا جانوروں کے ساتھ ظلم کی روک تھام کی سوسائٹی یا ادارے کے آفیسر کے علاوہ ایسے شخص کو ادا کرنے کا حکم جاری کرے گی جس نے ایسے جرم کی اطلاع دی ہو۔ دفعہ ۱۳ کی رو سے ضابطہ فوجداری میں موجود کسی دیگر حکم کے باوجود اس دفعہ کے تحت قابل سزا جرم قابل دست اندازی پولیس ہوگا۔

کسی جانور کو ظالمانہ طریقے سے مار ڈالنے کی سزا

کسی جانور کو غیر ضروری ظالمانہ طریقے سے مار ڈھالنے کی صورت میں متعلقہ شخص کو دو سو روپے تک جرمانے یا چھ ماہ تک قید کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ظالمانہ طریقے سے مار ڈالی جانے والی بکری کا چمڑا رکھنے کی سزا

دفعہ 5-A کی رو سے اگر کسی شخص کے پاس کسی بکری کا چمڑا پایا جائے جسکے بارے میں یہ باور کرنے کی معقول وجہ موجود ہو کہ بکری کو غیر ضروری طور پر ظالمانہ طریقے سے مار ڈالا گیا ہے تو اسے ایک سو روپے تک جرمانے یا تین ماہ تک قید کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی اور اس چمڑے کو بحق سرکار ضبط کیا جائے گا۔ دفعہ 5B کی رو سے اگر کسی شخص پر کسی بکری کو دفعہ ۵ کے احکام کے برخلاف مار ڈالنے یا دفعہ 5A کے تحت کسی جرم کا الزام ہو اور ثابت ہو جائے کہ مبینہ الزام کے وقت اسکے پاس بکری کا چمڑا سر کے کسی حصے سمیت موجود تھا تو جب تک اسکے برخلاف ثابت نہ ہو یہ باور کیا جائے گا کہ اس بکری کو غیر ضروری طور پر ظالمانہ طریقے سے مار ڈالا گیا ہے۔

© Copyright www.nayaab.net 2006 ”پاکستان کے بنیادی قوانین“ ﴿حصہ پنجم﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کام کیلئے غیر موزوں کسی جانور کو کام پر لگانے کی سزا

دفعہ ۶ کی رو سے اگر کوئی شخص کسی ایسے جانور کو کسی کام یا مشقت پر لگائے گا جو کسی بیماری، معذوری، زخم یا اور وجہ سے اس کام کیلئے موزوں نہ ہو یا اپنے زیر تحویل یا زیر نگرانی ایسے کسی جانور کو ایسے کام پر لگانے کی اجازت دے گا تو اسے ایک سو روپے تک جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

دفعہ 3A اور دفعہ ۶ کے مقاصد کے لئے مالک یا کسی جانور کی تحویل یا کنٹرول کے حامل دوسرے شخص کے بارے میں باور کیا جائے گا کہ اس نے جرم کی اجازت دی ہے اگر وہ اس جرم کو روکنے کیلئے مناسب احتیاط سے کام لینے اور نگرانی کرنے میں ناکام رہا ہو۔ اور دفعہ ۴ کے مقاصد کیلئے اگر وہ یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا ہو کہ اس نے مناسب احتیاط اور نگرانی سے کام لیا ہے۔

اس قانون کے تحت قواعد اور انکی خلاف ورزی کی سزا

دفعہ ۱۵ کی رو سے صوبائی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے اس قانون کے مقاصد کی تکمیل کیلئے حسب ذیل امور سے متعلق قواعد وضع کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔

(اے) کسی جانور پر لادے جانے والے زیادہ سے زیادہ بوجھ کا زیادہ سے زیادہ وزن۔

(بی) کسی جگہ زیادہ سے زیادہ جانور بھرنے کی حد۔

(سی) ان اوقات کا تعین جنکے دوران بھینسوں کو باربرداری کیلئے استعمال نہیں کیا جائے گا۔

(ڈی) اس قانون کے تحت وصول کئے جانے والے جرمانے کا استعمال۔

(ای) ظلم کے زمرے میں آنے والے لگام وغیرہ کے استعمال کی ممانعت۔

(ڈ) ان احاطوں کو قانون کے مطابق رکھنے کیلئے ان کی رجسٹریشن جہاں جانور رکھے جاتے ہوں یا جہاں دودھ نکالا جاتا ہو وغیرہ۔

کسی بھی قاعدے کی خلاف ورزی یا ایسی خلاف ورزی کی تحریض دینے پر پچاس روپے تک جرمانے کی سزا مقرر ہے۔

© Copyright www.nayaab.net 2006

جانوروں کو لڑنے پر مائل کرنے کی سزا

دفعہ 60 کی رو سے جو کوئی شخص کسی جانور کو لڑنے پر ابھارتا ہے یا مائل کرتا ہے یا ان چیزوں میں اسکی مدد کرتا ہے یا تحریض دیتا ہے تو اسے پچاس روپے تک جرمانے کی سزا دی جائے گی۔ تاہم جانوروں کو لڑائی پر ابھارنا اس دفعہ کے تحت جرم نہیں گردانا جائے گا اگر ایسی لڑائی سے جانوروں کے زخمی ہونے یا اذیت میں مبتلا ہونے کا خطرہ نہ ہو اور اس سلسلے میں ضروری حفاظتی تدابیر اختیار کر لی گئی ہوں۔

بیمار جانوروں کو کھلا چھوڑنے کی سزا

دفعہ ۷ کی رو سے اگر کوئی شخص دانستہ کسی متعدی مرض میں مبتلا کسی ایسے جانور کو جو اسکی ملکیت یا اختیار میں ہے کسی گلی میں کھلا چھوڑے گا یا کسی معقول عذر کے بغیر ایسے کسی بیمار یا معذور جانور کو کسی گلی میں مرنے دے گا تو مالک ہونے کی صورت میں اسے ایک سو روپے تک اور جانور پر صرف اختیار رکھنے کی صورت میں اسے پچاس روپے تک جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

تلاشی اور ضبطی کا خاص اختیار

دفعہ 7A کی رو سے اگر کم از کم سب انسپکٹر کے رتبے کے پولیس آفسر کے پاس یہ باور کرنے کی معقول وجہ موجود ہو کہ کسی جگہ کسی بکری کے ساتھ دفعہ ۵ کے تحت کسی جرم کا ارتکاب ہو رہا ہے یا ہونے والا ہے یا ہو چکا ہے یا یہ کہ کسی شخص کے پاس کسی بکری کا چمڑا اسکے سر کے چمڑے کے کسی حصے سمیت موجود ہے تو وہ اس جگہ یا ہر ایسی جگہ جہاں اسے یہ باور کرنے کی معقول وجہ موجود ہو کہ ایسا چمڑا موجود ہے داخل ہو کر تلاشی لے سکتا ہے اور ہر ایسے چمڑے اور جرم میں استعمال کی گئی یا استعمال کی جانے والی چیز کو قبضے میں لے سکتا ہے۔

دفعہ 7A کی رو سے اگر کم از کم سب انسپکٹر کے رتبے کا پولیس آفسر یا اس سلسلے میں صوبائی حکومت کی طرف سے مجاز شخص کے پاس یہ باور کرنے کی معقول وجہ موجود ہو کہ اسکے زیر اختیار علاقے میں کسی جانور کے ساتھ چھوکا

© Copyright www.nayaab.net

کا عمل کیا گیا ہے یا کیا جانے والا ہے تو وہ ہر ایسی جگہ داخل ہو سکتا ہے جہاں ایسے جانور کے موجود ہونے کا معقول شبہ موجود ہو اور ایسے جانور کو قبضے میں لے سکتا ہے اور اسے متعلقہ ویٹرنری آفیسر کے سامنے معائنے کیلئے پیش کر سکتا ہے۔

وارنٹ تلاشی

دفعہ ۸ کی رو سے اگر درجہ اول یا دوم کے مجسٹریٹ یا ضلعی پولیس آفیسر کو اگر تحریری اطلاع موصول ہونے اور ضروری تحقیقات کے بعد یہ باور کرنے کی معقول وجہ موجود ہو کہ کسی جگہ اس ایکٹ کے احکام کے برخلاف کسی جرم کا ارتکاب ہو رہا ہے یا ہونے والا ہے یا ہو چکا ہے تو وہ ازخود اس جگہ داخل ہو کر تلاشی لے سکتا ہے یا کم از کم سب انسپکٹر کے رتبے کے پولیس آفیسر کو ایسا کرنے کا اختیار دے سکتا ہے۔ اس دفعہ یا دفعہ 7A کے تحت تلاشی کے لئے جہاں تک ممکن ہو تلاشی سے متعلق ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کی دفعات لاگو کئے جائیں گے۔

استغاثے کیلئے تحدید مدت

دفعہ ۹ کی رو سے اس قانون کے برخلاف کسی جرم کا استغاثہ اسکے ارتکاب کی تاریخ سے تین ماہ کے بعد دائر نہیں کیا جائے گا۔

اذیت میں مبتلا جانور کو ہلاک کرنا

دفعہ ۱۰ کی رو سے کوئی مجسٹریٹ یا ضلعی پولیس آفیسر اگر یہ باور کرنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ کسی جانور کے ساتھ اس قانون کے برخلاف کسی جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے تو اگر اسکے خیال میں اسکی اذیت کی نوعیت ایسا ہی تقاضا کرے تو وہ اسکو فوری طور پر ہلاک کئے جانے کا حکم صادر کر سکتا ہے۔ اسی طرح اگر سپاہی سے بڑے رتبے کا کوئی پولیس آفیسر کسی جانور کو ایسی بیماری میں مبتلا یا شدید زخمی حالت میں یا ایسی حالت میں پائے کہ اسکے خیال میں اسے وہاں سے ہٹایا جانا کسی ظالمانہ سلوک کے ارتکاب کے بغیر ممکن نہ ہو تو اگر جانور کا مالک موجود نہ ہو یا وہ اس جانور کے ہلاک کئے جانے پر رضامند نہ ہو تو وہ فوری طور پر متعلقہ ویٹرنری آفیسر کو طلب

© Copyright www.nayaab.net 2006 ”پاکستان کے بنیادی قوانین“ ﴿حصہ پنجم﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کرے گا اور اگر وہ اس بات کی تصدیق کر دے کہ جانور کو لگے ہوئے زخم مہلک ہیں یا وہ ایسی جسمانی حالت میں ہے کہ اسکا ہلاک کیا جانا مناسب ہے تو پولیس آفیسر کسی مجسٹریٹ سے ایسا حکم جاری کروانے کے بعد اس جانور کو ہلاک کرے گا یا ہلاک کروائے گا۔

معائنہ کیلئے تحویل میں لینے کا عام اختیار

دفعہ ۱۴ کی رو سے سپاہی سے اوپر رینک کا کوئی بھی پولیس آفیسر یا صوبائی حکومت کی طرف سے مجاز شخص اگر یہ باور کرنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ کسی جانور کے ساتھ اس قانون کے برخلاف کسی جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے یا کیا جانے والا ہے اگر اسکے خیال میں حالات ایسا ہی تقاضا کریں تو وہ اس جانور کو قبضے میں لے کر معائنے کیلئے ایسے قریبی مجسٹریٹ یا مقررہ ویٹرنری آفیسر کے سامنے پیش کرے گا۔ اور ذمہ دار شخص سے بھی معائنے کی جگہ تک ساتھ چلنے کا مطالبہ کرے گا۔

جانوروں کا علاج اور دیکھ بھال

دفعہ 6B کی رو سے صوبائی حکومت کسی عام یا خاص حکم کے ذریعے ایسے جانوروں کے علاج اور دیکھ بھال کیلئے شفاخانے (infirmarias) مقرر کرے گی جنکے خلاف اس ایکٹ کے تحت جرائم کا ارتکاب کیا گیا ہو اور اگر ایسے کسی جانور کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جانا ہو تو اسے پیش کئے جانے تک وہاں رکھنے کی اجازت دے گی۔

(۲) مجسٹریٹ جسکے سامنے اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کا استغاثہ کیا گیا ہو، ہدایات جاری کرے گا کہ متعلقہ جانور کی دیکھ بھال اور علاج اس وقت تک کسی شفاخانے (infirmary) میں کیا جائے گا جب تک کہ وہ معمول کا کام کرنے یا بصورت دیگر فارغ (discharge) کئے جانے کے قابل نہ ہو جائے یا اس علاقہ کا ویٹرنری آفسر (veterinary officer) یا اس سلسلے میں مجاز کوئی دیگر آفیسر تصدیق نامہ جاری نہ کر دے کہ جانور نا قابل علاج ہے یا اسے ظالمانہ برتاؤ کے بغیر وہاں سے ہٹایا جانا ممکن نہیں ہے۔ ایسی صورت میں اسے ہلاک کیا جائے گا۔

(۳) دیکھ بھال اور علاج کیلئے شفاخانے بھیجے جانے والے جانور کو اس

© Copyright www.nayaab.net

وقت تک وہیں سے لے جانے نہیں دیا جائے گا جب تک کہ متعلقہ ویٹرنری آفیسر یا دیگر ایسے بااختیار معالج کی طرف سے اسکے صحتیاب ہونے کا تصدیق نامہ جاری نہ کیا گیا ہو۔

(۴) کسی ایسے جانور کو شفاخانے یا پنجرا پول (pinjrapole) منتقل کرنے اور وہاں اس پر اُٹھنے والے اخراجات اور علاج معالجے کا خرچہ جانور کا مالک مقرر کردہ سرکاری نرخنامے کے مطابق ادا کرے گا تاہم اس کے نادار ہونے کی صورت میں جانور کے علاج معالجے کا خرچہ اس کے مالک پر عائد نہیں کیا جائے گا۔

(۵) اگر مالک جانور کے علاج معالجے وغیرہ کے اخراجات کی ادائیگی یا مجسٹریٹ کی طرف سے مقرر کردہ وقت کے اندر اسے وہاں سے لے جانے سے انکار کردے یا اسے نظر انداز کردے تو مجسٹریٹ اس جانور کو فروخت کر کے وصول شدہ رقم کو جانور پر اُٹھنے والے اخراجات میں محسوب کرنے کا حکم جاری کرے گا اور فاضل رقم دو ماہ کے اندر مالک کی طرف سے پیش کی گئی درخواست پر اسکے حوالے کرے گا۔

اس قانون سے استثناء

دفعہ ۱۱ کی رو سے کسی جانور کو کسی نسل، فرقہ، قبیلے یا طبقے کے مذہب یا مذہبی رواج یا دستور کے مطابق قتل کرنا اس قانون کے تحت جرم شمار نہیں ہوگا۔

---

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

ماحولیاتی تحفظ کا قانون

موجودہ صنعتی ترقی اگر ایک طرف بے شمار فوائد، سہولتوں اور آسائشوں کا ذریعہ ہے تو دوسری طرف یہ مختلف طرح کی آلائشوں اور آلودگیوں کی بھی باعث ہے۔ پوری دنیا میں اس روز افزوں بڑھتی ہوئی آلودگی سے نہ صرف انسانوں بلکہ دیگر جاندار اشیاء اور نباتات پر تباہ کن منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں اسلئے دیگر ممالک کی طرف ہمارے ملک میں بھی ماحولیاتی آلودگی کا باعث بننے والی اشیاء کو بعض حدود و قیود کے تابع رکھنے کیلئے پاکستان ماحولیاتی تحفظ کا قانون ۱۹۹۷ء (The Pakistan Environmental Protection Act, 1997) نافذ العمل ہے۔

پاکستان ماحولیاتی تحفظ کونسل کی تشکیل اور اسکی ذمہ داریاں

اس قانون کے احکام پر عملدرامد کی نگرانی اور دیگر ایسے مقاصد کیلئے اس قانون کی دفعہ ۳ کے تحت پاکستان ماحولیاتی تحفظ کونسل کی تشکیل عمل میں لائی گئی ہے جسکے سربراہ وزیر اعظم پاکستان یا انکا نمائندہ اور نائب سربراہ متعلقہ وزارت/ ڈویژن کا انچارج وزیر ہوتا ہے اور اسکے اراکین میں چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ اور ماحولیات کے صوبائی انچارج وزراء شامل ہیں۔ علاوہ ازیں زیادہ سے زیادہ ۳۵ مزید ارکان جن میں سے کم از کم ۲۰ غیر سرکاری افراد ہونگے اسکے اراکین میں شامل ہیں۔ وفاقی وزارت ماحولیات کے سیکرٹری انچارج اسکے رکن/ سیکرٹری ہیں کونسل حسب ضرورت بعض امور کو نمٹانے کیلئے اپنے اراکین میں سے کمیٹیوں کی تشکیل کر سکتی ہے۔ اسی طرح کونسل یا کوئی بھی کمیٹی اپنی ذمہ داریوں سے بطریق احسن عہدہ برآ ہونے کیلئے کسی تکنیکی ماہر، حکومتی ایجنسی یا کسی این۔ جی۔ او کے نمائندے یا کسی بھی شعبے کے کسی ماہر شخص کی خدمات حاصل کر سکتی ہے۔

© Copyright www.nayaab.net 2006

کونسل کی ذمہ داریاں اور اختیارات

دفعہ ۴ کی رو سے کونسل کی ذمہ داریوں میں دیگر کے علاوہ اس قانون کے احکام کی تنفیذ کی نگرانی کرنا، جامع قومی ماحولیاتی پالیسی کی منظوری دینا اور حکومت کے منظور شدہ فریم ورک کے اندر اسکے نفاذ کو یقینی بنانا، قومی ماحولیاتی رپورٹ پر غور کر کے اس پر مناسب ہدایات جاری کرنا اور از خود یا کسی فرد یا تنظیم کی درخواست پر ماحول کے تحفظ اور بہتری کیلئے کسی وفاقی ایجنسی یا سرکاری ایجنسی کو منصوبے تیار کر کے پیش کرنے، ایسے منصوبے کو ترقی دینے یا اسے نافذ کرنے کی ہدایات دینا وغیرہ شامل ہے۔

پاکستان ماحولیاتی تحفظ ایجنسی کا قیام اور اسکی ذمہ داریاں

دفعہ ۵ کی رو سے وفاقی حکومت کی طرف سے سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے ڈائریکٹر جنرل کی سربراہی میں ایک پاکستان ماحولیاتی تحفظ ایجنسی کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ حائد شدہ ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے میں ایجنسی کی مدد کیلئے وفاقی حکومت مختلف علاقوں کیلئے مشاورتی کمیٹیاں تشکیل دے گی جن کے اراکین میں اس علاقے، علمی و تحقیقی اداروں اور غیر سرکاری تنظیموں کے سرکردہ نمائندے شامل ہونگے ایجنسی کی ذمہ داریوں میں جیسا کہ دفعہ ۶ میں ان کا ذکر ہے، اس قانون اور اسکے تحت بنے ہوئے قواعد و ضوابط کی تجویز و تنفیذ، کونسل کی منظوری کیلئے متعلقہ حکومتی ایجنسی اور متعلقہ مشاورتی کمیٹیوں کے مشورے سے قومی ماحولیاتی پالیسی کی تیاری اور کونسل کی منظوری کے بعد اسکی تنفیذ کے لئے مناسب تدابیر عمل میں لانا، کونسل کی منظوری سے قومی ماحولیاتی معیار کی تیاری یا اس پر نظر ثانی اور اسکا نفاذ، قومی ماحولیاتی معیار کو یقینی بنانا، متعلقہ صوبائی ایجنسی کی مشاورت سے سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے ہوا، پانی اور زمین کا آلودگی سے پاک ہونے کا معیار مقرر کرنا، ملکی اور بین الاقوامی سطح پر ماحولیاتی پالیسوں اور پروگراموں میں ارتباط، آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول کیلئے پیمائش، نگرانی، جانچ پڑتال، تفتیش، تحقیق معائنے اور آڈٹ کا نظام اور ضابطہ کار وضع کرنا۔ اور مختلف علاقوں (secters) میں آلودگی کی صفائی اور ماحول کی بحالی کے اخراجات کا اندازہ لگانا،

© Copyright www.nayaab.net

آلودگی کی روک تھام اور ماحول کے تحفظ کیلئے کارآمد سائنس وٹیکنالوجی کے فروغ وتحقیق کو ترقی دینا، مختلف ماحولیاتی شعبوں میں قانون سازی کی ضرورت کی نشاندہی کرنا اور اسکی ابتدا کرنا۔ ماحولیات کے بارے میں عوام کو اطلاعات اور رہنمائی فراہم کرنا۔ تعلیمی اداروں کے نصاب میں شامل کرنے کرنے کیلئے ماحولیات سے متعلق کورس، موضوعات لٹریچر اور کتابوں کی سفارش کرنا۔ میڈیا اور دیگر ایسے ذرائع جیسے سیمیناروں اور ورکشاپوں کے ذریعے ماحولیات سے متعلق معاملات کے بارے میں عوام کی تعلیم و اگاہی کو فروغ دینا۔ آلودگی کا باعث بننے والے حادثات و آفات کی روک تھام کے لئے تحفظ کی دستیاب صورتوں کی صراحت کرنا اور ایسے ہنگامی حادثات اور آفات کو کنٹرول کرنے کیلئے ہنگامی منصوبے تیار کرنے کی غرض سے متعلقہ فرد کے ساتھ اشتراک عمل کرنا اور انکی تنفیذ کیلئے ارتباط رکھنا۔ اس سلسلے میں غیر سرکاری تنظیموں سماجی تنظیموں اور گاؤں کی سطح پر تنظیموں کی تشکیل اور کام کی حوصلہ افزائی کرنا، ماحول کے تحفظ، بچاؤ، بحالی، ترقی اور آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول کیلئے ہر ممکن ذرائع استعمال کرنا یا اسکی ہدایت کرنا۔

ذیلی دفعہ (۲) کی رو سے فیڈرل ایجنسی از خود یا کسی فرد یا ادارے کی طرف سے شکایت موصول ہونے پر ماحولیات سے متعلق کسی معاملے کی تحقیقات یا تفتیش کرسکتی ہے۔ اسی طرح کسی فرد سے عائد شدہ ذمہ داریوں سے متعلق کوئی معلومات فراہم کرنے کا مطالبہ کرسکتی ہے اور وفاقی حکومت کی منظوری سے اس قانون کے مقاصد کیلئے بیرونی مدد کے حصول کے علاوہ غیر ملکی ایجنسیوں کے ساتھ آلات یا اطلاعات کا تبادلہ کرسکتی ہے اور بین الاقوامی سیمیناروں اور اجلاسوں میں شرکت کرسکتی ہے۔ اسی طرح وفاقی حکومت کو مالیات سے متعلق پروگراموں اور سکیموں کی سفارش کرسکتی ہے اور ماحولیات اور اس قانون سے متعلق مقاصد کے حصول کیلئے تدابیر عمل میں لانے کی سفارش کرسکتی ہے۔ اسی طرح اس قانون کے تحت امور کی انجام دہی کیلئے اور ماحولیات کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق کیلئے لیبارٹریاں قائم کرسکتی ہے اور پرائیویٹ سیکٹر میں ایسی لیبارٹریوں کے قیام میں مدد دے سکتی ہے۔ اسی طرح اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے قائم

© Copyright www.nayaab.net 2006 ''پاکستان کے بنیادی قوانین'' ﴿حصہ پنجم﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

منصوبوں کیلئے مقررہ ضوابط کے مطابق مالی مدد فراہم کرسکتی ہے۔

باعث آلودگی مواد کے اخراج یا نکاس کی ممانعت

دفعہ ۱۱ کی رو سے اس قانون اور اسکے تحت بنے ہوئے قواعد وضوابط کے تابع کوئی شخص نہ تو کسی سیال مادے یا فضلے یا ہوا کو آلودہ کرنے والے مواد یا ماحولیات سے متعلق بین الاقوامی معیار سے متجاوز شور کے اخراج کا نہ تو باعث بنے گا نہ اسکی اجازت دے گا۔ مذکورہ احکام کی خلاف ورزی کرنے یا ان پر عمل میں ناکام رہنے کی صورت میں وفاقی حکومت ذمہ دار شخص پر مقررہ مقدار کے مطابق ہرجانہ (polution charge) عائد کرے گا۔ ایسا ہرجانہ ادا کرنے کی صورت میں اس شخص پر ایسی خلاف ورزی یا ناکامی کے جرم کا الزام عائد نہیں کیا جائے گا بشرطیکہ ایسی صنعتی سرگرمی ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے بعد شروع نہ کی گئی ہو۔

ماحولیات سے متصادم منصوبوں کے بارے میں ابتدائی تحقیقات

دفعہ ۱۲ کی رو سے کوئی شخص ماحول کو متاثر کرنے والے کسی منصوبے کا محرک کوئی تعمیر یا عمل اس وقت تک شروع نہیں کرے گا جب تک اس نے وفاقی ایجنسی کے پاس ابتدائی ماحولیاتی تحقیقات کیلئے کیس جمع نہ کرادیا ہو یا اگر منصوبہ ماحول پر منفی اثرات مرتب کرنے والا ہو تو ماحولیات سے اس کے متصادم ہونے کا اندازہ معلوم نہ کرالیا ہو اور اس سے متعلق وفاقی ایجنسی سے منظوری حاصل نہ کرلی ہو۔ وفاقی ایجنسی ابتدائی ماحولیاتی تحقیقات اور ماحولیات سے کسی منصوبے کے متصادم ہونے کا اندازہ لگانے سے متعلق الگ الگ رجسٹر قائم رکھے گی جو ہر منصوبے کے مختصر کوائف اور ان سے متعلق کئے گئے فیصلوں کے اختصاریے پر مشتمل ہو۔ یہ رجسٹر مناسب اوقات میں اس دفعہ میں دی گئی بعض پابندیوں کے تابع عوام کے ملاحظے کیلئے کھلے ہوں گے۔

خطرناک فضلہ درآمد کرنے کی ممانعت

دفعہ ۱۳ کی رو سے کوئی شخص خطرناک قسم کا فضلہ پاکستان میں یا ملکی سمندری حدود (territorial waters) اقتصادی زون (economic

© Copyright www.nayaab.net 2006 ”پاکستان کے بنیادی قوانین“ حصہ پنجم انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

(zone اور تاریخی اہمیت کے پانیوں (historic waters) میں درآمد نہیں کرے گا۔ دفعہ ۱۴ کی رو سے اس ایکٹ کے احکام کے تابع کوئی شخص کوئی خطرناک مادہ پیدا یا جمع یا ارسال یا منتقل یا فروخت یا ذخیرہ یا استعمال یا درآمد نہیں کرے گا، سوائے اس کے کہ وفاقی ایجنسی نے ان کے لئے لائسنس جاری کیا ہو اور اس طریق کار کے مطابق جو ان کیلئے مقرر ہو یا کسی اور نافذالعمل قانون میں دئے ہوئے احکام یا بین الاقوامی معاہدوں کے مطابق۔ دفعہ ۱۶ کی رو سے اگر وفاقی ایجنسی مطمئن ہو کہ اس قانون یا اسکے تحت بنے ہوئے قواعد وضوابط یا لائسنس کی شرائط کے برخلاف کسی سیال مادے، فضلے، ہوا کو آلودہ کرنے والے مواد یا شور کا اخراج یا فضلے یا خطرناک مواد کا بندوبست یا دیگر ایسے کسی فعل یا ترک فعل کا ارتکاب ہونے والا ہے یا ہو رہا ہے یا ہو چکا ہے جو ماحولیاتی حوالے سے منفی اثرات کا باعث بن سکتا ہے یا بن رہا ہے یا باعث بن سکتا ہے یا بن رہا ہے یا باعث بن چکا ہے تو وفاقی ایجنسی یا صوبائی ایجنسی، جیسی بھی صورت ہو، ذمہ دار شخص کو سماعت کا موقع دینے کے بعد اسے ہدایت کرے گی کہ وہ مقررہ مدت کے اندر ان اقدامات کو عمل میں لائے جنہیں ایجنسی ضروری سمجھے جیسے اخراج یا نکاس کی فوری بندش یا اس کو روکنا یا کم یا کنٹرول کرنا وغیرہ یا ایسے اخراج یا نکاس کی مستقل یا عارضی بندش یا کنٹرول کیلئے آلات کی تنصیب یا تبدیلی یا کسی سیال مادے فضلے یا ہوا کو آلودہ کرنے والے مواد کو بنانے یا ٹھکانے لگانے اور سابقہ ماحولیاتی حالت کی بحالی کیلئے اقدام۔ وفاقی یا صوبائی ایجنسی کی طرف سے جاری کردہ ہدایات پر عمل نہ کرنے کی صورت میں ایسی ایجنسی متعلقہ شخص کے خلاف اس قانون اور اسکے تحت بنے ہوئے قواعد وضوابط کے مطابق قانونی کاروائی شروع کرنے کے علاوہ از خود جاری کردہ حکم میں مصرحہ ایسے اقدامات اُٹھا سکتی ہے یا اُٹھانے کی اجازت دے سکتی ہے جنہیں وہ ضروری سمجھے جنکا خرچہ اس شخص سے بطور بقایا جات مالیہ زمین (arrears of land revenue) وصول کیا جائے گا۔

© Copyright www.nayaab.net

موٹر گاڑیوں کا انضباط

دفعہ ۱۵ کی رو سے اس ایکٹ اور اسکے تحت بنے ہوئے قواعد وضوابط کے تابع کوئی شخص کوئی ایسی موٹر گاڑی استعمال نہیں کرے گا جو بین الاقوامی طور پر مقررہ مقدار سے زیادہ آلودگی یا شور خارج کرنے والی ہو۔ اس مقصد کے حصول کیلئے وفاقی ایجنسی کسی موٹر گاڑی یا گاڑیوں کی قسم کو آلودگی کنٹرول کرنے والا یا دیگر ایسا کوئی آلہ نصب کرنے یا ایسا ایندھن استعمال کرنے یا گاڑی کی دیکھ بھال کرنے کی ہدایت کر سکتی ہے جیسا کہ قانون میں ان کی صراحت کی گئی ہو۔ وفاقی ایجنسی کی طرف سے جاری کردہ مذکورہ ہدایت پر عملدآمد سے پہلے متعلقہ گاڑی کو استعمال میں نہیں لایا جائے گا۔

سزا

دفعہ ۱۷ کی ذیلی دفعہ ۱ کی رو سے جو شخص دفعہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ یا دفعہ ۱۶ میں دئے ہوئے احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے یا ان پر عمل کرنے میں ناکام رہتا ہے یا ان دفعات کے تحت جاری کردہ کسی حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اسے دس لاکھ روپے تک جرمانے کی سزا دی جائے گی اور مسلسل ایسی خلاف ورزی یا ناکامی کی صورت میں ایسی خلاف ورزی یا ناکامی کے خاتمے تک روزانہ کے حساب سے ایک لاکھ روپے تک جرمانے کی سزا بھی دی جائے گی۔ اسی طرح ذیلی دفعہ ۲ کی رو سے دفعہ ۱۴ یا دفعہ ۱۵ کے احکام کی خلاف ورزی یا ان پر عمل کرنے میں ناکامی یا کسی قاعدے یا ضابطے یا لائسنس کی شرائط یا کونسل یا قومی یا صوبائی ایجنسی کے کسی حکم یا ہدایت کی خلاف ورزی کی صورت میں اسے ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا دی جائے گی اور مسلسل ایسی خلاف ورزی یا ناکامی کی صورت میں ایسی خلاف ورزی یا ناکامی جاری رہنے تک روزانہ کے حساب سے ایک ہزار روپے تک اضافی جرمانے کی سزا دی جائے گی۔ ذیلی دفعہ ۴ کی رو سے ذیلی دفعہ ۱ کے تحت کسی جرم میں سزا ہونے کی صورت میں اگر ماحولیاتی ٹریبونل (environmental tribunal) مطمئن ہو کہ جرم کے ارتکاب کے نتیجے میں مجرم شخص کو مالی

© Copyright www.nayaab.net

مفاد بھی حاصل ہوا ہے تو وہ اس پر مقررہ سزا کے علاوہ ایسے مفاد کے برابر اضافی جرمانہ عائد کرے گا۔ ذیلی دفعہ ۵ کی رو سے اگر ذیلی دفعہ ۱ یا ۲ کے تحت سزا یافتہ شخص اس سے پہلے اس قانون کے تحت کسی اور خلاف ورزی میں بھی سزا یاب ہو تو ماحولیاتی ٹریبونل یا ماحولیاتی مجسٹریٹ (environmental magistrate) جیسی بھی صورت ہو مذکورہ ذیلی دفعات کے تحت سزا دینے کے ساتھ ساتھ

(اے) اسکی سزایابی کے حکم کی کاپی متعلقہ تجارتی یا صنعتی اسیوسی ایشن کو یا متعلقہ صوبائی یا وفاقی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کو بھیجوائے گا۔

(بی) دو سال تک کیلئے قید کی سزا دے گا۔

(سی) فیکٹری کو بند کرنے کا حکم جاری کرے گا۔

(ڈی) فیکٹری، مشینری اور آلات، گاڑی، مواد، ریکارڈ یا دستاویزات یا اس قانون کی خلاف ورزی میں استعمال ہونے والی دیگر ایسی اشیاء کو ضبط کرنے کا حکم جاری کرے گا۔

(ای) ایسے شخص کو اپنے خرچ پر سابقہ ماحولیاتی حالت بحال کرنے کا حکم دے گا یا ان حالات میں وفاقی یا صوبائی ایجنسی، جیسی بھی صورت ہو، کے اطمینان کے مطابق معقول حد تک سابقہ حالت کے قریب ماحولیاتی حالت بحال کرنیکا حکم دے گا۔ اور

(ایف) اس رقم کو بطور ہرجانہ اس شخص کو ادا کرنے کا حکم دے گا جو اس خلاف ورزی کے نتیجے میں زخمی ہوا ہو یا اسکی صحت یا مال کو نقصان پہنچا ہو۔

ذیلی دفعہ ۶ کی رو سے وفاقی یا صوبائی ایجنسی کا ڈائریکٹر جنرل یا اسکی طرف سے اس سلسلے میں عمومی یا خصوصی طور پر مجاز شخص ملزم کی درخواست پر ماحولیاتی ٹریبونل یا ماحولیاتی مجسٹریٹ کی اجازت سے اس قانون کے تحت سرزد کسی جرم میں مقررہ طریقہ کار کے مطابق راضی نامہ کر سکتا ہے۔ ذیلی دفعہ ۷ کی رو سے اگر وفاقی یا صوبائی ایجنسی کے ڈائریکٹر جنرل کی رائے کے مطابق کسی شخص نے اس قانون کے کسی حکم کی خلاف ورزی کی ہو تو وہ قواعد کے تابع تحریری نوٹس کے ذریعے اس سے مطالبہ کرے گا کہ وہ متعلقہ ایجنسی کو خلاف ورزی جاری رہنے تک روزانہ کے حساب سے نوٹس میں مصرحہ انتظامی ہرجانہ ادا کرے۔ ایسا انتظامی ہرجانہ ادا کرنے کی

© Copyright www.nayaab.net

صورت میں اس شخص پر اس خلاف ورزی کے بارے میں اس قانون کے تحت کسی جرم کا الزام عائد نہیں کیا جائے گا۔ ذیلی دفعہ ۸ کی رو سے ذیلی دفعات ۶، ۷ کے احکام کا اطلاق اس شخص پر نہیں کیا جائے گا جسے پہلے ایسے کسی جرم کی سزا ہوئی ہو یا جس نے اس قانون کے تحت کسی جرم میں راضی نامہ کیا ہو یا جس نے اس قانون کے کسی حکم کی خلاف ورزی پر کوئی انتظامی ہرجانہ ادا کیا ہو۔

کسی کارپوریشن کی طرف سے جرم کا ارتکاب

دفعہ ۱۸ کی رو سے کسی کارپوریشن (body corporate) کی طرف سے اس قانون کی کسی خلاف ورزی کی صورت میں اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ اس جرم کا ارتکاب ادارے کے کسی ڈائریکٹر، شراکت دار، منیجر، سیکریٹری یا کسی دیگر آفیسر کی رضامندی یا چشم پوشی سے یا لاپروائی کے نتیجے میں کیا گیا ہے تو وہ کارپوریشن کے ساتھ خلاف ورزی کے جرم کیلئے قصوروار ہونگے اور انھیں بھی اسی طرح سزا دی جائے گی۔ تاہم کمپنی آرڈیننس ۱۹۸۴ء کی تعریف کے مطابق کسی کمپنی کی صورت میں صرف اس کے چیف ایگزیکٹو اس دفعہ کے تحت ایسے جرم کیلئے ذمہ دار ہونگے۔ اس دفعہ کے تحت دی ہوئی توضیح (explanation) کے مطابق اس دفعہ کے مقاصد کیلئے کارپوریشن میں کوئی فرم، افراد کا ایسوسی ایشن اور سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ ۱۸۶۰ء یا کوآپریٹو سوسائٹی ایکٹ ۱۹۲۵ء کے تحت رجسٹرڈ شدہ سوسائٹی شامل ہے۔

حکومتی ایجنسیوں، لوکل اتھارٹیوں یا لوکل کونسلوں کی طرف سے کسی ایسے جرم کا ارتکاب

دفعہ ۱۹ کی رو سے اگر اس ایکٹ کے تحت کسی ایسی خلاف ورزی کا ارتکاب کسی حکومتی ایجنسی، لوکل اتھارٹی یا لوکل کونسل نے کیا ہو اور یہ بات ثابت ہو چکی ہو کہ ایسی خلاف ورزی کا ارتکاب حکومتی ایجنسی، لوکل اتھارٹی یا لوکل کونسل کے سربراہ یا دیگر کسی آفیسر کی رضامندی، چشم پوشی یا لاپروائی کے نتیجے میں ہوئی ہے تو حکومتی ایجنسی لوکل اتھارٹی یا لوکل کونسل کے ساتھ

© Copyright www.nayaab.net

ساتھ ایسے سربراہ یا آفیسر کو بھی ایسی خلاف ورزی کا مرتکب قرار دیا جائے گا اور انھیں اسی طرح سزا دی جائے گی۔

ماحولیاتی ٹریبونل کا قیام

دفعہ ۲۰ کی رو سے وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے اتنے ماحولیاتی ٹریبونل قائم کرے گی جتنی ضرورت محسوس ہو۔ ایک سے زیادہ ٹریبونل قائم کرنے کی صورت میں حکومت ان علاقائی حدود کا بھی تعین کرے گی جن کے اندر یا جس طرح کے مقدمات میں ہر ٹریبونل اس قانون کے تحت اپنے اختیارات استعمال کرے گی۔ ٹریبونل ایک سربراہ اور دو اراکین پر مشتمل ہو گا۔ سربراہ کیلئے ہائی کورٹ کا جج ہونا یا ایسا جج بننے کی صلاحیت رکھنا ضروری ہے جنکا تقرر ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے مشورے سے کیا جائے گا۔ اراکین کا تقرر وفاقی حکومت کرے گی جن میں سے کم از کم ایک رکن کیلئے مقررہ تکنیکی مہارت اور ماحولیات کے شعبے میں مناسب پیشہ وارانہ تعلیم و تجربے کا حامل ہونا ضروری ہے۔

ٹریبونل کے اختیارات

(۱) دفعہ ۲۱ کی رو سے ماحولیاتی ٹریبونل وہ سارے اختیارات اور ذمہ داریاں انجام دے گا جو اسے اس قانون یا اسکے تحت بنے ہوئے قواعد و ضوابط کے تحت تفویض کئے گئے ہوں۔

(۲) دفعہ ۱۷ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت قابل سزا خلاف ورزیوں کی سماعت صرف ماحولیاتی ٹریبونل کرے گا۔

(۳) ذیلی (۲) کے تحت قابل سماعت جرم کی سماعت ٹریبونل صرف وفاقی ایجنسی یا کسی حکومتی یا مقامی ایجنسی کی تحریری شکایت پر یا ضرر رسیدہ شخص کی تحریری شکایت پر کر سکتی ہے جس نے وفاقی ایجنسی یا صوبائی ایجنسی کو متعلقہ خلاف ورزی کے سلسلے میں کم از کم ۳۰ دن کا نوٹس دیا ہو اور ماحولیاتی ٹریبونل کو شکایت کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہو۔

(۴) ذیلی دفعہ ۷ کی رو سے وفاقی یا صوبائی ایجنسی کے مجاز آفیسر کی تحریری درخواست پر ماحولیاتی ٹریبونل ہر اس شخص کے خلاف قابل ضمانت

© Copyright www.nayaab.net

وارنٹ گرفتاری جاری کرسکتا ہے جس کے بارے میں دفعہ ۱۷ (۱) کے تحت قابل سزا کسی خلاف ورزی میں ملوث ہونے کا معقول شبہ ہوتا ہم شرط یہ ہے کہ اگر گرفتار شخص وارنٹ گرفتاری کے تحت مطلوبہ صورت میں مچلکہ ضمانت پیش کردے تو اسے رہا کردیا جائے گا۔

(۵) ذیلی دفعہ ۱۰ کی رو سے اگر ماحولیاتی ٹریبونل کے اطمینان کے مطابق اسکے سامنے پیش کی گئی شکایت جھوٹی اور ایذاء پہنچانے کیلئے ہوتو وہ شکایت کنندہ کو حکم دے گا کہ وہ بطور رزتلافی اس شخص کو جس کے خلاف ایسی شکایت کی گئی ہو، رقم ادا کرے جسکی مالیت ایک لاکھ روپے تک ہوسکتی ہے۔

ماحولیاتی ٹریبونل میں اپیل

دفعہ ۲۲ کی رو سے اس قانون یا اسکے تحت بنے ہوئے قواعد وضوابط کے تحت وفاقی یا کسی صوبائی ایجنسی کے کسی حکم یا ہدایت سے ناراض شخص ایسے حکم یا ہدایت کے اجراء سے ۳۰ دن کے اندر مقررہ طریقہ کار اور فیس کے ساتھ ماحولیاتی ٹریبونل میں اپیل کرسکتا ہے۔

ماحولیاتی ٹریبونل کے جاری کردہ احکام کے خلاف اپیل

دفعہ ۲۳ کی رو سے اس قانون کے تحت ماحولیاتی ٹریبونل کے کسی حتمی حکم یا سزا کے خلاف ایسے حکم یا سزا کے اجراء سے ۳۰ دن کے اندر ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی جاسکتی ہے جسکی سماعت کم از دو ججوں پر مشتمل بنچ کرے گا۔

ماحولیاتی مجسٹریٹ کا دائرہ اختیار

دفعہ ۲۴ کی رو سے ضابطہ فوجداری یا کسی دیگر قانون میں دیئے ہوئے کسی حکم کے باوجود اس قانون کے احکام سے شروط دفعہ ۱۷ کی ذیلی دفعہ (۲) کے تحت قابل سزا کسی خلاف ورزی کی سماعت ہائی کورٹ کی طرف سے خصوصی طور پر مجاز درجہ اول مجسٹریٹ بطور ماحولیاتی مجسٹریٹ کرے گا۔ ایسا مجسٹریٹ دفعہ ۱۷ کی ذیلی دفعہ ۲، ۴ کے تحت مقررہ کوئی بھی سزا دینے کا اختیار رکھتا ہے۔ تاہم وہ ذیلی دفعہ ۱ کے تحت قابل سماعت کسی جرم کی

© Copyright www.nayaab.net

سماعت صرف وفاقی ایجنسی، صوبائی ایجنسی یا کسی حکومتی ایجنسی یا لوکل کونسل کی تحریری شکایت پر کر سکتا ہے۔

ماحولیاتی مجسٹریٹ کے حکم کے خلاف اپیل

دفعہ ۲۵ کی رو سے اس ایکٹ یا اسکے تحت بنے ہوئے قواعد وضوابط کی خلاف ورزی پر ماحولیاتی مجسٹریٹ کی طرف سے سزایاب شخص ۳۰ دن کے اندر سیشن جج کی عدالت میں اپیل دائر کر سکتا ہے جس کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

ضمانت

آئین کے آرٹیکل نمبر ۴ کے تحت پاکستان کے ہر شہری کا حق ہے کہ اسے قانونی تحفظ حاصل ہو اور اس کے ساتھ قانون کے مطابق سلوک کیا جائے۔ اسی طرح آرٹیکل نمبر ۹ کے تحت کسی شخص کو، زندگی یا آزادی سے محروم نہیں کیا جائے گا ماسوائے جبکہ قانون اس کی اجازت دے۔ ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ء کے تحت اگر کسی ملزم کو کسی قابل دست اندازی پولیس جرم میں گرفتار کیا گیا تو اسے ۲۴ گھنٹے کے اندر مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کرنا لازمی ہے۔ لیکن اگر وہ جرم ضابطہ مذکور کے تحت قابل ضمانت ہے اور ملزم نے حاضری عدالت کی غرض سے متعلقہ پولیس افسر کو مطلوبہ ضمانت پیش کر دی ہے تو اسے فوراً رہا کیا جائے گا۔ جب ملزم کا ضمانت پر رہا کئے جانے کا حکم دیا جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ اب ملزم افسر عدالت کی تحویل سے ایک یا ایک سے زائد معتبر ضامنوں کی تحویل میں آ گیا جن کی طرف سے ضمانت نامہ اس اقرار سے لکھا جائے گا کہ آئندہ ہر

© Copyright www.nayaab.net

مقررہ تاریخ پر یا جب عدالت طلب کرے تو وہ ملزم کو حاضر کرنے کے پابند ہوں گے۔ اگر ملزم تاریخ مقرر پر حاضر نہ ہوگا تو اس کی ضمانت منسوخ کی جائے گی اور رقم ضمانت ضامنوں سے وصول کی جاسکتی ہے۔

ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۱۶۹ کے تحت گرفتاری کی صورت میں افسر انچارج پولیس تھانہ یا افسر تفتیش کنندہ اس نتیجے پر پہنچتا ہو کہ ملزم کے خلاف جرم کے ارتکاب کا مناسب ثبوت حاصل نہیں ہو سکا تو وہ اسے اس کی ذاتی ضمانت پر اس شرط کے ساتھ رہا کر دے گا کہ آئندہ جب بھی اسے حاضر ہونے کا حکم دیا جائے تو وہ وقت ومقام مقررہ پر حاضر ہوگا۔

ایسے جرائم جن میں ضمانت حاضری لی جائے گی:

ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۴۹۶ کے تحت ضمانت ملزم کا حق بنتا ہے ایسی صورت میں جبکہ وہ قابل ضمانت جرائم میں ملوث پایا جائے جس کا ذکر دفعہ ۴ کی ضمنی دفعہ (ب) میں یوں کیا گیا ہے۔ جرم قابل ضمانت سے وہ جرم مراد ہے جو اس مجموعہ کے شیڈول دوم میں قابل ضمانت قرار دیا گیا ہے یا کسی اور نافذ الوقت قانون کی رو سے قابل ضمانت بنایا گیا ہے۔ تو متعلقہ پولیس افسر اسے ضمانت پر رہا کر دے گا۔

جرم نا قابل ضمانت:

ایسے جرائم میں جہاں ملزم نا قابل ضمانت جرائم میں گرفتار ہوا ہو تب اس کی ضمانت عدالت کی صوابدید پر ہوگی۔ اور اس کو مندرجہ ذیل شرائط کے تحت ضمانت پر رہا کیا جاسکتا ہے؛

کہ کوئی شخص جس پر حسب مذکورہ بالا کسی جرم کا الزام ہو ضمانت حاضری پر رہا نہیں کیا جائے گا جب تک کہ استغاثہ کو اس امر کی وجہ ظاہر کرنے کا نوٹس نہ دیا جا چکا ہو کہ اسے کیوں نہ رہا کر دیا جائے۔

(۲) اگر دوران مقدمہ یا تفتیش عہدیدار یا عدالت کو معلوم ہو کہ کوئی معقول وجہ اس امر کرنے کی نہیں ہے کہ ملزم نا قابل ضمانت جرم کا مرتکب ہوا ہے مگر اس کے خلاف مزید تحقیقات کرنے کی وجہ معقول ہے تو لازم ہے کہ ملزم کو دوران ویسی تحقیقات کے حاضر ضامنی پر یا حسب صدور حکم

© Copyright www.nayaab.net 2006 ''پاکستان کے بنیادی قوانین'' حصہ ہشتم انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

عدالت یا عہدیدار کے جبکہ وہ مچلکہ بلاشمول ضامنان اس اقرار سے لکھ دے کہ وہ حسب طریقہ ذیل حاضر ہوگا رہا کردیا جائے گا۔

(۳) کوئی افسر یا عدالت جو کسی شخص کو ضمن ایا ۲ دفعہ ہذا کے تحت ضمانت پر رہا کرے گا اپنے ایسا کرنے کی وجوہات قلمبند کرے گا۔

(۴) اگر کسی ایسے شخص کی جس پر کسی نا قابل ضمانت جرم کا الزام ہو تجویز مقدمہ کے اختتام کے بعد کسی وقت اور فیصلہ صادر کئے جانے سے پہلے عدالت کی یہ رائے ہو کہ اس امر کا یقین کرنے کی معقول وجوہات موجود ہیں کہ ملزم ویسے کسی جرم کا مجرم نہیں ہے تو وہ ملزم کو رہا کردے گی اگر وہ زیر حراست ہو جب کہ وہ ضامنوں کے بغیر اس مفہوم کا مچلکہ لکھ دے کہ وہ جیسا کہ بعد ازیں حکم وضع کیا گیا ہے فیصلہ سننے کیلئے حاضر ہوگا۔

(۵) ہائی کورٹ یا عدالت سیشن جبکہ کسی شخص کو اس نے خود رہا کیا ہو کوئی دوسری عدالت کسی شخص کو جو دفعہ ہذا کی رو سے رہا کیا گیا ہو گرفتار کرسکتی ہے اور اسے حراست میں بھیج سکتی ہے۔

عورتوں بچوں اور ضعیف لوگوں کی ضمانت:

زیر دفعہ ۴۹۷ کے تحت عدالت کسی نا قابل ضمانت جرم میں گرفتار شدہ ایسے اشخاص کی ضمانت پر رہائی کا حکم دے سکتی ہے جو کہ ۱۶ سال یا اس سے کم عمر کا بچہ ہو، کوئی خاتون، کوئی بیمار یا ضعیف شخص ہو جس پر ایسے کسی جرم کا الزام ہو جس کی سزا موت، عمر قید یا ۱۰ سال تک کی قید ہو۔

ضمانت قبل از گرفتاری:

عدالت عالیہ اور عدالت سیشن کو زیر دفعہ ۴۹۸ یہ اختیارات حاصل ہیں کہ وہ ملزم کی ضمانت قبل از گرفتاری منظور کرے لیکن اس کیلئے زیر دفعہ ۴۹۸ (ب) کے ایسی شرائط بھی وضع کی گئی ہیں جن کے تحت عدالت کسی ایسے شخص کو ضمانت پر رہا کرنے کا حکم نہیں دیتی جو زیر حراست نہ ہو یا عدالت میں حاضر نہ ہو یا جس کے خلاف بالفعل کوئی مقدمہ درج یا رجسٹر نہ کیا گیا ہو اور ضمانت کے منظور کئے جانے کا حکم یا ہدایت صرف اسی مقدمہ کی نسبت موثر ہوگی جو اس کے خلاف اس طرح درج یا رجسٹر ہو چکا ہو اور

© Copyright www.nayaab.net

جس کی تصریح عدالتی حکم یا ہدایت مذکور میں کر دی گئی ہے۔

اپیل کنندہ کی ضمانت پر رہائی:

۱۔ زیر دفعہ ۴۲۶ کے تحت عدالت اپیل یہ حکم دے سکتی ہے کہ کسی سزا یافتہ شخص کی اپیل کے دوران حکم سزا یا حکم زیر اپیل کو معطل رکھا جائے اور یہ بھی حکم دے سکتی ہے کہ اگر سزا یافتہ شخص قید میں ہے تو اسے ضمانت پر یا ذاتی مچلکہ پر رہا کیا جائے۔

۲ الف (دفعہ ۳۸۲) الف کی شرائط کے تحت جب کوئی ایسا مجرم جو قابل ضمانت جرم گرفتار ہوا ہو اور اس کی اپیل بھی دائر ہو سکتی ہو، ایسی صورت میں اگر وہ عدالت میں ایسا جواز پیش کر دے کہ وہ اپیل دائر کرنا چاہتا ہے اور اسے ضمانت پر رہا کر دیا جائے، عدالت اپنا اطمینان کر لینے کے بعد اسے ضمانت پر اتنے عرصے کیلئے رہا کرنے کا حکم جاری کر سکتی ہے جتنا عرصہ اپیل دائر کرنے کیلئے کافی ہوتا کہ وہ اپیل دائر کر سکے اور جب تک کہ وہ ضمانت پر رہا ہو اتنے عرصے کیلئے اس کی قید معطل ہو جائے گی۔

(۲ب) اگر کسی سزا یافتہ ملزم کو عدالت عظمیٰ کی طرف سے خاص اپیل کی سہولت دی گئی ہو تو عدالت عالیہ ایسے مجرم کی سزائے قید کے حکم کو معطل کر کے اسے ضمانت پر رہا کر دے گی۔

۳ سزا یافتہ قیدی کی ضمانت کی مدت کو اس کی سزا کی مدت سے منہا کر دیا جائے گا۔

---

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

ماں کے دودھ اور بچوں کی غذاء کے تحفظ کا قانون

بچے کیلئے سب سے بہترین غذاء ماں کا دودھ ہے جس کے پیش نظر ارشاد خداوندی کے مطابق ماں کی ذمہ داری ہے کہ وہ پورے دو سال تک بچے کو اپنا دودھ پلائے۔ طبی لحاظ سے اسکی ضرورت و اھمیت اور اسکے نفسیاتی فوائد اب جدید تحقیقات کی رو سے بھی ثابت شدہ ہیں۔ اس لئے شیر خوار اور چھوٹے بچوں کیلئے محفوظ اور مناسب غذاء کی فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے ماں کے دودھ کو رواج اور تحفظ دینے اور اس مقصد کے لئے مختص دیگر مصنوعات (designated products) جیسے دودھ، بوتلوں، نپل وغیرہ اور دیگر ایسی چیزوں اور معاملات کو ماں کے دودھ اور بچوں کی غذاء کے تحفظ کے آرڈیننس مجریہ ۲۰۰۲ء کے ذریعے منضبط کیا گیا ہے۔

قومی بورڈ اور صوبائی کمیٹیوں کی تشکیل اور انکی ذمہ داری

اس قانون کی دفعہ ۳ کی رو سے وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے ایک قومی بورڈ برائے غذاء اطفال (National Infant Feeding Board) تشکیل دے گی۔ اسی طرح صوبائی حکومتیں بھی صوبائی سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے ایک کمیٹی برائے غذاء اطفال (Provincial Infant Feeding Committee) تشکیل دیں گی۔

دفعہ ۴ کی رو سے مذکورہ بورڈ اور کمیٹی کے اختیارات اور ذمہ داریاں حسب ذیل ہوں گی:۔

(اے) اس آرڈیننس اور اسکے قواعد کی خلاف ورزی سے متعلق رپورٹیں وصول کرنا۔

(بی) آرڈیننس اور قواعد کی خلاف ورزی کے مرتکب مصنوعات بنانے والوں، تقسیم کنندگان اور طبی کارکنان کے خلاف کیس کی تفتیش کی سفارش کرنا۔

(سی) بچوں کی غذاء کے بارے میں معلوماتی اور تعلیمی مواد کو پھیلانے کیلئے منصوبہ بندی کرنا اور اسے مربوط بنانا اور طبی کارکنان کیلئے اس

© Copyright www.nayaab.net

قانون سے متعلق موضوعات پر مسلسل جاری تعلیمی کورسز کی سفارش کرنا۔

(ڈی) وفاقی اور صوبائی حکومت کو بچے کیلئے ماں کے دودھ کے فروغ و تحفظ اور شیر خوار اور چھوٹے بچوں کی غذا سے متعلق مختص مصنوعات کے معاملات کے بارے میں قومی پالیسی مرتب کرنے میں قومی اور صوبائی سطح پر تعلیمی مہم کے ذریعے مشورے فراہم کرنا اور طبی کارکنان اور عوام کیلئے طبی تعلیم کو منظم کرنا۔

ممنوعہ اعمال

دفعہ ۷ کی رو سے:۔

(۱) کوئی بھی شخص کسی بھی صورت میں بچوں کی غذا کیلئے مختص مصنوعات کو فروغ نہیں دے گا الا یہ کہ اس قانون کے تحت اسکی اجازت دی گئی ہو۔

(۲) کوئی بھی شخص کسی بھی صورت میں یہ دعویٰ نہیں کرے گا کہ مختص مصنوعات (designated products) میں سے کوئی ماں کے دودھ کا نعم البدل ہے یا وہ ماں کے دودھ کا ہم اثر یا ہم پلہ یا اس سے بہتر ہے۔

(۳) ایسی مصنوعات تیار کرنے والا یا تقسیم کنندہ کسی ہیلتھ ورکر یا اسکی فیملی یا ایسے کسی ملازم کو یا بلا واسطہ یا بالواسطہ بچوں کی صحت کی دیکھ بھال کے ادارے کے کسی اہلکار کو یا بورڈ یا صوبائی کمیٹی کے کسی رکن یا ملازم کو کسی بھی قسم کی کوئی پیش کش نہیں کریگا نہ اسے کوئی تحفہ یا امداد دے گا۔

(۴) مصنوعات تیار کرنے والا یا تقسیم کنندہ کوئی مختص مصنوعات یا لوازمات یا مختص مصنوعات سے متعلق کوئی خدمات بلا عوض یا کم عوض پر بچوں کی صحت کی دیکھ بھال کے کسی ادارے کو بطور عطیہ نہیں دے گا نہ پیشہ طب سے منسلک افراد کے کسی ایسوسی ایشن کو اس مقصد کیلئے کسی مفاد کی پیشکش کرے گا۔

(۵) طبی کارکن (health worker) کے علاوہ کوئی بھی ایسا شخص جو کسی صنعتکار یا تقسیم کنندہ کے ساتھ ملازم نہ ہو، کسی صارف کو کسی مختص مصنوعات کی ضرورت اور اسکی مناسب تیاری اور استعمال کے بارے میں ہدایات نہیں دے گا۔ تاہم کوئی صنعتکار یا تقسیم کنندہ کسی صارف کو ایسی

© Copyright www.nayaab.net

مصنوعات کی ضرورت، مناسب تیاری یا استعمال کے بارے میں ہدایات دے سکتا ہے۔

(۶) کوئی تقسیم کنندہ یا مصنوعات تیار کرنے والا کاروبار کی ترقی یا مقاصد کیلئے ان لوگوں سے کوئی بالواسطہ یا بلاواسطہ رابطہ نہیں رکھے گا جو طبی سہولیات فراہم کرنے والے ادارے میں (health care facility) کام کر رہے ہوں۔

(۷) کوئی مصنوعات تیار کرنے والا، تقسیم کنندہ یا ان کا کوئی ملازم بچوں کو دودھ پلانے سے متعلق کوئی تعلیمی یا معلوماتی مواد مہیا یا تقسیم نہیں کرے گا۔ تاہم ایسی مصنوعات سے متعلق کوئی تعلیمی یا معلوماتی مواد مصنوعات تیار کرنے والے یا تقسیم کنندہ کی طرف سے مقررہ شرائط کے تابع پیشہ طب سے وابستہ کسی فرد کو دی جا سکتی ہے۔ ایسے مواد کو سائنسی اور حقائق پر مبنی معاملات تک محدود رکھا جائے گا اور اسے یہ اعتبار قائم کرنے کیلئے استعمال نہیں کیا جائے گا کہ بوتل کا دودھ ماں کے دودھ کے ہم پلہ یا اس سے بہتر ہے۔

مختص مصنوعات کے لیبل سے متعلق بعض ممانعتیں اور رہنمائی

دفعہ ۸ کی رو سے

(۱) کسی بھی مختص مصنوعات کی پاکستان میں خرید و فروخت کی اس وقت تک اجازت نہیں دی جائے گی جب تک کہ ان کا لیبل اس آرڈیننس اور قواعد کے مطابق اور وفاقی حکومت کی طرف سے مقررہ کردہ طریقہ کار کے مطابق منظور شدہ نہ ہو۔ تاہم پاکستان کے اندر پہلے ہی فروخت ہونے والی ایسی مصنوعات کی صورت میں انھیں تیار کرنے والا یا تقسیم کنندہ مقررہ طریقہ کار کے مطابق منظوری دیئے جانے کے ۱۸۰ دن کے اندر ان مصنوعات کیلئے لیبل مہیا کرے گا۔

(۲) مختص مصنوعات کے لیبل کا خاکہ اس طرح تیار کیا جائے گا جو بچے کو دودھ پلانے والی ماؤں کی حوصلہ شکنی نہ کرے اور ان مصنوعات کے صحیح استعمال اور عمر کی حد، جس سے پہلے ان مصنوعات کو استعمال نہیں کیا جائے گا، کے بارے میں ضروری معلومات اردو میں مہیا کئے جائیں گے۔

© Copyright www.nayaab.net

(۳) ہر کنٹینر (container) پر یا لیبل پر، جو الگ نہ ہو سکے، صاف اور نمایاں انداز میں آسانی سے سمجھ میں آنے والا پیغام اردو میں لکھا جائے گا اور اگر بنانے والے چاہیں تو انگریزی میں بھی لکھ سکتے ہیں۔ لیبل حسب ذیل پر مشتمل ہوگا:۔

(اے) کوئی ایسی چیز تحریر نہیں کی جائے گی جو بچے کو دودھ پلانے والی ماؤں کی حوصلہ شکنی کرے۔

(بی) اس پر نمایاں طور پر جلی حروف میں حسب ذیل نوٹس تحریر کیا جائے گا۔

"ماؤں کا دودھ بچے کیلئے بہترین غذاء ہے جو اسہال اور دیگر بیماریوں کو روکتا ہے"

(سی) شق (بی) میں مصرحہ نوٹس کی جگہ یا اسکے علاوہ اس پر کسی مختص مصنوعات سے متعلق کوئی دیگر مقررہ پیغام بھی دیا جائے گا۔

(ڈی) اسلوب بیان، جیسے مادرانہ (maternalized) یا انسان دوست (humanised) یا اسکے مترادف الفاظ یا الفاظ جن میں ماں کے دودھ کے ساتھ ان کا موازنہ کیا گیا ہو، اختیار نہیں کیا جائے گا۔

(ای) لیبل میں تصاویر، نقش و نگار یا اشکال کی نمائش نہیں کی جائے گی سوائے ان اشکال کے جن کے ذریعے اسکی تیاری کا صحیح طریقہ بتایا گیا ہو۔

(ایف) درآمد شدہ ایسی مصنوعات کی صورت میں اسکے لیبل پر انکے تیار کرنے والے یا تھوک فروش کا نام و پتہ درج نہیں ہوگا۔

(جی) بوتلوں، ربڑ کی چسنی اور نپل وغیرہ کے علاوہ صورتوں میں لیبل پر اسکے صحیح استعمال کے بارے میں اردو الفاظ میں اور آسانی سے سمجھ میں آنے والے اشکال کی صورت میں مناسب ہدایات درج ہونگے۔ علاوہ ازیں مطلوبہ مختص مصنوعات کے اجزاء، ترکیب اور تجزے سے متعلق معلومات، اسے ذخیرہ کرنے کی ضروری شرائط، تیار شدہ مقدار کا نمبر (batch number) تاریخ اختتام (expiry date) اور اردو یا مقامی زبان میں تحریر سے متعلق اس قانون کی تعمیل کیلئے تنبیہ کے مقررہ الفاظ بھی درج ہونگے۔

© Copyright www.nayaab.net

معلوماتی اور تعلیمی مواد

دفعہ ۹ کی رو سے بچوں کیلئے مختص غذا سے متعلق معلوماتی یا تعلیمی مواد خواہ وہ تحریری (written) ہو، یا صوتی (audio) یا بصری (visual)، صحیح معلومات پر مبنی ہوگا اور ان میں ایسی تصاویر اشکالات یا عبارات کا استعمال نہیں کیا جائے گا جن میں بچے کو بوتل کا دودھ پلانے کی حوصلہ افزائی کی گئی ہو۔ وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے ایسے تعلیمی یا معلوماتی مواد کی فراہمی اور تقسیم سے متعلق ضروری ہدایات، رہنما اصول اور پالیسی شائع کریگی۔

طبی کارکنان کی ذمہ داری

دفعہ ۱۰ کی رو سے:۔

(۱) طبی کارکنان (health workers) بچے کے لیے ماں کے دودھ کی حوصلہ افزائی اور اسکی حمایت و تحفظ کریں گے۔ ان سے بجا طور پر یہ توقع کی جائے گی کہ وہ اس قانون کے احکام اور بطور خاص دفعہ ۹ کے تحت وفاقی حکومت کی طرف سے جاری شدہ ہدایات وغیرہ سے خود کو آگاہ رکھیں گے۔

(۲) طبی کارکنان کسی فرد کو خصوصاً حاملہ عورت، شیر خوار بچے کی ماں اور چھوٹے بچوں یا انکے خاندان کے افراد کو مختص مصنوعات کے نمونے (sample) نہ تو دینگے نہ دینا قبول کریں گے۔

(۳) طبی کارکنان اور انکی ایسوسی ایشن کسی بھی صورت میں مختص مصنوعات کو فروغ (promote) نہیں دیں گے۔

(۴) طبی کارکنان وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں آنے کی صورت میں متعلقہ بورڈ کو اور دیگر صورتوں میں صوبائی کمیٹی کو مصنوعات تیار کرنے والے یا تقسیم کنندہ کی طرف سے کسی تحفے یا مالی مفاد کی پیشکش یا اس آرڈیننس یا قواعد کی کسی دیگر خلاف ورزی کی تحریری رپورٹ پیش کریں گے۔

(۵) ہر مرکز صحت (health care facility) میں اردو، انگریزی اور ہر ایسی زبان میں، جسے ادارہ مناسب سمجھے، مرکزی حکومت یا متعلقہ

© Copyright www.nayaab.net

صوبائی حکومت کی طرف سے اس قانون کی مجوزہ حصوں کی تخصیص چسپان کی جائے گی۔

موزونیت کے بارے میں یقین دہانی

دفعہ ۱۱ کی رو سے:۔

(۱) کسی بھی مختص مصنوعات کو پاکستان میں تیار، فروخت یا بصورت دیگر تقسیم نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اسے متعلقہ ادارہ کی طرف سے کی گئی سفارش کے مطابق صنعتی طور پر وضع (formulate) نہ کیا گیا ہو اور جب تک کہ وہ اس اطلاق پزیر (applicable standards) معیار کے تقاضوں کے مطابق نہ ہو جسکی صراحت اس آرڈیننس اور اس کے قواعد میں کی گئی ہے۔

(۲) بورڈ یا صوبائی کمیٹی، جیسی بھی صورت ہو، اس قانون کے تحت با اختیار کسی انسپکٹر یا دیگر فرد سے مطالبہ کرے گی کہ وہ پاکستان میں فروخت کی جانے والی کسی مختص مصنوعات کے بارے میں انسانی استعمال کیلئے اس کے موزوں ہونے کا تعین کرنے کیلئے اسکی جانچ پرکھ کرے۔

(۳) ملک میں استعمال کیلئے مقررہ معیار پر پورا نہ اترنے والی ایسی تیار کی جانے والی مختص مصنوعات کو پاکستان میں فروخت نہیں کیا جائے گا۔

(۴) تاریخ اختتام (expiry date) کے قریب پہنچنے کی صورت میں ایسی مختص مصنوعات کو فروخت یا تقسیم نہیں کیا جائے گا۔

(۵) کسی مختص مصنوعات کو اصلی ڈبوں (original container) میں فروخت کیا جائے گا تا کہ اسکی غذائی قدر کے نقصان، ملاوٹ یا آلودگی کو روکا جا سکے۔

تفتیش و معائنہ

دفعہ ۱۲ کی رو سے وفاقی حکومت شیر خوار اور چھوٹے بچوں کی غذاء کے ماہر پیشہ ور افراد میں سے انسپکٹر مقرر کرے گی تا کہ وہ اس قانون کے مقاصد کیلئے معائنہ و تفتیش کا کام انجام دیں اور اس قانون کے احکام کی تعمیل کی نگرانی کریں۔

© Copyright www.nayaab.net

(۲) اس قانون کے مقاصد کیلئے معائنہ کرنے کے بعد انسپکٹر معاملہ، اگر ضروری سمجھے تو مختص مصنوعات کے نمونے کے ساتھ متعلقہ بورڈ یا صوبائی کمیٹی کو، جیسی بھی صورت ہو، بھیجے گا۔

تفتیش اور مقدمے کا اندراج

دفعہ ۱۳ کی رو سے تفتیش کی تکمیل اور مکمل رپورٹ کی وصولی اور متعلقہ فریق کو سماعت کا موقع دینے کے بعد بورڈ یا صوبائی کمیٹی وفاقی حکومت کو اسکے خلاف استغاثہ دائر کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں سفارش کرے گی۔

کوئی بھی عدالت اس قانون کے تحت قابل تعزیر کسی جرم کی سماعت صرف وفاقی حکومت کی طرف سے مجاز کسی آفیسر کی تحریری رپورٹ پر کرے گی۔

اس قانون کے تحت قابل تعزیر جرم ناقابل دست اندازی پولیس ہوگا۔

عوامی شکایات پر کاروائی

دفعہ ۱۵ کی رو سے کوئی بھی شخص اس آرڈیننس یا اس کے قواعد کی کسی خلاف ورزی کی شکایت تحریری طور پر بورڈ یا صوبائی کمیٹی کو کر سکتا ہے جس پر متعلقہ فریق کے خلاف استغاثہ دائر کرنے کی سفارش سے متعلق دفعہ ۱۳ میں مذکور طریقہ کار کے مطابق کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔

اپیل

دفعہ ۱۴ کی رو سے کسی عدالت کی طرف سے اس آرڈیننس کے تحت سزا یافتہ شخص ۳۰ دن کے اندر ہائی کورٹ میں اپیل کر سکتا ہے۔

لائسنس کی منسوخی یا معطلی

دفعہ ۱۶ کی رو سے اگر اس پیشے یا کاروبار سے منسلک کوئی شخص اس آرڈیننس یا قواعد کی خلاف ورزی کا مرتکب پایا جائے تو متعلقہ اتھارٹی، بورڈ یا صوبائی کمیٹی کی تحریری سفارش پر اور متعلقہ فرد کو سماعت کا موقع دینے کے بعد وفاقی حکومت کو اسکا لائسنس معطل یا منسوخ کرنے کی سفارش کرے گی۔ میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل آرڈیننس کے تحت رجسٹر شدہ کسی ڈاکٹر کی طرف سے ایسی خلاف ورزی کی صورت میں معاملہ مزید کاروائی کیلئے پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کو بھیجا جائیگا۔

© Copyright www.nayaab.net

گا۔

سزائیں

دفعہ ۱۷ کی رو سے اگر ایسی مصنوعات تیار کرنے والا یا تقسیم کنندہ کوئی شخص دفعہ ۷ کی ذیل (۱) تا (۷) دفعہ ۸ کی ذیل (۱)، دفعہ ۱۱ کی ذیل (۱)، (۳)، (۴) و (۵) کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا تو اسے دو سال تک قید اور کم از کم ۵۰ ہزار اور زیادہ سے زیادہ پانچ لاکھ روپے جرمانے کی سزا دی جائے گی۔ اس آرڈیننس کے دیگر احکام یا قواعد کی خلاف ورزی پر اسے پانچ لاکھ روپے تک جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

کسی کمپنی وغیرہ کی طرف سے سرزد جرم کے بارے میں متعلقہ افراد کا مواخذہ

دفعہ ۱۸ کی رو سے کسی کمپنی، کارپوریشن یا کسی دیگر ایسے ادارے کی طرف سے جاری شدہ یا عمل پذیر ادارہ جاتی یا تنفیذی ہدایات کے نتیجے میں سرزد کسی جرم کی صورت میں براہ راست اس جرم کے ذمہ دار افراد کے علاوہ وہ کمپنی، کارپوریشن یا دیگر ایسا ادارہ بھی اس جرم کا قصوروار گردانا جائے

© Copyright www.nayaab.net

لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت مصالحت انجمن کا کردار و اہمیت

عدالتوں پر مقدمات کا روز افزوں دباؤ کم کرنے اور جلد انصاف رسانی کو ممکن بنانے کیلئے تنازعات کو ماورائے عدالت مصالحت کے ذریعے حل کرنے کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ قران و سنت کی تعلیمات میں بھی دیوانی و فوجداری تنازعات کو حل کرنے کیلئے مصالحت کا راستہ اختیار کرنے کی تاکید موجود ہے۔ کئی ممالک میں تنازعات کو مصالحت کے ذریعے حل کرنے کا طریقہ رائج ہے جو عدالتوں پر مقدمات کا بوجھ کم کرنے اور جلد انصاف رسانی میں مددگار ثابت ہوا ہے۔ ہمارے ملک میں بھی کئی رائج الوقت قوانین میں تنازعات کے حل کیلئے مصالحت کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے بلکہ بعض صورتوں میں اسے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس ۲۰۰۱ء (Local Government Ordinance, 2001) کے تحت چھوٹے موٹے دیوانی و فوجداری تنازعات کو یونین کونسل کی سطح پر عدالت سے باہر دوستانہ طریقے سے حل کرنے کا طریقہ کار و بندوبست موجود ہے۔

مصالحت انجمن کی تشکیل

لوکل گورنمنٹ آرڈیننس ۲۰۰۰ء کے تحت یونین کونسل کی ذمہ داریوں میں سے ایک انصاف کمیٹی کا انتخاب بھی ہے جسکے ذریعے مصالحت انجمن کے ٹالشوں کا چناؤ عمل میں لایا جاتا ہے تاکہ تنازعات کو عدالت سے باہر دوستانہ طریقے سے حل کرایا جا سکے۔

لوکل گورنمنٹ آرڈیننس ۲۰۰۰ء کی دفعہ ۱۰۲ کی رو سے مصالحت انجمن تین مصلحین (conciliators) کے پینل پر مشتمل ہوگی جس میں سے ایک اسکا کنوینر ہوگا۔ ان مصلحین کا چناؤ انصاف کمیٹی اپنے انتخاب کے ۳۰ دن کے اندر یونین کونسل کے ان باشندگان میں سے کرتی ہے جو عوام میں اچھی شہرت کے حامل، صاحب الرائے اور معزز مشہور ہوں۔ تاہم

© Copyright www.nayaab.net

یونین کونسل کے ناظم، نائب ناظم یا یونین کونسل کے اراکین میں سے کسی کو بطور مصلح مقرر نہیں کیا جائے گا۔ پینل میں ناگہانی طور پر خالی ہونے والی کسی مصلح کی نشست کو انصاف کمیٹی جتنا جلدی ممکن ہو سکے پُر کرے گی۔ مصلحین کا چناؤ یونین کونسل کی معیاد تک کے لئے کیا جائے گا جو دوبارہ چناؤ کیلئے اہل ہونگے۔

اگر انصاف کمیٹی کی رائے میں کسی مصلح پر اپنے فرائض منصبی کے دوران جانبداری برتنے یا غلط روی کا الزام ہو تو انصاف کمیٹی اظہار وجوہ کا نوٹس دینے کے بعد اسے ہٹا کر اسکی جگہ کسی اور شخص کا چناؤ کر سکتی ہے۔

تنازعات کے دوستانہ حل کی حوصلہ افزائی کرنا

دفعہ ۱۰۳ کی رو سے یونین کونسل کے ناظم، انصاف کمیٹی کے اراکین اور مصلحین اپنے منصب کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے مصالحت اور ثالثی کے ذریعے یونین کونسل کی حدود میں افراد کے مابین تنازعات کے دوستانہ حل کی کوشش کریں گے خواہ ان تنازعات سے متعلق مقدمہ عدالت میں درج ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ تاہم شرط یہ ہے کہ ایسا تصفیہ ان تنازعات میں کرایا جائے گا جنکے سارے فریق ایسے تصفیے کیلئے رضامند ہوں جسکے لئے کوئی فیس عائد نہیں کی جائے گی۔ ایسا تصفیہ افراد کے مابین دیوانی اور فوجداری دونوں طرح کے تنازعات میں کرایا جا سکتا ہے۔

عدالتوں کی طرف سے کیس مصالحت انجمن کو بھیجنا

دفعہ ۱۰۴ کی رو سے (۱) کوئی بھی مجاز عدالت اگر مناسب سمجھے تو کسی تنازعہ کو تصفیہ کیلئے یونین ناظم کے ذریعے مصالحت انجمن کو بھیج سکتی ہے۔

(۲) کوئی تنازعہ مصالحت انجمن کو بھیجنے کی صورت میں عدالت تنازعہ کے تصفیے کیلئے فریقین کی پیش کا ضابطہ کار، تنازعہ سے متعلق انجمن کی حدود کار، تصفیے کیلئے مدت کی تعیین اور دیگر ایسے معاملات کی وضاحت کرے گی جنہیں عدالت مناسب سمجھے۔

(۳) ذیلی دفعہ ۱ کے تحت عدالت کی طرف سے کوئی تنازعہ تصفیے کیلئے مصالحت انجمن کو بھیجے جانے کی صورت میں فریقین کے مابین تصفیہ کو

© Copyright www.nayaab.net

عدالت، عدالتی حکم قرار دے گی۔

(۴) تنازعے کا تصفیہ عدالت کی طرف سے مقرر کردہ مدت میں نہ ہو سکنے کی صورت میں مصالحت انجمن اس بارے میں عدالت کو آگاہ کرے گی یا اس کے تصفیہ کیلئے مدت میں توسیع کا مطالبہ کرے گی۔

بعض انفرادی تنازعات کے لئے مصلح کا تقرر

دفعہ ۱۰۵ کی رو سے اگر کسی خاص تنازعہ کے فریقین تنازعہ کے تصفیہ کیلئے مصلحین کے پینل میں کسی اور شخص کے بطور مصلح تقرر کی درخواست کریں تو یونین ناظم انصاف کمیٹی کیم شورے سے اسی تنازعہ کیلئے اس شخص کا بطور مصلح تقرر کرے گا۔

تصفیہ کا طریقہ کار

دفعہ ۱۰۶ کی رو سے مصالحت انجمن کا کنوینر:۔

(۱) جس قدر مناسب سمجھے یونین کونسل کے کسی مقام یا مقامات پر مصالحت انجمن کے اجلاس بلائے گا۔

(۲) کاروائی کی پیروی غیر رسمی انداز میں کرے گا جیسا کہ وہ فریقین کے درمیان تصفیہ کرانے کی غرض سے مناسب سمجھے۔

(۳) کسی وکیل کو کسی فریق کی طرف سے کاروائی میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

(۴) مصلحین کی رپورٹ کو ضبط تحریر میں لایا جائے گا اور سیکرٹری یونین کونسل کی طرف سے اسکی مصدقہ نقول فریقین کو مہیا کی جائیں گی۔

---

www.Iqbalkalmati.Net
All rights reserved.
©2002-2006

اسلام آباد تحدید کرایہ داری آرڈیننس

اسلام آباد کے علاقے میں مالکان اور کرایہ داروں کے مابین تعلقات اور دیگر متعلقہ معاملات کو منضبط کرنے کیلئے اسلام آباد تحدید کرایہ داری آرڈیننس مجریہ ۲۰۰۱ء (Islamabad Rent Restriction Ordinance, 2001) نافذ العمل ہے یہ آرڈیننس اسلام آباد کے اس شہری علاقے کی عمارات اور کرایہ پر لئے ہوئے رقبوں تک قابل توسیع ہے جنکی صراحت وفاقی حکومت کی طرف سے سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے کی گئی ہو تاہم دفعہ ۳ کی رو سے حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے سرکاری دفاتر کے طور پر استعمال ہونے والی عمارتوں کو اس آرڈیننس کی تمام یا بعض دفعات کے اطلاق سے مستثنیٰ قرار دے سکتی ہے۔تاہم یہ استثنیٰ ایسی عمارت کی تعمیر مکمل ہونے کی تاریخ سے لیکر پانچ سال تک کے لئے ہوگا۔

مالک اور کرایہ دار کے درمیان معاہدے کی کیفیت

دفعہ ۵ کی رو سے کوئی عمارت یا رقبہ کرایہ پر دینے کا معاہدہ تحریری صورت میں ہوگا اور اگر ایسا معاہدہ کسی رائج الوقت قانون کے تحت لازمی طور پر قابل رجسٹری نہ ہو تو کنٹرولر یا کوئی بھی سول جج یا درجہ اول مجسٹریٹ اسکی تصدیق کرے گا تاہم اس دفعہ کے کسی حکم کا اطلاق مالک اور کرایہ دار کے درمیان طے پانے والے اس معاہدے پر نہیں ہوگا جو اس آرڈیننس کے نفاذ سے پہلے نافذ العمل تھا۔کسی قانون کے تحت لازمی طور پر قابل رجسٹری معاہدے کی صورت میں اسکی مصدقہ نقل اور بصورت دیگر معاہدے کی مصدقہ اصلی کاپی مالک اور کرایہ دار کے درمیان طے پانے والے معاہدے کے ثبوت کے طور پر بطور شہادت پیش کی جا سکے گی۔

میعاد کرایہ داری

دفعہ ۶ کی رو سے کرایہ داری کا کوئی معاہدہ اس میعاد کے ختم ہونے کے بعد درست شمار نہیں ہوگا جو مالک اور کرایہ دار کے مابین باہمی معاہدے کے

© Copyright www.nayaab.net 2006

تحت طے ہوا ہوتا ہم اس آرڈیننس کے نفاذ سے پہلے وجود میں آنے والا معاہدہ کرایہ داری جسکے لئے کوئی میعاد مقرر نہ ہو اس آرڈیننس کے آغاز کے دو سال بعد غیر موثر ہو جائے گا اور اگر ایسا معاہدہ اس آرڈیننس کے نفاذ کے بعد وجود میں آیا ہو تو وہ مالک کی طرف سے کرایہ دار کو معاہدے کے اختتام کے نوٹس کی وصولی کے ۶ ماہ بعد غیر موثر ہو جائے گا۔

معاہدہ کرایہ داری کی رجسٹریشن

دفعہ ۸ کی رو سے مالک اور کرایہ دار باہمی رضا مندی سے کسی عمارت یا رہائشی یا غیر رہائشی رقبے کا ابتدائی کرایہ طے کریں گے اور معاہدے پر دستخط ثبت کرنے کے بعد اسے ہفتے کے اندر رینٹ کنٹرولر کے پاس رجسٹر کریں گے۔

بعض صورتوں میں کرائے میں اضافہ

دفعہ ۹ کی رو سے اگر کسی غیر رہائشی عمارت یا رقبے کا کرایہ مالک اور کرایہ دار کے درمیان باہمی معاہدے سے طے ہوا ہو تو اگر معاہدہ تین سال سے کم مدت کیلئے ہو تو معاہدے کی موجودگی کے دوران کرائے میں مزید کوئی اضافہ جائز نہیں ہوگا الا یہ کہ اس میں مالک کی ذمہ داری اور کرایہ دار کی درخواست پر سی۔ڈی۔اے کے ضمنی قوانین (by laws) کے مطابق کوئی اضافہ، تغیر و تبدل یا اصلاح کی گئی ہو تاہم اس بنیاد پر جو مناسب کرایہ بڑھایا جائے گا وہ اس مناسب کرائے سے زیادہ نہیں ہوگا جو اس آرڈیننس کے تحت

اس علاقے میں اس جیسی عمارت یا رقبے کیلئے مقرر کیا جائے گا۔ ایسا اضافی کرایہ اس وقت تک واجب الادا نہیں ہوگا جب تک اس اضافی کام یا تغیر و تبدل یا اصلاح کے کام کی تکمیل عمل میں نہ آئی ہو۔ ایسی کسی عمارت وغیرہ میں کسی تبدیلی کی بنیاد پر اضافی کرائے کے تنازعے کا فیصلہ کنٹرولر کرے گا۔

رہائشی اور غیر رہائشی عمارتوں کے کرائے میں اضافہ

دفعہ ۱۰ کی رو سے رہائشی اور غیر رہائشی عمارتوں کے کرائے میں ہر تین سال

© Copyright www.nayaab.net

بعد خود بخود پچیس فیصد اضافہ کیا جائے گا۔ اس آرڈیننس کے نفاذ کے وقت معاہدے پر تین سال کا عرصہ نہ گزرنے کی صورت میں پہلی دفعہ عائد ہونے والا ایسا اضافی کرایہ معاہدے کے تین سال مکمل ہونے پر قابل حصول ہوگا اور اگر کرایہ میں پہلے ہی ۲۵ فیصد سے کم اضافہ کیا گیا ہو تو اس اضافے کو مذکورہ اضافے سے منہا کیا جائے گا۔ اور اگر کرایہ میں پہلے ۲۰ فیصد یا اس سے زیادہ اضافہ کیا گیا ہو تو ایسی صورت میں اس اضافے کے بعد ۳ سال گزرنے تک کوئی اضافی کرایہ عائد نہیں کیا جائے گا۔ اس دفعہ کے تحت اضافی کرایہ عائد ہونے کے نتیجے میں واجب الادا بقایا جات اگر ادا نہ کئے گئے ہوں تو اس آرڈیننس کے نفاذ کے ۶۰ دن بعد دفعہ ۱۷ کی ذیلی دفعہ ۲(i) کے تحت واجب الادا کرایہ شمار ہوگا۔ اگر کوئی مالک اور کرایہ دار باہمی رضامندی سے کرایہ بڑھانے کا تحریری معاہدہ کرلیں تو اس پر اس دفعہ کے احکام کا اطلاق نہیں ہوگا۔

مالک کی طرف سے کرائے کے علاوہ کسی مزید رقم کا مطالبہ

دفعہ ۱۱ کی رو سے مالک مناسب کرائے کے علاوہ کسی اور بڑھوتری یا کسی اضافی کرائے یا مزید رقم کا مطالبہ نہیں کرے گا نہ اسے وصول کرے گا اور مناسب کرائے کے علاوہ کسی بھی مزید رقم کے مطالبے پر مبنی کوئی بھی معاہدہ کالعدم ہوگا۔ اسی طرح دفعہ ۱۲ کی رو سے کوئی بھی مالک کسی عمارت یا رقبے کے معاہدہ کرایہ داری کی تجدید یا تسلسل کے عوض کسی جرمانے، بڑھوتری یا دیگر ایسے کسی رقم کا مطالبہ نہیں کرے گا۔

غیر ضروری طور پر دی گئی رقم کی بازیابی

دفعہ ۱۳ کی رو سے اس آرڈیننس کے نفاذ کے بعد اگر کرایہ دار نے مالک کو کوئی ایسی رقم ادا کردی ہو جو اس آرڈیننس کے تحت قابل ادائیگی نہیں تھی تو کرایہ دار وہ رقم مالک کو ادا کئے جانے والے کرائے سے مجرا کرے گا۔ تاہم کرایہ دار کی طرف سے یہ مجرائی اس وقت عمل میں لائی جاسکتی ہے جب کنٹرولر کرایہ دار کی طرف سے اس رقم کی ادائیگی کے چھ ماہ کے اندر

© Copyright www.nayaab.net

دی گئی درخواست پر اسکی اجازت دے۔ کنٹرولر ایسی کسی بھی درخواست پر مالک کو مذکورہ رقم ۳۰ دن کے اندر جمع کرنے کی ہدایت کرے گا تا کہ اسے کرایہ دار کو ادا کیا جا سکے۔

مالک کی طرف سے کرایہ دار کی سہولیات میں مداخلت

دفعہ ۱۴ کی رو سے مالک کسی معقول عذر کے بغیر کرایہ دار کو حاصل سہولیات جیسے بجلی، گیس یا پانی کو منقطع یا منع نہیں کرے گا بصورت دیگر وہ انکی بحالی کیلئے کنٹرولر کو درخواست دے سکتا ہے۔ اگر تحقیقات کے بعد کنٹرولر اس نتیجے پر پہنچے کہ کرایہ دار کو مذکورہ سہولیات حاصل نہیں جنھیں مالک نے بغیر کسی معقول وجہ کے کاٹ دیا ہے یا روک لیا ہے تو وہ مالک کو انکی دوبارہ بحالی کیلئے حکم جاری کرے گا یا کرایہ دار کو اجازت دے گا کہ وہ خود انہیں حاصل کرے۔ اسی طرح وہ ان پر اٹھنے والے اخراجات کی بھی تصریح کرے گا جو کرایہ دار کی طرف سے ادا کئے جانے والے کرائے میں محسوب ہونگے۔

ضروری مرمت کرانے میں مالک کی ناکامی

دفعہ ۱۵ کی رو سے اگر مالک عمارت کی ضروری مرمت کرانے میں ناکام رہے تو کرایہ دار کی درخواست پر ضروری تحقیقات کرنے کے بعد کنٹرولر یہ ہدایت کرنے کا مجاز ہوگا کہ مطلوبہ مرمت کرایہ دار کردے جسکی لاگت اسکی طرف سے ادا کئے جانے والے کرایہ میں محسوب ہوگی تاہم اس دفعہ کا کوئی حکم اسے سال کے دوران مرمت پر دو مہینے کے کرائے سے زیادہ خرچ کرنے کا مجاز نہیں بناتا جب تک کنٹرولر ضروری تحقیقات کے بعد مطمئن نہ ہو کہ ایسی مرمت عمارت کو قابل استعمال بنانے کیلئے ضروری ہے اور اگر کرایہ دار معاہدے کی شرائط کی رو سے مالک کے خرچ پر ضروری مرمت کرانے کا مجاز ہو تو اس دفعہ کے تحت کنٹرولر کو درخواست دینا ضروی نہیں ہوگا تاہم ایک سال کے اندر کرائے سے مرمت کی مد میں مجرا کی ہوئی رقم دو مہینے کے کرائے سے زیادہ نہیں ہوگی۔

اس دفعہ کے آخر میں دی گئی توضیح (Explanation) کے مطابق کسی

© Copyright www.nayaab.net 2006 "پاکستان کے بنیادی قوانین" حصہ پنجم انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

عمارت کو اس وقت مناسب مرمت شدہ حالت میں تصور کیا جائے گا جب اسکے سارے فرش، دیواریں ستون محرابیں اور چھتیں صحیح حالت میں اور پانی کی سرایت سے محفوظ ہوں، سارے دروازے اور کھڑکیاں اصلی حالت میں محفوظ ہوں اور مناسب طریقے سے رنگ وروغن شدہ ہونے کے ساتھ ساتھ مناسب طریقے سے ان پر کنڈے وغیرہ لگائے گئے ہوں۔ اسی طرح تمام کمروں وغیرہ کی رنگ یا سفیدی کی گئی ہو۔ اور بجلی، پانی گیس اور سینیٹری کے پائپ وغیرہ درست حالت میں اور رسنے سے محفوظ ہوں۔

سی۔ڈی۔اے کے حکم پر مرمت پر خرچ کی ہوئی رقم کی واپسی

دفعہ ۱۶ کی رو سے اگر سی۔ڈی۔اے نے کسی رائج الوقت قانون کے تحت اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے مالک کو اپنی عمارت میں مصرحہ مرمت کا کام کرانے کی ہدایت کی ہو اور وہ اسکے مطابق عمل کرنے میں ناکام رہے تو مرمت کا وہ کام اتھارٹی کی ہدات پر کرایہ دار عمل میں لاسکتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ مرمت کے کام کی تکمیل کے تین ماہ بعد اتھارٹی کو کام پر اٹھنے والے اخراجات کی رپورٹ پیش کرے گا جسکی مناسب جانچ پڑتال کرنے کے بعد اتھارٹی اسکی تصدیق کرے گی جس پر کرایہ دار اس رقم کو کرایہ قابل ادائیگی سے مجرا کرنے کا حقدار ہوگا۔

کرایہ دار کی بے دخلی

دفعہ ۱۷ کی رو سے کسی عمارت یا رقبے کے کرایہ دار کو صرف اس آرڈیننس کے احکام کے مطابق ہی بے دخل کیا جا سکتا ہے کرایہ دار کی بے دخلی کا خواہش مند مالک اس سلسلے میں کنٹرولر کو درخواست دے کر اسے بے دخل کروا سکتا ہے اگر کرایہ دار کو درخواست سے متعلق اپنی صفائی کا پورا پورا موقع دینے کے بعد کنٹرولر مطمئن ہو کہ:۔

(ا) کرایہ دار نے اپنے ذمہ واجب الاداء عمارت یا رقبے کا کرایہ مالک کے ساتھ معاہدے میں مقررہ معیاد کے ختم ہونے کے پندرہ دن کے اندر ادا نہیں کیا ہے یا ایسے کسی معاہدے کی عدم موجودگی کی صورت میں کرایہ

© Copyright www.nayaab.net

قابل ادا ہونے کے بعد ۶۰ دن کے اندر ادا نہیں کیا ہے یا

(۲) کرایہ دار نے مالک کی تحریری رضامندی کے بغیر اپنا حق کرایہ داری کسی اور کو منتقل کیا ہے یا پوری عمارت یا رقبے کو یا اسکے کسی حصے کو کرائے پر دیا ہے یا انھیں معاہدے کے برخلاف کسی اور مقصد کیلئے استعمال کیا ہے یا عائد شدہ شرائط کی خلاف ورزی کی ہے یا

(۳) کرایہ دار نے ایسا کوئی اقدام عمل میں لایا ہے جس سے عمارت یا رقبے کی قدر و قیمت یا افادیت کم ہونے کا خطرہ ہو یا

(۴) کرایہ دار ایسی سرگرمیوں میں ملوث ہو گیا ہے جو پڑوسیوں کیلئے باعث ایذا ہوں یا

(۵) دوبارہ تعمیر یا عمارت کھڑی کرنے کیلئے مالک کو نیک نیتی سے اس عمارت یا رقبے کی ضرورت ہو یا اس نے متعلقہ اتھارٹی سے اسکے لئے مطلوبہ منظوری حاصل کر لی ہو تاہم ایسی صورت میں کنٹرولر کرایہ دار کو عمارت یا رقبہ مالک کے حوالے کرنے کیلئے معقول وقت دے گا جس میں زیادہ سے زیادہ تین مہینے تک توسیع کی جاسکتی ہے۔

اسی طرح مالک قبضے کے حصول کیلئے کرایہ دار کو حکم جاری کروانے کیلئے کنٹرولر کو درخواست دے سکتا ہے اگر کرایہ پر دی ہوئی ایسی رہائشی یا تجارتی عمارت یا رقبہ اسکی اپنی یا خاندان کے کسی دیگر فرد کی رہائش یا استعمال کیلئے ضروری ہو اور رہائشی عمارت کی صورت میں اس وقت شہری علاقے میں کوئی اور رہائشی عمارت اسکے یا اسکے خاندان کے اس دیگر فرد کے قبضے میں نہ ہو۔ تاہم اگر معاہدہ کرایہ داری کسی مقررہ معیاد تک کیلئے ہو جس پر مالک اور کرایہ دار دونوں رضامند ہوں تو مالک اس معیاد کے گزرنے سے پہلے اس دفعہ کے تحت درخواست دینے کا مجاز نہیں ہوگا۔ مزید برآں اگر مالک اس دفعہ کے احکام کے مطابق ایک دفعہ کرایہ دار سے کرایہ پر دی ہوئی رہائشی یا تجارتی عمارت یا رقبے کا قبضہ حاصل کر چکا ہو تو وہ دوبارہ اس دفعہ کے تحت کرایہ پر دی ہوئی کسی اور عمارت یا رقبے کا قبضہ حاصل کرنے کیلئے درخواست دینے کا مجاز نہیں ہوگا الا یہ کہ وہ عمارت یا رقبہ اسکی ضروریات کی تکمیل کے قابل نہ رہا ہو جنکا وہ پہلے قبضہ حاصل کر چکا ہے اور اگر کنٹرولر مطمئن ہو کہ مالک کا مذکورہ دعویٰ نیک نیتی پر مبنی ہے۔ تو وہ کرایہ دار کو حکم

© Copyright www.nayaab.net 2006 ''پاکستان کے بنیادی قوانین'' ﴿حصہ پنجم﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

دے سکتا ہے کہ وہ مقررہ تاریخ پر مالک کو عمارت یا رقبے کا قبضہ حوالے کر دے تاہم اس مقصد کے لئے وہ اسے معقول مہلت دے گا جس میں زیادہ سے زیادہ تین مہینے تک توسیع کی جاسکتی ہے۔ مالک یا اسکے خاندان کا فرد جسے مذکورہ حکم کے ذریعے قبضہ منتقل کیا گیا ہو اگر اس منتقلی کے ایک ماہ کے اندر اس عمارت یا رقبے کو قبضے میں نہیں لیتا یا اسے قبضے میں لینے کے بعد ۶ ماہ کے اندر کسی اور کو کرائے پر دیتا ہے تو کرایہ دار کنٹرولر کو درخواست دے کر اس عمارت وغیرہ کا قبضہ بحال کرا سکتا ہے۔ اسی طرح اگر مالک نے ذیلی دفعہ ۲ (v) کے تحت دوبارہ تعمیر یا نئے مکان کی تعمیر کے لئے عمارت یا رقبے کا قبضہ حاصل کیا ہو اور وہ قبضے کے حصول کے بعد متعلقہ اتھارٹی کے ضوابط کے مطابق چار ماہ کے اندر اس مکان کو منہدم نہیں کرتا یا نئی عمارت کھڑی نہیں کرتا تو اسے ۶ ماہ تک قید یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی الا یہ کہ وہ کنٹرولر کو مطمئن کر دے کہ وہ اپنے قبضہ وقدرت سے باہر حالات کی وجہ سے مذکورہ تعمیر کا کام نہیں کر سکا ہے۔ اسی طرح اس دفعہ کے تحت کاروائی میں پہلی سماعت کے دن یا اسکے بعد تنقیحات وضع کرنے سے پہلے جتنا جلدی ممکن ہو سکے کنٹرولر کرایہ دار کو ہدایت کرے گا کہ وہ مقررہ تاریخ سے پہلے اسکے دفتر میں تمام واجب الادا کرایہ جمع کر دے اور آخری فیصلہ ہونے سے پہلے ہر مہینے کی ۱۵ تاریخ تک بعد میں واجب الادا ہونے والا ماہانہ کرایہ باقاعدگی سے جمع کر دیا کرے۔ اور اگر کرائے کی رقم کے حوالے سے کوئی تنازعہ ہو تو کنٹرولر اندازے سے اسکا تعین کرے گا۔ مقررہ تاریخ سے تک کرایہ جمع کرنے میں ناکامی کی صورت میں اپیل کنندہ ہونے کی صورت میں کرایہ دار کی درخواست منسوخ اور مسئول الیہ ہونے کی صورت میں اسکی جواب درخواست خارج کر دی جائے گی اور مزید کسی کاروائی کے بغیر قبضہ مالک کے حوالے کر دیا جائے گا۔

مالک کے ملازم، بیوہ، بچہ یا یتیم ہونے کی صورت میں کرایہ دار کی بے دخلی

دفعہ ۱۸ کی رو سے اس آرڈیننس یا کسی اور رائج الوقت قانون کے کسی حکم

© Copyright www.nayaab.net

کے باوجود اگر مالک وفات پا چکا ہو یا تنخواہ دار ملازم ہونے کی صورت میں وہ ریٹائر ہو چکا ہو یا ریٹائر ہونے والا ہو یا ایل۔پی۔ار پر جا چکا ہو یا چھ مہینے کے اندر ایل۔پی۔ار پر جانے والا ہو تو وہ یا اسکی وفات کی صورت میں اسکی بیوہ یا بچہ رہائشی کرایہ دار کو تحریری نوٹس کے ذریعے اطلاع دے گا کہ اسے اپنے ذاتی استعمال کیلئے اس عمارت کی خود ضرورت ہے لہذا اسے دو مہینے کے اندر اندر خالی کر کے قبضہ اسکے حوالے کیا جائے۔تاہم اس دفعہ کے تحت کوئی ایسی درخواست قابل پزیرائی نہیں ہوگی اگر یہ مالک کی وفات کے ایک سال بعد دی گئی ہو یا ملازم پیشہ فرد کی صورت میں ریٹائر ہونے سے ایک سال پہلے یا ایک سال بعد دی گئی ہو۔اسی طرح اگر اس آرڈیننس کے نفاذ سے پہلے مالک وفات پا گیا ہو یا ریٹائر ہو گیا ہو تو ایسی درخواست اس آرڈیننس کے نفاذ کی تاریخ کے بعد سال کے اندر دی جا سکتی ہے۔جس میں دیے گئے نوٹس کا عرصہ یعنی دو مہینے شمار نہیں ہونگے۔

مندرجہ بالا صورت میں بے دخلی کا یہ حق رہائشی مکان کے ایسے مالک کی بیوی، شوہر یا نابالغ بچے کو بھی حاصل ہوگا جو تنخواہ دار ملازم ہو۔اگر کوئی اور ملکیتی مکان مالک کے قبضے میں ہو تو وہ اسی علاقے میں موجود اپنے دوسرے رہائشی مکان کے کرایہ دار کو بے دخل کرنے کا حقدار نہیں ہوگا تاہم وہ کنٹرولر کے مقرر کردہ شرائط وضوابط اور کرائے کے عوض کرایہ دار کا مکان اپنے مکان کے تبادلہ میں لے سکتا ہے۔تاہم تبادلے کا فائدہ اس کرایہ دار کو حاصل نہیں ہوگا جس نے ایسی پیشکش یا ایسی شرائط وضوابط اور کرائے کے نرخ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہو جس پر مالک اور کرایہ دار متفق ہو چکے ہوں۔مزید برآں تبادلے میں دی ہوئی عمارت کے معاہدہ کرایہ داری کی مدت اس مدت سے متجاوز نہیں ہوگی جو اصلی عمارت کی کرایہ داری کیلئے مقرر تھی۔

بے دخلی کا نوٹس موصول ہونے کے بعد جو کرایہ دار مقررہ مدت کے اندر عمارت خالی کر کے قبضہ مالک اور اسکی وفات کی صورت میں اسکی بیوہ یا نابالغ یتیم بچے کے حوالے نہیں کرتا تو اس بارے میں درخواست موصول ہونے پر کنٹرولر اسے سرسری سماعت کے بعد بے دخل کرے گا۔ایسی

"پاکستان کے بنیادی قوانین" ﴿حصہ پنجم﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال 2006 © Copyright www.nayaab.net

درخواست پر کرایہ دار کو نوٹس جاری کرنے کے بعد اگر کنٹرولر مطمئن ہو کہ درخواست نیک نیتی پر مبنی ہے تو وہ اسکی بے دخلی کے احکام جاری کرے گا تاہم مکان کا قبضہ حاصل کرنے کے بعد اگر وہ اسے کسی اور کو کرایہ پر دیں گے تو وہ پانچ ہزار روپے جرمانے کے مستوجب ہونگے تاہم عمارت کا کرایہ پانچ ہزار روپے سالانہ سے زیادہ ہونے کی صورت میں جرمانے کی رقم سالانہ کرائے کے برابر ہو گی۔ نابالغ بچے کی صورت میں ایسی درخواست اسکا ولی دیگا۔

ملکیت کی تبدیلی سے کرایہ دار کو آگاہ کرنا

دفعہ ۱۹ کی رو سے اگر کرایہ دار کے زیر قبضہ عمارت یا رقبے کی ملکیت بیع، ہبہ، وراثت یا کسی بھی دیگر ایسے ذریعے سے منتقل کی جائے تو نیا مالک رجسٹری شدہ خط کے ذریعے اس تبدیلی کی اطلاع اس کرایہ دار کو دیگا اور عام طور پر خط ملنے کی تاریخ کے بعد ۳۰ دن کے اندر اگر وہ واجب الادا کرایہ اسے ادا کرے گا تو وہ کرائے کی ادائیگی میں غفلت کا قصوروار نہیں ہوگا۔

اپیل

دفعہ ۲۱ کی رو سے اس آرڈیننس کے تحت کنٹرولر کے حتمی فیصلے سے ناراض فریق ایسے فیصلے کے ۳۰ دن کے اندر ضلعی جج کی عدالت میں اپیل دائر کر سکتا ہے تاہم کنٹرولر کے کسی عبوری حکم کے خلاف اپیل نہیں کی جا سکتی۔ اپیل کی صورت میں زیر اپیل حکم حتمی فیصلے تک معطل رہے گا۔ اپیل منظور کرتے وقت اتھارٹی اپیل (Appeallate Authority) کرایہ دار کو واجب الادا کرایہ جمع کرنے کی ہدایت دینے کا وہی اختیار رکھتی ہے جو اس آرڈیننس کے تحت کنٹرولر کو حاصل ہے۔ ہدایت پر عمل نہ کرنے کی صورت میں بطور اپیل کنندہ اسکی اپیل مسترد اور بطور مسئول الیہ اسکا جواب اپیل خارج کر دیا جائے گا۔ اتھارٹی ریکارڈ کا بغور مطالعہ کرنے اور فریقین کو سماعت کا موقع دینے کے بعد اور حسب ضرورت خود یا کنٹرولر کے ذریعے مزید تحقیقات کے بعد جو حکم جاری کرے گی وہ حتمی ہوگی۔

© Copyright www.nayaab.net 2006 ”پاکستان کے بنیادی قوانین“ ﴿حصہ پنجم﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

انتقال مقدمہ

دفعہ ۲۲ کی رو سے کسی بھی فریق کی درخواست پر یا اپنی صوابدید پر ضلعی جج کسی بھی مرحلے پر ماتحت کنٹرولر کے پاس زیر التواء درخواست اس سے واپس لے کر نمٹانے کیلئے کسی اور ماتحت مجاز کنٹرولر کو دے سکتا ہے۔ اسی طرح ہائی کورٹ کسی بھی مرحلے پر کسی ضلعی جج کی عدالت میں زیر التوا اپیل اس سے واپس لے کر نمٹانے کے لئے کسی اور ماتحت مجاز ضلعی جج کو دے سکتی ہے۔

تعمیل احکام

دفعہ ۲۳ کی رو سے دفعات ۱۴، ۱۷، ۱۸ کے تحت جاری کردہ احکام اور دفعہ ۲۱ کے تحت حکم اپیل کی تعمیل کنٹرولر اسی طرح عمل میں لائے گا جس طرح کسی دیوانی عدالت کی ڈگری کی تعمیل عمل میں لائی جاتی ہے۔ ضابطہ دیوانی کے شیڈول اول کے حکم نمبر ۲۱ کے احکام اس آرڈیننس کے تحت جاری کردہ احکام پر بھی لاگو ہونگے۔

بے مقصد درخواست یا جواب درخواست کی صورت میں معاوضہ

دفعہ ۲۶ کی رو سے اگر کنٹرولر یا اتھارٹی اپیل کی نظر میں اس آرڈیننس کے تحت کاروائی کے دوران کوئی بھی فریق بے مقصد درخواست کے ذریعے قانون کے غلط استعمال یا جواب درخواست میں غلط بیانی سے کام لینے کا مرتکب پایا جاتا ہے یا وہ کاروائی کو غیر ضروری طور پر طول دینے کی کوشش کرتا ہے تو حتمی حکم جاری کرتے وقت وہ دوسرے فریق کو کم از کم پانچ ہزار اور زیادہ سے زیادہ ۱۰ ہزار روپے بطور معاوضہ دلانے کا بھی حکم جاری کرے گا۔

سزائیں

دفعہ ۲۸ کی رو سے جو شخص بھی اس آرڈیننس کے کسی حکم یا اسکے تحت بنے ہوئے قواعد میں سے کسی قاعدے کی خلاف ورزی کرے گا یا ان پر عمل کرنے میں ناکامی کا مرتکب ہوگا تو اس آرڈیننس کے تحت کسی اور سزا کی غیر موجودگی میں اسے پانچ ہزار روپے تک جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

© Copyright www.nayaab.net

کوئی بھی عدالت صرف اس وقت اس دفعہ کے تحت کسی جرم کی سماعت کرے گی جب جرم کے حقائق پر مبنی شکایت تحریری صورت میں کنٹرولر کی منظوری کے ساتھ اس بارے میں اسکی تحریری رپورٹ کے ساتھ پیش کی گئی ہو۔

قانونی ذمہ داری سے بریت

دفعہ ۲۹ کی رو سے وفاقی حکومت کنٹرولر یا دیگر کسی اتھارٹی یا شخص کے کسی ایسے فعل کے خلاف مقدمے یا دیگر ایسی قانونی کاروائی کی اجازت نہیں ہوگی جو اس آرڈیننس کے تحت نیک نیتی کے ساتھ عمل میں لایا گیا ہو یا اسکا ارادہ کیا گیا ہو۔

---

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006